مہارات تدریس القرآن الکریم والتجوید

تالیف: جمال بن إبراهيم القرش

المشرف على قسم القرآن وعلومه بمركز الأول للتطوير التربوي بالرياض سابقا

قرآن کریم اور تجوید کی تدریس میں مہارت

www.KitaboSunnat.com

انتخاب: استاذ القراء القاری محمد ابراہیم میر محمدی
فاضل مدینہ یونیورسٹی

ترجمہ: الشیخ محمد اقبال علمی

ناشر: فاعل خیر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت (محدث) لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسااوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

مہارات تدریس القرآن الکریم والتجوید

تالیف: جمال بن ابراهیم القرش

المشرف علی قسم القرآن وعلومه بمرکز الأول للتطویر التربوي بالریاض سابقا

قرآن کریم اور تجوید کی تدریس میں مہارت

انتخاب استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی

فاضل مدینہ یونیورسٹی

ترجمہ الشیخ محمد اقبال خلجی

مدرس دار الحدیث الجامعۃ الاکمالیہ لاہور

ناشر

فاعل خیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب

مہارات تدریس القرآن الکریم والتجوید

تالیف: جمال بن ابراهیم القرش

المشرف على قسم القرآن وعلومه بمركز الأمل للمكفوفين للتدريب والرعاية بالرياض سابقا

قرآن کریم اور تجوید کی تدریس میں مہارت

انتخاب: استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

ترجمہ: الشیخ محمد اقبال خلجی حفظہ اللہ
مدرس دار الحدیث محمدیہ اسلام آباد اکیڈمی پاکستان

اشاعت: 2024

ناشر: فاعل خیر

ملنے کے پتے

① كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية
مرکز البدر (بونگہ بلوچاں) نزد پھول نگر، قصور 0333-4434193

② المعهد العالي لعلوم التجويد والقراءات والتربية الاسلامية
ابو الخیر روڈ سگیاں بائی پاس، نزد کوٹ عبد المالک، لاہور 0312-7048176

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

- مقدمہ 5
- الفصل الاول: قرآن کریم کی تدریس کے فضائل 7
- الفصل الثانی: معلم قرآن کے لیے ہدایات 25
- الفصل الثالث: کلاس کی کامیاب مینجمنٹ 110
- الفصل الرابع: کلاس کی مشکلات کے اسباب اور ان کا حل 119
- الفصل الخامس: سبق کی تمہید کی مہارت 128
- الفصل السادس: ترغیب کی مہارت 150
- الفصل السابع: دوران کلاس سوال کرنے کی مہارت 168
- الفصل الثامن: تعلیمی وسائل کا استعمال 185
- الفصل التاسع: طلبہ کے انفرادی فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا 198
- الفصل العاشر: طلبہ کے تعلیمی ذوق وشوق کو بڑھانا 207
- الفصل الحادی عشر: تعلیم وتربیت کے اہداف 211
- الفصل الثانی عشر: حفظ اور تدریس کے طریقے 227
- الفصل الثالث عشر: اسباق کا خطہ بنانا 244
- الفصل الرابع عشر: تقویم (جائزہ لینا) 251
- الفصل الخامس عشر: موضوعی پیپر (معروضی پیپر) 258
- الفصل السادس عشر: پیپر بنانے کا طریقہ 273
- الفصل السابع عشر: قرآن کریم کا تشخیصی جائزہ 281
- الفصل الثامن عشر: قرآن کریم کی تدریس کے دوران فنی مہارات کی چند صورتیں 290

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ، وَ بَعْدُ:

قرآن کریم کی تدریس اپنے اہداف کے حصول میں کئی بنیادی تربیتی نکات پہ موقوف ہے، مثلاً: خطہ بنانا، اسے نافذ کرنا، پھر (تقویم) جائزہ لینا اور انتہائی اہم بات یہ ہے کہ استاد اپنے مشن کے ساتھ مخلص ہو۔

خطہ سازی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ استاد میں طلبہ کی قدرت اور ضروریات کو پہچاننے کی صلاحیت ہو؛ تاکہ وہ طلبہ کے سامنے سبق پڑھانے کی مہارات کو بروئے کار لاتے ہوئے خطے کو عملی جامہ پہنا سکے۔ سبق پڑھانے کی مہارات یہ ہیں: کلاس مینجمنٹ، سبق کے لیے آمادگی پیدا کرنا، مناسب سوالات پیش کرنا، ذوق بڑھانا، طلبہ کی باہمی استعداد کے فرق کی رعایت رکھنا، طلبہ کی حاضر جوابی کی حوصلہ افزائی کرنا۔

اس کے بعد سبق کا جامع جائزہ لینے (تَقْوِیْم) کا مرحلہ آتا ہے۔

تقویم (جائزہ) کی تین اقسام ہیں: اَلْقَبْلِیّ، اَلتَّکْوِیْنِیّ، اَلنِّھَائِیّ (ابتدائی جائزہ، تخلیقی جائزہ، انتہائی جائزہ)۔

خطہ اور تقویم کا فائدہ یہ ہوگا کہ استاد کو شروع سبق سے ہی اندازہ ہو جائے گا کہ وہ اپنے مطلوبہ اہداف کے حصول میں کامیاب ہے یا نہیں اور اس کی طرف سے پیش کی جانے والی قیمتی معلومات کو طلبہ سمیٹ رہے ہیں یا نہیں۔ اگر جواب ہاں میں ہو اور نتیجہ نظر آ رہا ہو تو یہ اس کے طریقہ تدریس کی کامیابی کی علامت ہوگی؛ لہٰذا وہ اپنے اس طریقہ تدریس اور دیگر ترغیبی وسائل کو برقرار رکھے۔ اور اگر معاملہ اس کے الٹ ہو تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہوگا کہ جو طریقہ اور اسلوب اس نے اختیار کیا ہوا ہے اسے بدل لے۔

میں نے فن تدریس کی مہارات کے لیے مستقل الگ الگ فصلیں قائم کی ہیں تاکہ ہر مہارت اپنی مکمل شکل وصورت میں اچھی طرح واضح ہو جائے، کتاب کے شروع میں سب سے پہلی فصل میں مندرجہ ذیل امور ہیں:

۱: قرآن کریم کی تعلیم کے فضائل

۲: قرآن کریم کی تدریس کے عمومی اہداف

۳: قرآن کریم کی تلاوت کے آداب

۴: نبی کریم ﷺ تک متصل سند کے حامل، پختہ اور ماہر استاد سے قرآن سیکھنے کی اہمیت

اس کتاب کو ممتاز کرنے والی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں اہم اور نمایاں ترین تربیتی امور کے شرعی دلائل ذکر کیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں جو کہ آپ کو دوسری فصل میں نظر آئیں گے۔

دوسری فصل کا عنوان ہے:

((تَوْجِيهَاتٌ لِمُعَلِّمِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ))

''قرآن کریم کے معلم کے لیے ہدایات۔''

یہ ہدایات قرآن کریم کی آیات اور صحیح احادیث سے لی گئی ہیں تا کہ اس کتاب کی بقیہ تمام فصلوں کے لیے تمہید کا کردار ادا کرے۔

فنی کیفیات کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے کتاب کے آخر میں ایک خاص فصل قائم کی ہے تا کہ معلم قرآن ان اہم ترین فنی اور ادائی کیفیتوں کو خوب پختہ کر لے جن کی طلبہ کو بطور خاص ضرورت ہوتی ہے۔

اس سب کے باوجود کمال کو پہنچنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے، یہ بشری عمل ہے جو نقص سے خالی نہیں ہوسکتا، جو ہم نے درست بات کہی وہ اللہ کی طرف سے اور جو ہم سے خطا ہوگئی وہ ہمارے کوتاہ کار نفوس اور شیطان کی طرف سے، اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ رکھے۔

اے الحی القیوم اللہ!

ہمارے اس عمل کو اس علم کے چاہنے والوں کے لیے خیر کی چابی بنا دے۔ ہمیں اس کا پورا پورا ثواب عطا فرما دے۔

اسے ہمارے خلاف نہیں بلکہ ہمیں حق میں کر دیں اور دلیل بنا دے۔ تو ہی ہمارا مولی ہے۔ تو اس پہ قادر ہے۔ تو اچھا مولی اور اچھا مددگار ہے۔ اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پہ، ان کی آل اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پہ اپنی رحمتیں نازل فرما۔

کاتبہ

ابوعبد الرحمٰن جمال القرش

٠٠٩٦٦٥٠٦٤٣٠٤٥٧/٠٠٩٦٦٥٦٢٤٩٦٦٣٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الأوّل:

قرآن کریم کی تدریس کے فضائل

اس فصل میں چار مباحث ہیں:

1: قرآن کریم کی تعلیم کے فضائل

2: قرآن کریم کی تدریس کے عمومی اہداف

3: قرآن کریم کی تلاوت کے آداب

4: نبی کریم ﷺ تک متصل سند کے حامل، پختہ اور ماہر استاد سے قرآن سیکھنے کی اہمیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(1) قرآن کریم کی تعلیم کے فضائل

(۱) قرآن سیکھنے، سیکھانے والا سب سے بہتر ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ))

''تم سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔''[1]

(۲) اہل قرآن پہ رشک کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ آنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ))[2]

''رشک صرف دو میں جائز ہے۔ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن دیا ہو اور وہ دن رات کی گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرتا ہو، دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ دن رات خرچ کرتا ہے۔''

(۳) اہل قرآن کے لیے بلندی:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ))[3]

''اللہ عزوجل اس کتاب کے ذریعے بہت سے لوگوں کو اونچا کر دیتا ہے اور اسی کے ذریعے بہت سے لوگوں کو نیچے گرا دیتا ہے۔''

(۴) اہل قرآن امامت کے زیادہ حق دار:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحيح البخاري:5028۔

[2] صحيح البخاري:7529 ، صحيح مسلم:815۔

[3] صحيح مسلم:817۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ،فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا)) [1]

''لوگوں کی امامت وہ کرائے جو ان میں سے کتاب اللہ کو زیادہ پڑھنے والا ہو۔اگر پڑھنے میں برابر ہوں تو وہ جو ان میں سے سنت کا زیادہ عالم ہو، اگر وہ سنت میں بھی برابر ہوں تو وہ جس نے ہجرت ان سب سے پہلے کی ہو، اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو وہ جو اسلام قبول کرنے میں سبقت رکھتا ہو''۔

(۵) قرآن والے اللہ کے اہل اور اس کے خاص بندے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ"، فَقِيْلَ:مَنْ أَهْلُ اللّٰهِ مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللّٰهِ وَ خَاصَّتُهُ.)) [2]

''لوگوں میں سے بعض اللہ کے اہل ہیں۔ پوچھا گیا: لوگوں میں سے اللہ کے اہل کون ہیں؟ فرمایا: ''قرآن والے، اللہ کے اہل اور اس کے خاص بندے ہیں۔''

(۶) اہل قرآن کے درجات بلند ہوں گے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا)) [3]

''صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور چڑھتا جا، اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ، جیسے دنیا میں پڑھا کرتا تھا، جہاں آخری آیت ختم کرو گے وہیں تیرا مقام ہوگا۔''

۷۔قرآن اپنے ساتھی کی سفارش کرے گا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِقْرَؤُوْا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ)) [4]

---

[1] صحيح مسلم:673۔

[2] صحيح الجامع:2165، مسند احمد:12279، ابن ماجه:215، صحيح.

[3] أبو داود:1464، الترمذی:2914، حسن۔

[4] صحيح مسلم:804۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''قرآن پڑھا کرو؛ کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرنے کے لیے آئے گا۔''

(۸) ماہر قرآن معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ فَلَهُ أَجْرَانِ)).[1]

''قرآن میں مہارت رکھنے والا معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو قرآن پڑھتا ہے مگر اٹکتے اٹکتے پڑھتا ہے، اسے بہت دشواری ہوتی ہے، اسے ڈبل اجر ملے گا۔''[2]

[1] صحیح بخاری: 4937، صحیح مسلم: 798۔

[2] التبیان فی آداب حملة القرآن، للنووی (ص: ۱۳:۱۶)، زاد المقرئین أثناء تلاوة الکتاب المبین (ص: ۲۴،۲۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) قرآن کریم کی تدریس کے عمومی اہداف

(۱) تلاوت کرتے ہوئے خشوع وخضوع اختیار کیجیے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝﴾ (الحشر:21)

''اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو یقیناً تو اسے اللہ کے ڈر سے پست ہونے والا، ٹکڑے ٹکڑے ہونے والا دیکھتا۔ اور یہ مثالیں ہیں، ہم انہیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں؛ تاکہ وہ غور وفکر کریں''۔

(۲) تلاوت کرتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانے کا ارادہ کیجیے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝﴾

[الإسراء:82]

''اور ہم قرآن میں سے تھوڑا تھوڑا نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے سراسر شفا اور رحمت ہے اور وہ ظالموں کو خسارے کے سوا کسی چیز میں زیادہ نہیں کرتا''

(۳) تلاوت کے ذریعے ایمان کے اضافے کی امید رکھیے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝﴾ [الأنفال:2]

''مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جائیں تو انھیں ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسا رکھتے ہیں''۔

(۴) تلاوت کے ذریعے نفع مند تجارت کی امید رکھیے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ﴾ [فاطر:29]

''بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم کی اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے انہوں نے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا، وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو کبھی برباد نہ ہوگی۔''

(۵) قرآن کی تلاوت تجوید اور ترتیل کے ساتھ کیجیے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾ [البقرة:121]۔

''وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے، اسے پڑھتے ہیں جیسے اسے پڑھنے کا حق ہے، یہ لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کوئی اس کے ساتھ کفر کرے تو وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔''

(۶) بغیر غلطی کے صحیح طریقے سے تلاوت کیجیے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ فَلَهُ أَجْرَانِ)) [صحيح بخاری:4937 ، صحيح مسلم:798]۔

''قرآن میں مہارت رکھنے والا فرماں بردار (محافظ) معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو قرآن پڑھتا ہے مگر اٹکتے اٹکتے پڑھتا ہے، اسے بہت دشواری ہوتی ہے، اسے ڈبل اجر ملے گا۔''

(۷) قرآن کریم کی آیات میں تدبر کر کے ان سے نصیحت اخذ کیجیے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ [ص:29]

''یہ ایک کتاب ہے، ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے، بہت بابرکت ہے؛ تاکہ وہ اس کی آیات میں غور وفکر کریں اور تاکہ عقلوں والے نصیحت حاصل کریں۔''

اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [الأعراف:176]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سو تو یہ بیان سنا دے؛ تا کہ وہ غور و فکر کریں۔''

(۸) تلاوت کرتے ہوئے یہ ذہن میں رکھیے کہ یہ قرآن شریعت اسلامیہ کا مصدر اول ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّيْ قَدْتَرَكْتُ فِيْكُمْ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوْا أَبَدًا، كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهِ)) [سنن الكبرى للبيهقي: 20336، صحيح]۔

''اے لوگو! میں یقیناً تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، وہ چیز اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہے۔''

(۹) اسے اپنی زندگی کا دستور اور حاکم سمجھیے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝﴾ [الأنعام:155]

''اور یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، بڑی برکت والی، پس اس کی پیروی کرو اور بچ جاؤ، تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۝﴾

[النسآء:105]

''بے شک ہم نے تیری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی، تا کہ تو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرے جو اللہ نے تجھے دکھایا ہے اور تو خیانت کرنے والوں کی خاطر جھگڑنے والا نہ بن۔''

(۱۰) قرآن کا کچھ حصہ زبانی یاد کیجیے:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا:

((تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ)).

''جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تب میری عمر دس برس تھی اور میں قرآن کا محکم حصہ پڑھ چکا تھا۔'' [1] [2]

---

[1] صحيح بخاری)5035(۔

[2] عظمة القراان الكريم د. محمد أحمد الدوسری،(ص: ۳۷۷-۳۸)، ودراسة علم التجويد للمتقدمين، لمعد الكتاب(ص: ١٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(3) قرآن کریم کی تلاوت کے آداب

تلاوت کے پندرہ آداب:

۱: تلاوت سے پہلے مسواک کرنا

۲: باوضو حالت میں تلاوت کرنا

۳: تلاوت شروع کرتے وقت تعوذ پڑھنا

۴: تلاوت کے وقت خاموشی اختیار کرنا

۵: تلاوت کرتے ہوئے آواز کو خوبصورت کرنا

۶: دوران تلاوت آیات کو دہرا دہرا کے پڑھنا

۷: تلاوت کرتے ہوئے رونا

۸: ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنا

۹: الفاظ کو واضح کر کر کے تلاوت کرنا

۱۰: اللہ کی کلام کی تعظیم اور قدر کرنا

۱۱: اگر نیند کا غلبہ ہو تو تلاوت بند کر دینا

۱۲: قرآن کا دَور نکالنا، خصوصا رمضان میں

۱۳: رات کو تلاوت کرنا

۱۴: تسبیح والی آیات پہ سبحان اللہ کہنا

۱۵: وقف و ابتداء کی رعایت رکھنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) تلاوت سے پہلے مسواک کرنا:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَسَوَّكَ وَ تَوَضَّأَ ثُمَّ كَبَّرَ وَقَرَأَ وَضَعَ الْمَلَكُ فَاهُ عَلَى فِيْهِ وَيَقُوْلُ: أَتْلُ أَتْلُ ، فَقَدْ طِبْتَ وَ طَابَ لَكَ))

''جان لیجیے! جب بندہ رات کو اٹھے، مسواک کرے اور وضو کرے پھر ''اللہ اکبر'' کہے اور قراءت شروع کردے تو ایک فرشتہ اس کے منہ پر منہ رکھ کر کہتا ہے: ((أَتْلُ أَتْلُ ، فَقَدْ طِبْتَ وَ طَابَ لَكَ))

''پڑھو پڑھو؛ تم عمدہ، وہ تمہارے لیے عمدہ۔''[1]

(۲) باوضو حالت میں تلاوت کرنا:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝﴾ [البقرة:222]

''بے شک اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرنے والے ہیں اور ان سے محبت کرتا ہے جو بہت پاک رہنے والے ہیں۔''

(۳) تلاوت شروع کرتے وقت تعوذ پڑھنا:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝﴾ [النحل:98]

''پس جب تو قرآن پڑھے تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کر''۔

(۴) تلاوت کے وقت خاموشی اختیار کرنا:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝﴾ [الأعراف:204]

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو؛ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

---

[1] لمحات الأنوار ونفحات الأزهار وري الظمآن لمعرفة ما ورد من الآثار في ثواب قاري القرآن، محمد بن عبد الواحد الغافقي (ص:69).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵) تلاوت کرتے ہوئے آواز کو خوبصورت کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ يَأْذَنِ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ.))

''اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے بہترین آواز سے نبی (ﷺ) کو قرآن پڑھتے سنا۔[1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ)).

''اللہ نے کسی چیز کو اتنا کان لگا کر نہیں سنا جتنا خوبصورت لہجے سے بلند آواز سے گنگناتے ہوئے قرآن پڑھتے نبی (ﷺ) کو سنا۔''[2]

(۶) دوران تلاوت آیات کو دہرا دہرا کے پڑھنا:

سیدنا معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے بیان کیا' انہوں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ، وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الفَتْحِ يُرَجِّعُ" وَقَالَ: "لَوْلاَ أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ."

''میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور خوش الحانی کے ساتھ سورۃ فتح کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ سیدنا معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لیں گے تو میں بھی اسی طرح تلاوت کر کے دکھاتا جیسے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے پڑھ کر سنایا تھا۔[3]

(۷) تلاوت کرتے ہوئے رونا:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا﴾ [الإسراء:109]

''اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر جاتے ہیں، روتے ہیں اور قرآن انہیں عاجزی میں مزید زیادہ کر دیتا ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِقْرَأْ عَلَيَّ))

---

[1] صحیح بخاری (5023)۔

[2] صحیح مسلم (792)۔

[3] صحیح بخاری: 4281، صحیح مسلم: 1853۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میرے سامنے قرآن کی تلاوت کرو۔''

قَالَ :قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟

میں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ پر تلاوت کروں آپ پر ہی تو قرآن نازل ہوا ہے؟!

قَالَ:((إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي))

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے سنوں۔

قَالَ: فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ:

فرماتے ہیں: پھر میں نے سورۃ نساء پڑھی اور جب میں اس آیت پر پہنچا:

﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝﴾ (النساء:41)

''پھر کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور تجھے ان لوگوں پر گواہ لائیں گے۔''

قَالَ لِي: ((كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ)، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ))

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔''[1]

(۸) ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنا:

((عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ، يُقَالُ لَهُ: نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ .))

منصور نے شقیق سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: بنو بجیلہ میں سے ایک آدمی جسے نہیک بن سنان کہا جاتا تھا وہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تمام مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟! لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تیزی سے جیسے شعر تیزی سے پڑھے جاتے ہیں؟ مجھے وہ باہم ملتی جلتی سورتیں معلوم ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ ایک ایک رکعت میں دو دو کر کے پڑھتے تھے۔''[2]

(۹) الفاظ کو واضح کر کر کے تلاوت کرنا:

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا

---

[1] صحیح بخاری:5055، صحیح مسلم:800۔

[2] صحیح مسلم:822،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءً مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ أَوْ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ؟ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ﷺ: "وَكُلَّ الْقُرْآنِ قَدْ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هَذَا؟!" قَالَ إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ! فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ﷺ: "هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟! إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ نَفَعَ)).

سیدنا ابو وائل رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ایک آدمی جسے نہیک بن سنان کہا جاتا تھا، وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ابوعبدالرحمن! آپ اس لفظ کو کیسے پڑھتے ہیں؟ آپ اسے الف کے ساتھ (مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ) پڑھتے ہیں یا پھر یاء کے ساتھ (مِّن مَّاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ)؟ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تم نے اس لفظ کے سوا تمام قرآن مجید یاد کرلیا ہے؟ اس نے کہا: میں تمام مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ اس پر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''شعر کی سی تیز رفتاری کے ساتھ پڑھتے ہو؟! کچھ لوگ قرآن مجید پڑھتے ہیں وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترتا، لیکن جب وہ دل میں پہنچتا اور اس میں راسخ ہوتا ہے تو نفع دیتا ہے۔'' [صحيح مسلم : 822][1]

(۱۰) کلام اللہ کی تعظیم اور قدر کرنا:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝﴾ [الحج:32]

''یہ اور جو اللہ کے نام کی چیزوں کی تعظیم کرتا ہے تو یقیناً یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔''

"شَعِيرَةٌ" کی جمع "شَعَآئِرُ" ہے۔

"شَعَآئِرُ" سے مراد: تمام وہ چیزیں جن کے متعلق اللہ کا ایسا حکم ہو جس سے اس نے خود آگاہ اور مطلع کیا ہو۔[2]

(۱۱) اگر نیند کا غلبہ ہو تو تلاوت بند کر دینا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ)) [صحيح مسلم :787]

---

[1] القرآن الكريم و منزلته بين السلف و مخالفيهم، محمد هشام طاهري: (ج ۱/۳٦۷) .

[2] المحرر الوجيز، لابن عطية (ص: ۱۲۱).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب تم میں سے کوئی شخص رات کو قیام کرے اور اس کی زبان پر قراءت مشکل ہو جائے اور اسے پتا نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو وہ لیٹ جائے۔''

فَاسْتَعْجَمَ: اونگ کے غلبے کی وجہ سے دشوار ہو جائے۔

(۱۲) قرآن کا دور کرنا، خصوصاً رمضان میں:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ)) [صحيح بخاری:6]

''رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ سخاوت رمضان میں کرتے جب جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملنے آتے۔ وہ رمضان کی ہر رات آپ ﷺ سے ملاقات کرتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے، تو آپ ﷺ لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بارش لانے والی تیز ہوا سے بھی زیادہ جود و کرم فرماتے۔''

(۱۳) رات کو تلاوت کرنا:

عَنْ كُرَيْبٍ رحمہ اللہ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ:

"أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ وِسَادَةٍ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَصَنَعْتُ مِثْلَهُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَصَلَّى الصُّبْحَ)).

''سیدنا کریب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ آپ ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سوئے (ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول ﷺ اور آپ کی بیوی لمبائی میں لیٹیں، آپ سو گئے جب آدھی رات گزر گئی یا اس کے لگ بھگ تو آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیدار ہوئے نیند کے اثر کو چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیر کر آپ نے دور کیا۔ اس کے بعد آل عمران کی دس آیتیں پڑھیں۔ پھر ایک پرانی مشک پانی کی بھری ہوئی لٹک رہی تھی۔ آپ اس کے پاس گئے اور اچھی طرح وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ آپ پیار سے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر رکھ کر اور میرا کان پکڑ کر اسے ملنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت، یہ بارہ رکعتیں ہو گئیں، پھر ایک رکعت وتر پڑھ کر آپ لیٹ گئے، یہاں تک کہ مؤذن صبح صادق کی اطلاع دینے آیا تو آپ ﷺ نے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت سنت نماز پڑھی، پھر باہر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھائی۔'' [صحیح بخاری: 992]

(۱۴) تسبیح والی آیات پہ سبحان اللہ کہنا:

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ:

((صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ، ثُمَّ مَضٰى، فَقُلْتُ: يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ ، فَمَضٰى ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا ، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا ، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا ، إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ)).[1]

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ''میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ ﷺ نے سورہ بقرہ کا آغاز فرمایا، میں نے سوچا: آپ سو آیات پڑھ کر رکوع فرمائیں گے مگر آپ آگے بڑھ گئے میں نے سوچا: آپ اسے رکعت میں پڑھیں گے، آپ آگے پڑھتے گئے، میں نے سوچا، اسے پڑھ کر رکوع کریں گے مگر آپ نے سورہ نساء شروع کر دی، آپ نے وہ بھی پوری پڑھی، پھر آپ نے آل عمران شروع کر دی، اور وہ بھی پوری پڑھ دی، آپ ٹھہر ٹھہر کر قراءت کر رہے تھے جب ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہوتی تو سبحان اللہ کہتے اور جب سوال والی آیت سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت سے گزرتے تو اللہ سے پناہ مانگتے۔''

(۱۵) وقف و ابتداء کی رعایت رکھنا:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"يَنْبَغِيْ لِلْقَارِئِ إِذَا ابْتَدَأَ مِنْ وَسْطِ السُّوْرَةِ، أَوْوَقَفَ عَلَى غَيْرِ آخِرِهَا: أَنْ يَّبْتَدِئَ

[1] صحیح مسلم (1814)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ أَوَّلِ الْكَلَامِ الْمُرْتَبِطِ بَعْضِهِ مِنْ بَعْضٍ، وَأَنْ يَّقِفَ عَلَى الْكَلَامِ الْمُرْتَبِطِ وَلَا يَتَقَيَّدُ بِالْأَجْزَاءِ وَالْأَعْشَارِ، فَإِنَّهَا قَدْ تَكُوْنُ فِيْ وَسْطِ الْكَلَامِ الْمُرْتَبِطِ كَالْجُزْءِ الَّذِيْ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: "وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِيْ" [یوسف:53]).

''قراءت کرنے والے پر لازم ہے کہ جب وہ سورت کے درمیان سے ابتداء کرے یا سورت کے آخر کے علاوہ وقف کرے تو ایسی کلام کے شروع سے ابتداء کرے جس کا بعض بعض کے ساتھ باہم مربوط اور ہم آہنگ ہو اور باہم مربوط کلام پر ہی وقف کرے۔ اجزاء اور اعشار پہ وقف نہ کرے؛ کیونکہ یہ تو کبھی باہم غیر مربوط کلام کے درمیان میں ہوتے ہیں، جیسے: جزء "وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِيْ" ہے۔[1]

[1] زاد المقرئين في أثناء تلاوة الكتاب المبين، (ص:٤٩-٤٧).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(4) نبی کریم ﷺ تک متصل سند کے حامل، پختہ اور ماہر استاد سے قرآن سیکھنے کی اہمیت

مرفوع متصل سند کے حامل، پختہ اور ماہر استاد سے سیکھنے کے دس فوائد:

(۱) لفظی تحریف اور لحن سے بچنا:

جو نبی کریم ﷺ تک متصل سند کے حامل، پختہ اور ماہر استاد سے قرآن سیکھے وہ قرآن کریم میں لفظی تحریف اور ہر قسم کی غلطی اور لحن سے محفوظ رہے گا، مثلا: حروف یا حرکات کو بدلنا، وغیرہ۔

(۲) رسم عثمانی میں غلطی سے بچنا:

رسم عثمانی میں کچھ حروف ایسے لکھے ہوئے ہیں جو نہ وصل میں پڑھے جاتے ہیں اور نہ وقف میں۔ اور کچھ حروف ایسے ہیں جو وقف میں تو پڑھا جائے گا لیکن وصل میں نہیں پڑھا جائے گا مثلاً:

﴿وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝﴾

[الإنسان:15،16]

''اور ان پر چاندی کے برتن اور آبخورے پھرائے جائیں گے، جو شیشے کے ہوں گے۔ ایسا شیشہ جو چاندی سے بنا ہوگا، انھوں نے ان کا اندازہ رکھا ہے، خوب اندازہ رکھنا۔''

پہلے "قَوَارِيْرَا" کا الف وقف میں تو پڑھا جائے مگر وصل میں نہیں پڑھا جائے، جبکہ دوسرے "قَوَارِيْرَا" کا الف نہ وصل میں پڑھا جاتا ہے اور نہ ہی وقف میں۔

(۳) الفاظ کے معانی کو خلط ملط ہونے سے بچانا:

جیسے: کوئی "فَسَقٰى" کو "فَسَقَ" کی مثل پڑھ دے۔ اس کا معنی پلانے کی بجائے نافرمانی ہو جائے گا۔ لفظ سقیہ لفظ فسق کے ساتھ خلط ملط ہو جائے گا۔ یا کوئی "فَتَرٰى" کو "فَتَرَ" کی مثل پڑھ دے۔

اس کا معنی دیکھنے کی بجائے سستی اور کمی کوتاہی ہو جائے گا۔ لفظ رؤیۃ لفظ فتور کے ساتھ خلط ملط ہو جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) قرآن کی ادائی کیفیت کی حفاظت:

قراءت مرتجل اور ہر نا مناسب انداز سے اللہ کی ایسی کتاب کو محفوظ رکھنا جس کے متعلق اللہ عزوجل نے خود فرمایا:

﴿لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝﴾ [فصلت: 42]

''اس کے پاس باطل نہ اس کے آگے سے آتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے، ایک کمال حکمت والے، تمام خوبیوں والے کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔''

(۵) قرآن کی ادائی کیفیت کا اہتمام:

قرآن کی ادائی کیفیت کا اہتمام اللہ کے شعائر کی تعظیم میں سے ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ ۝﴾ [الحج:32]

''یہ اور جو اللہ کے نام کی چیزوں کی تعظیم کرتا ہے تو یقیناً یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔''

(۶) قرآن کے متواتر ہونے کی حفاظت:

تاکہ جیسے اللہ نے اسے آسمانوں سے تر و تازہ اور خالص نازل کیا تھا ویسے ہی خالص اور تر و تازہ رہے۔

(۷) قرآن کی ادائی کیفیت کے تعلیمی سلسلے کی بقا:

ایسا نہیں تھا کہ قرآن کریم کی ادا نبی ﷺ کے سپرد کر دی گئی تھی اور آپ ﷺ کو تھما دی گئی تھی، بلکہ یہ ادا نبی ﷺ کو بڑے اہتمام کے ساتھ سکھائی گئی تھی۔ جب آپ ﷺ کو ادا سکھائی گئی تو دوسرے لوگ بالاولی اس لائق ہیں کہ انہیں بھی سکھائی جائے۔

(۸) قرآن کی ادائی کیفیت کے تدریسی سلسلے کی بقا:

جیسا کہ جب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے سلطنت اسلامیہ کے ہر بڑے خطے کی طرف ایک ایک مصحف بھیجا تو تدریس کے لیے ساتھ ایک ایک قاری بھی بھیجا؛ تاکہ وہ انہیں قرآن پڑھائے اور اس کی ادا سکھائے۔ [1]

(۹) ادائی کیفیت کو سیکھنے سکھانے میں نبی ﷺ کی سنت کی پیروی اور اس کی بقا:

نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں چند ماہر صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام لے دوسرے صحابہ کو حکم دیا کہ ان سے قرآن سیکھا کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] التمهيد لدراسة علم التجويد للمبتدئين ، لمعد الكتاب (ص:١٢).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ))

''قرآن مجید کو چار صحابہ سے حاصل کرو: عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ جبل اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم'' [1]

(۱۰) جیسے معنی وعمل کا اہتمام ویسے ہی الفاظ وحروف کی تصحیح کا اہتمام:

امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَلَا شَكَّ أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ كَمَا هُمْ مُتَّبِعُوْنَ بِفَهْمِ مَعَانِي الْقُرْآنِ وَإِقَامَةِ حُدُوْدِهِ،مُتَّبِعُوْنَ بِتَصْحِيْحِ أَلْفَاظِهِ وَإِقَامَةِ حُرُوْفِهِ عَلَى الصِّفَةِ الْمُتَلَقَّاةِ مِنْ أَئِمَّةِ الْقِرَاءَةِ الْمُتَّصِلَةِ بِالْحَضْرَةِ النَّبَوِيَّةِ الْأَفْصَحِيَّةِ الْعَرَبِيَّةِ، الَّتِيْ لَاتَجُوْزُ مُخَالَفَتُهَا وَالْعُدُوْلُ عَنْهَا إِلَى غَيْرِهَا)) اھ۔

''اور اس میں شک نہیں کہ یہ امت جیسے قرآن کے معانی کو سمجھنے اور اس پہ عمل کرنے میں (سلف صالحین کی) متبع ہے ایسے ہی یہ امت قرآن کے الفاظ اور اس کے حروف کی درست اداء میں ائمہ قراءت سے منقول ایسی کیفیت کی متبع ہے جو بسند صحیح، فصیح وبلیغ، عربی دور نبوی سے منقول چلی آرہی ہے، نہ تو اس کی مخالفت جائز ہے اور نہ ہی اسے چھوڑ کر کسی اور کی طرف پلٹنا جائز ہے۔'' [2]

---

[1] صحیح بخاری (4999)، صحیح مسلم (2464)۔

[2] النشرفي القراءات العشر، للإمام ابن الجزري (ج۲/۲۱۰)،وهداية القاري إلى تجويد كلام الباري (ج ۱/۵٤-۵۵).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثانی:

معلم قرآن کے لیے ہدایات

معلم قرآن کے لیے چوبیس ہدایات:

1۔اجر وثواب کی نیت کرنا۔ 2۔اللہ سے توفیق طلب کرنا۔
3۔عمدہ اخلاق اختیار کرنا۔ 4۔عمدہ رجحانات اور اقدار کو لازم پکڑنا۔
5۔باہمی تعلقات اور طرز عمل میں اچھائی اختیار کرنا۔
6۔انداز بیان واضح ہو۔
7۔مشارکات کی حوصلہ افزائی کرنا۔
8۔طلبہ کو متوجہ کرنا اور ان میں ذوق پیدا کرنا۔
9۔طلبہ کو ترغیب دینا کہ وہ سوال کریں۔
10۔طلبہ کے جواب پر مناسب تعلیق لگانا۔
11۔استاد اور شاگرد کے درمیان سمعی تعلق ہو۔
12۔استاد اور شاگرد کے درمیان بصری تعلق ہو۔
13۔تعلیم میں عملی اسلوب (پریکٹیکل) اختیار کرنا۔
14۔طالب علم کو علم سیکھنے کے لیے تیار کرنا، اس میں ذوق اور شوق پیدا کرنا۔
15۔واقعات کے ذریعے سمجھانا۔ 16۔ضرب الامثال کے ذریعے سمجھانا۔
17۔مکالمہ کے ذریعے سمجھانا۔ 18۔گنتی کر کے سمجھانا۔
19۔وضاحت کرنے کے مختلف وسائل استعمال کرنا۔
20۔مختلف اشاروں کا استعمال کرنا۔ 21۔طلبہ کے انفرادی فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا۔
22۔طلبہ کی وہبی صفات کی رعایت رکھنا۔
23۔طلبہ کی وہبی صفات کو نمایاں کرنے کے مختلف طریقے۔
24۔غور وفکر کرنے کی ہدایات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1۔اجر وثواب کی نیت کرنا

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝﴾[البينة:5]

''اور انہیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس حال میں کہ اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے، ایک طرف ہونے والے ہوں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی مضبوط ملت کا دین ہے۔''

علامہ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فَالتَّرْبِيَةُ الْإِسْلَامِيَّةُ تَهْدِفُ إِلَى تَقْوِيَةِ الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ وَذَلِكَ بِالِاعْتِرَافِ بِانْفِرَادِ اللّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَالْأُلُوْهِيَّةِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَإِخْلَاصِ الدِّيْنِ لِلّٰهِ، وَالْقِيَامِ بِشَرَائِعِهِ الظَّاهِرَةِ، وَحَقَائِقِهِ الْبَاطِنَةِ."

''اسلامی تربیت کا اصل مقصد یہ ہے اللہ اکیلے پر ایمان کو مضبوط کیا جائے۔ یہ مقصد تب حاصل ہوگا جب اللہ اکیلے کو الوہیت میں یکتا مانا جائے، مکمل دین کو اسی کے لیے خالص کیا جائے اور ظاہری احکام اور باطنی حقائق کی پاسداری کی جائے۔''[1]

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہی ہے اور یقیناً آدمی کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جس کی طرف اس نے

[1] الفكر التربوي عند الشيخ عبد الرحمن السعدي، د.عبد العزيز الرشودي(ص:276).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہجرت کی ہے۔''[1]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ)) [صحيح مسلم :2564]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل تمہاری صورتوں اور تمہارے مال کی طرف نہیں دیکھتا، بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا))

[صحيح مسلم :2674]۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہدایت کی طرف بلایا اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اس سے ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے کسی گمراہی کی طرف بلایا، اس پر اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

[1] صحیح بخاری:1، صحیح مسلم:1907۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2۔ اللہ سے توفیق طلب کرنا

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَمَا تَوْفِيقِيٓ إِلَّا بِٱللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝٨٨﴾ [هود:88]

''اور میری توفیق اللہ کے سوا کسی سے نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

اس آیت کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أَيْ: وَمَا تَوْفِيقِي فِي إِصَابَةِ الْحَقِّ فِيمَا أُرِيدُهُ إِلَّا بِاللَّهِ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ فِي جَمِيعِ أُمُورِي، وَإِلَيْهِ أَرْجِعُ"

''یعنی: جو میں چاہتا ہوں اس میں حق تک پہنچنے میں اللہ کے سوا کوئی توفیق دینے والا نہیں؛ لہٰذا میں اپنے تمام امور میں اسی پر ہی توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔''[1]

اس سلسلے میں چند جامع دعائیں:

1۔ ﴿رَبِّ ٱشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝٢٥ وَيَسِّرْ لِيٓ أَمْرِي ۝٢٦ وَٱحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ۝٢٧ يَفْقَهُوا۟ قَوْلِي ۝٢٨﴾

[طه: 25-28]

''اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے اور میرے لیے میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی کچھ گرہ کھول دے؛ تاکہ وہ میری بات سمجھ لیں۔''

ان آیات کی تفسیر:

"أَيْ: رَبِّ وَسِّعْ لِي صَدْرِي لِتَحَمُّلِ الرِّسَالَةِ، وَأَطْلِقْ لِسَانِي بِفَصِيحِ الْمَنْطِقِ؛ لِيَفْهَمُوا قَوْلِي"

''یعنی: اے میرے رب! رسالت کو اٹھانے کے لیے میرے سینے کو وسیع کر دے اور میری زبان پہ فصیح و بلیغ الفاظ جاری کر دے؛ تاکہ وہ میری بات سمجھ پائیں۔''[2]

---

[1] المصباح المنير في تفسير ابن كثير، لصفي الرحمن المباكفوري (ص:646).

[2] تفسير جلالين، (طه:25-28).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2۔ ﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴾ [الأعراف:89]

''اے ہمارے رب! ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔''

3۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی:

((اللَّهُمَّ! رَبَّنَا ! آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی ہر طرح کی بھلائی عطا فرما اور آخرت کی بھی ہر طرح کی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''[1]

4۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے:

((إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ.))

''بنی آدم کے سارے دل ایک دل کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے اسے گھما دیتا ہے۔''

پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی:

((اللَّهُمَّ! مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ! صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ)).

''اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے۔''[2]

5۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ نبی ﷺ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى ، وَالتُّقَى ، وَالْعَفَافَ ، وَالْغِنَى))

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی، اور غنا مانگتا ہوں۔''[3]

---

[1] صحیح بخاری (6389)، صحیح مسلم (2690)۔

[2] صحیح مسلم (2654)۔

[3] صحیح مسلم (2721)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3۔عمدہ اخلاق اختیار کرنا

۱۔کامل ترین ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝﴾ [القلم: 4]

''اور بلاشبہ یقیناً تو ایک بڑے خلق پر ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِمْ))

''ایمان میں سب سے کامل مومن وہ ہے جو سب سے بہتر اخلاق والا ہو، اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اخلاق میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہو۔'' [جامع ترمذی : 1162،صحیح]

۲۔اپنے طلبہ کے ساتھ عدل کیجیے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝﴾ [الحجرات:9]

''اور انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَاعْدِلُوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ))

''پس اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔''[صحیح بخاری:2587،مسلم:1623]۔

۳۔کبھی بھی کمال علم کا دعوی نہ کیجیے:

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسَى: لَا، فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى:"بَلَى، عَبْدُنَا خَضِرٌ" فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً،_____ فَكَانَ مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ))

''ایک دن موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے درمیان تھے، آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ سے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ کوئی آپ سے بھی بڑھ کر عالم موجود ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ اسلام کے پاس وحی بھیجی: ''کیوں نہیں! ہمارا بندہ خضر ہے۔'' موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے دریافت کیا کہ خضر علیہ السلام سے ملنے کی کیا صورت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان سے ملاقات کی علامت قرار دیا، ..... پھر ان کا وہی قصہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب قرآن میں بیان کیا ہے۔

[صحيح بخاری: 74، مسلم :2380]

۴۔طلبہ کے درمیان تواضع اختیار کیجیے:

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَإِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ)).

''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو حتی کہ کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے اور کوئی ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔''[صحيح مسلم : 2865]

۵۔صبر اور نرمی اختیار کیجیے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٥﴾﴾ [هود:115].

''اور صبر کر کہ بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

"أَيْ:لَا يُضِيْعُ ثَوَابَ الْمُحْسِنِيْنَ فِيْ أَعْمَالِهِمْ"

''یعنی: اپنے اعمال میں احسان کرنے والوں کے ثواب کو اللہ ضائع نہیں کرتا۔''[1]

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾ [النحل:127]

''اور صبر کر اور نہیں تیرا صبر مگر اللہ کے ساتھ۔''

"أَيْ:وَاصْبِرْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْفَرَجُ، وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ، فَهُوَ الَّذِيْ يُعِيْنُكَ عَلَيْهِ

[1] التفسير الميسر، (هود:115).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيُثَبِّتُكَ"

''یعنی: وسعت اور کشادگی کے آنے تک صبر کیجیے، نہیں ہے تیرا صبر مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ، اس پر وہی آپ کی مدد کرے گا اور وہی آپ کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔''[1]

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَوٰةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ [طه: 132]

''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور اس پر خوب پابند رہ۔''

ام المؤمنین سیدہ عائشہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ))

''نرمی جس چیز میں بھی ہو اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے کھینچ لی جائے اسے بدصورت بنا دیتی ہے۔''[صحیح مسلم:2594]

۶۔ اپنی ذات کی وجہ سے انتقام نہ لیجیے:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا))

''اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا، لیکن اگر کوئی اللہ کی حرمت کو پامال کرتا تو اس کی وجہ سے آپ ﷺ اس سے ضرور بدلہ لیتے تھے۔''[صحیح بخاری : 3560]

۷۔ غصہ نہ کیجیے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي، قَالَ:((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے آپ کوئی نصیحت فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''غصہ نہ کیا کر'' اس نے یہ سوال کئی مرتبہ دہرایا اور آپ ﷺ نے ہر بار فرمایا: ''غصہ نہ کیا کر۔''[صحیح بخاری : 6116]

۸۔ سکون اور وقار کو اختیار کیجیے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

---

[1] التفسیر المیسر، النحل:127۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا﴾ [الفرقان: 63]

''اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں۔''

"أَيْ:وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الصَّالِحُوْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْأَرْضِ بِسَكِيْنَةٍ مُتَوَاضِعِيْنَ"

''یعنی: اللہ کے نیک بندے زمین پہ عاجزی وانکساری اور سکون واطمینان کے ساتھ چلتے ہیں۔''[1]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ))

''لوگو! سکون ووقار کو لازم پکڑو۔''[صحيح بخاری:1671، مسلم:1282][2]

---

[1] التفسير الميسر،الفرقان:62۔

[2] أصول التربية الإسلامية، د/ سعيد إسماعيل علي (ص:179-176).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4: قِیَم (عمدہ رجحانات اور عمدہ اقدار) اختیار کرنا

اَلْقِیَمُ کی واحد اَلْقِیْمَةُ ہے، اَلْقِیْمَةُ سے مراد ہے: عقیدہ، رجحان، میلان، اہتمام، بلند خیالی، اور مصادر شریعت کے مقرر کردہ مصالح مرسلہ، مثلاً: امانت داری، سچائی، حسن اخلاق، رحم دلی، تعاون کرنا، مضبوط کرنا، وسطیت اور اعتدال اختیار کرنا، علم اور تحقیق کے میدان میں آگے بڑھنا، اپنے آپ کی قدر کرنا، وقت کی قدر کرنا، غور و فکر کرنا، عقل کو استعمال کرنا، کامیابیوں کو حاصل کرنا، آگے بڑھنا، ٹائم مینجمنٹ اور خطہ سازی کا اہتمام کرنا، کبھی مایوس نہ ہونا۔ [1]

استاد کے لیے عمدہ اقدار

۱۔ انسان میں اصل یہ ہے کہ اس میں فطری طور پر خیر رکھ دی گئی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ ، كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ ؛ هَلْ تَرَى فِيهَا جَدْعَاءَ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں، جیسے جانور صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، کیا تم ان میں کوئی (پیدائشی) ناک کان کٹا دیکھتے ہو؟!!۔'' [2]

۲۔ اپنے طلبہ کے لیے وہی پسند کیجیے جو اپنے لیے پسند کرتے ہو:

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے نفس

---

[1] أسس و مهارات بناء القيم التربوية، إبراهيم رمضان الديب، (ص: ٤٢، ٤٣).

[2] صحيح بخاری (1385)، مسلم (2658)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے پسند کرتا ہے۔'' [صحیح بخاری : 13،مسلم:45]

۳۔ اخلاص اور اتقان اپنا شعار بنا لیجیے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۝﴾ [الملك:2]

''وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا، تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے اور وہی سب پر غالب، بے حد بخشنے والا ہے۔''

۴۔ ربانی (رب والے) بن جایئے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ۝﴾ [آل عمران:79]

''کسی بشر کا کبھی حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم اور نبوت دے، پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ اور لیکن رب والے بنو، اس لیے کہ تم کتاب سکھایا کرتے تھے اور اس لیے کہ تم پڑھا کرتے تھے۔''

ابن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"كُوْنُوْا، أَيُّهَا النَّاسُ! سَادَةَ النَّاسِ وَ قَادَتَهُمْ فِيْ أَمْرِ دِيْنِهِمْ وَ دُنْيَاهُمْ، رَبَّانِيِّيْنَ، بِتَعْلِيْمِكُمْ إِيَّاهُمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَمَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ وَحَرَامٍ، فَرْضٍ وَ نَدْبٍ، وَسَائِرِ مَا حَوَاهُ مِنْ مَعَانِيْ أُمُوْرِ دِيْنِكُمْ ، وَبِتِلَاوَتِكُمْ إِيَّاهُ ، وَدِرَاسَتِكُمُوْهُ"

اے لوگو! تم رب والے بن جاؤ اور دینی اور دنیوی دونوں امور میں تم لوگوں کے سردار اور قائد بن جاؤ؛ وہ اس طرح کہ تم انہیں اللہ کی کتاب سکھاؤ، جو اس میں حلال وحرام اور واجب مستحب ہے وہ سکھاؤ اور اس میں جتنے بھی دینی امور ہیں وہ سب سکھاؤ، انہیں اس کی تلاوت بھی سکھاؤ اور پڑھنا پڑھانا بھی سکھاؤ۔''[1]

۵۔ کبھی مایوس نہ ہونا:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

---

[1] تفسير الإمام ابن جرير الطبري،(ص:٣/٣٢٦).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ [یوسف: 87]

''اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بے شک حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں۔''

"أَيْ: لَا يَقْطَعُ الرَّجَاءَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِلَّا الْجَاحِدُوْنَ لِقُدْرَتِهِ، الْكَافِرُوْنَ بِهِ"

''یعنی: اللہ کی رحمت سے وہی لوگ مایوس ہوتے ہیں جو اس کی قدرت پر کامل یقین نہیں رکھتے۔[1]

[1] التفسير الميسر، (يوسف:87).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5۔ باہمی تعلقات اور طرز عمل میں اچھائی اختیار کیجیے

ا۔ باہمی طرز عمل میں اچھائی اختیار کیجیے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ [النحل: 125]

''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلا۔''

"أَيْ: أُدْعُ - أَيُّهَا الرَّسُوْلُ - أَنْتَ وَمَنِ اتَّبَعَكَ إِلَى دِيْنِ رَبِّكَ وَ طَرِيْقِهِ الْمُسْتَقِيْمِ، بِالطَّرِيْقَةِ الْحَكِيْمَةِ الَّتِيْ أَوْحَاهَا اللّٰهُ إِلَيْكَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَخَاطِبِ النَّاسَ بِالْأُسْلُوْبِ الْمُنَاسِبِ لَهُمْ ، وَانْصَحْ لَهُمْ نُصْحًا حَسَنًا ، يُرَغِّبُهُمْ فِي الْخَيْرِ، وَيُنَفِّرُهُمْ مِنَ الشَّرِّ".

''یعنی: اے رسول! تم اور تمہارے پیروکار، اپنے رب کے دین اور اس کے سیدھے راستے کی طرف ایسے عمدہ طریقے سے دعوت دو جو اللہ نے کتاب وسنت میں وحی کے ذریعے آپ کو بتایا ہے اور لوگوں سے اچھے انداز میں بات کرو اور ان کو ایسی عمدہ نصیحت کرو جس سے وہ نیکی میں آگے بڑھنے والے اور برائی سے نفرت کرنے والے بن جائیں۔''[1]

۲۔ ڈانٹ اور ملامت کم کیجیے:

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِيْ ، فَانْطَلَقَ بِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ، فَلْيَخْدُمْكَ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہا: یا رسول اللہ! انس ایک سمجھ دار بچہ ہے؛ لہٰذا یہ آپ کی خدمت کیا کرے گا۔

قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: پھر میں نے حضر وسفر میں آپ ﷺ کی خدمت کی،

---

[1] التفسير الميسّر، النحل:(125).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ : "لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟! " وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ: "لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا؟! "))

''اللہ کی قسم! میں جو کام کر دیتا، آپ ﷺ نے کبھی مجھے یہ نہیں فرمایا: ''تم نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟!'' اور میں جو کام نہ کرتا، آپ ﷺ نے کبھی مجھے یہ نہیں فرمایا: ''تم نے یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا؟!''[1]

۳۔ دوران گفتگو سامع کی حالت کا خیال رکھیے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ، كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ روزانہ نصیحت فرمانے میں ہمارا خیال رکھتے؛ اس ڈر سے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔''[2]

۴۔ جب طلبہ خیر خواہی طلب کریں تو ان کی خیر خواہی کیجیے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ)) قِيلَ: مَا هُنَّ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! قَالَ:((إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَسَمِّتْهُ ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ ، وَإِذَا مَاتَ فَاتْبَعْهُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔'' پوچھا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اس سے ملو تو اس کو سلام کہو اور جب وہ تمہیں دعوت دے تو قبول کرو اور جب وہ تم سے نصیحت طلب کرے تو اس کو نصیحت کرو، اور جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کے لیے رحمت کی دعا کرو اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے پیچھے جاؤ۔''[3]

علامہ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَعَلَى الْمُعَلِّمِ النُّصْحُ لِلْمُتَعَلِّمِ بِكُلِّ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنَ التَّعْلِيمِ ، وَالصَّبْرُ عَلَى

---

[1] صحيح بخاری(6911)،صحيح مسلم(2309)۔

[2] صحيح بخاری (68)، مسلم(2821)۔

[3] صحيح بخاری(1240)،صحيح مسلم(5651)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَدَمِ إِدْرَاكِهِ، وَعَلَى عَدَمِ أَدَبِهِ وَ جَفَائِهِ ، مَعَ شِدَّةِ حِرْصِهِ وَ مُلَاحَظَتِهِ لِكُلِّ مَا يُقَوِّمُهُ وَ يُهَذِّبُهُ وَيُحَسِّنُ أَدَبَهُ"

''استاد پر لازم ہے کہ وہ تعلیمی سلسلے میں اپنی طاقت کے مطابق طلبہ کی ہر لحاظ سے خیر خواہی کرے۔ اگر طالب علم نہ سمجھے یا ترشی اور بے ادبی سے پیش آئے تو صبر کرے۔ ہر اس چیز کی حرص کرے، ہر اس چیز کو ملحوظ خاطر رکھے جو طلبہ کی اصلاح وتہذیب اور ادب سکھانے کا باعث بن سکے۔''[1]

۵۔طلبہ کے ساتھ تفریحی انداز اختیار کیجیے:

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: ((كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي،فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ، فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي.)) [2]

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: ''میں نبی کریم ﷺ کے ہاں بھی گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی، میری بہت سی سہیلیاں تھیں وہ بھی میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں، جب آپ ﷺ اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں تو آپ ﷺ انہیں میری طرف بھیج دیتے اور وہ میرے ساتھ پھر کھیلنے لگ جاتیں۔''[3]

۶۔طلبہ کے ساتھ الفت سے پیش آئیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ ؟! أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جنت میں نہیں جاؤ گے حتی کہ مومن بن جاؤ، اور تم مومن نہیں بن سکتے حتی کہ آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ؛ کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم اسے کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ جاؤ، آپس میں سلام کو عام کردو۔''

[صحيح مسلم : 54]

---

[1] الفتاوى السعدية للعلامة عبد الرحمن السعدي(ص:450).

[2] صحيح بخاری : 6130،مسلم:2440۔

[3] خطوات الإبداع للمربين والمربيات ، عبد الرحمن بن آل عوضة (ص:6).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔تم میں سے ہر ایک نگران ہے؛ اس کے ماتحتوں کے متعلق اس سے سوال ہوگا:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

((كُلُّكُمْ رَاعٍ ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ:

''تم میں سے ہر ایک نگراں ہے اور اس کے ماتحتوں کے متعلق اس سے سوال ہوگا۔

الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ،

امام نگراں ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔

وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ،

انسان اپنے گھر کا نگراں ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔

وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا ،

عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔

وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ،

اور خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔

قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ :

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ،

اور آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔

وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

اور تم سبھی نگران ہو؛ سبھی سے ان کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔ [1]

۸۔مشارکات (شراکت اور حصہ داری) کو حقیر نہ سمجھیے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ! إِخْوَانًا ، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ ، التَّقْوَى هَاهُنَا -وَيُشِيرُ إِلَى

[1] صحيح بخاری : 893،مسلم:1829۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ ، دَمُهُ ، وَمَالُهُ ، وَعِرْضُهُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے، اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا۔ (پھر فرمایا): ''کسی آدمی کے برے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ایک مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے، اس کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت۔''

[صحيح مسلم : 2564]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6۔انداز بیان واضح ہو

ا۔بات اس قدر واضح کریں جو آسانی سے سمجھ آجائے:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝﴾ [ص: 20]

''اور ہم نے اسے حکمت اور فیصلہ کن گفتگو عطا فرمائی۔''

اَلْحِكْمَةُ کا معنی ہے: عقل، فہم و فراست۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے: عدل، درستگی۔

فَصْلُ الْخِطَابِ کا معنی ہے: "إِصَابَةُ الْقَضَاءِ وَ فَهْمُ ذَالِكَ"

''معاملے کو سمجھ کر درست فیصلہ کرنا۔''

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے: "اَلْفَصْلُ فِي الْكَلَامِ وَ فِي الْحُكْمِ"

''گفتگو اور فیصلوں میں الفاظ جدا جدا بولنا۔''[1]

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ حَدِيثًا ، لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ)).

''نبی کریم ﷺ بات کرتے، اگر کوئی گننے والا گنتا تو گن پاتا۔''[2]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لَوْعَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ: أَيْ: لَوْ عَدَّ كَلِمَاتِهِ أَوْ مُفْرَدَاتِهِ أَوْحُرُوْفَهُ لَأَطَاقَ ذَالِكَ وَبَلَغَ آخِرَهَا، وَالْمُرَادُ بِذَلِكَ : الْمُبَالَغَةُ فِي التَّرْتِيْلِ وَالتَّفْهِيْمِ."

"لَوْعَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ: کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی آپ ﷺ کی بات کے کلمات، مفردات اور حروف کو گننا چاہتا تو وہ آخر تک مکمل گن پاتا۔ مطلب یہی ہے کہ آپ ﷺ الفاظ بالکل الگ الگ کر کے بولتے تاکہ بات اچھی طرح سمجھ آجائے۔''[3]

---

[1] امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ((وَهَذَا يَشْمَلُ هَذَا كُلَّهُ وَهُوَ الْمُرَادُ)) یہ ان سب معانی کو شامل ہے اور اس سے یہی مراد ہے۔ تفسیر ابن کثیر (ج:4/39).

[2] صحیح بخاری:3567، مسلم:2493۔

[3] فتح الباري لابن حجر العسقلاني، (ج:6/578)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔لغت قرآن میں گفتگو کیجیے:

﴿إِنَّا جَعَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝٣﴾ [الزخرف: 3]

''بے شک ہم نے اسے عربی قرآن بنایا، تا کہ تم سمجھو۔''

"إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا: بِلُغَةِ الْعَرَبِ ، لَّعَلَّكُمْ: يَا أَهْلَ مَكَّةَ ! ، تَعْقِلُونَ: تَفْهَمُوْنَ مَعَانِيْهِ " [تفسير جلالين، الزخرف: 3]

''اے مکہ والو! ہم نے قرآن کو تمہاری زبان لغت عرب میں نازل کیا تا کہ تم اس کے معانی کو آسانی سے سمجھ لو۔''

۳۔اپنی آواز کو نہ زیادہ اونچا کیجیے اور نہ زیادہ پست:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝١١٠﴾ [الإسراء:110]

''اور اپنی نماز نہ بلند آواز سے پڑھ اور نہ اسے پست کر اور اس کے درمیان کوئی راستہ اختیار کر۔''

کیونکہ انتہائی بلند آواز تکلیف دہ ہوتی ہے اور انتہائی پست آواز سنائی ہی نہیں دیتی۔

بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا کا معنی ہے: بلند اور پست کے درمیان آواز۔

۴۔تکلف سے دور رہیں:

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيْهِقُونَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ: ((الْمُتَكَبِّرُوْنَ)).[1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں بہترین اخلاق والے ہیں اور میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ قابل نفرت اور قیامت کے دن مجھ سے دور بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو ثرثارون (باتونی)، متشدقون (زبان دار) اور متفیھقون (تکبر کرنے والے)

[1] صحیح البخاری:7529 ، صحیح مسلم:815۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم نے **ثرثارون** اور **متشدقون** کو تو جانتے ہیں لیکن **متفیھقون** کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تکبر کرنے والے۔''

((اَلثَّرْثَارُ: كَثِيْرُ الْكَلَامِ تَكَلُّفًا))

''ثرثار: تکلف سے زیادہ باتیں کرنے والا۔''

((اَلْمُتَشَدِّقُ: اَلَّذِيْ يَتَطَاوَلُ عَلَى النَّاسِ فِي الْكَلَامِ)).

''متشدق: جو باتیں کرتے ہوئے لوگوں سے بڑھ چڑھ کر باتیں کرے۔''

((وَالتَّشَدُّقُ مَنْبُوْذٌ شَرْعًا وَعُرْفًا؛ لِمَا فِيْهِ مِنْ تَكَلُّفِ الْكَلَامِ، وَالْمُبَالَغَةُ فِيْ إِخْرَاجِ الْحُرُوْفِ فَفِيْهَا: نَوْعٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالتَّعَاظُمِ عَلَى الْآخَرِيْنَ حَيْثُ يُخْرِجُ الْكَلَامَ مِنْ غَيْرِ احْتِيَاطٍ وَاحْتِرَازٍ))

''تشدق: عرفاً شرعاً دونوں اعتبار سے ہی مذموم ہے؛ کیونکہ اس میں گفتگو میں تکلف سے کام لیا جاتا ہے اور حروف کی ادائیگی میں جو حد درجے کا مبالغہ ہوتا ہے، اس میں ایک طرح کا تکبر اور دوسروں پر بڑے پن کا اظہار بھی چھلک رہا ہوتا ہے؛ کیونکہ وہ بغیر احتیاط باتیں کیے جا رہا ہوتا ہے۔''

((وَقِيْلَ : أَرَادَ بِالْمُتَشَدِّقِ: اَلْمُسْتَهْزِءُ بِالنَّاسِ يَلْوِيْ شِدْقَهُ بِهِمْ وَعَلَيْهِمْ)).

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ متشدق وہ ہے:

''جو لوگوں سے مذاق کرتے ہوئے ان کی وجہ سے اور ان کے خلاف اپنی باچھیں موڑے۔''[1]

---

[1] (۱) **وَالشِّدْقُ: جَانِبُ الْفَمِ**، شِدْقٌ: منہ کی ایک جانب،
وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ: هُمُ الَّذِيْنَ يَتَوَسَّعُوْنَ فِي الْكَلَامِ وَيَفْتَحُوْنَ بِهِ أَفْوَاهَهُمْ، مَأْخُوْذٌ مِنَ الْفَهْقِ، وَهُوَ: الِامْتِلَاءُ وَالِاتِّسَاعُ.
مُتَفَيْهِقُوْنَ: جو بات کو تکلف سے وسیع کرتے ہیں اور بات کرتے ہوئے اپنے مونہوں کو خوب کھولتے ہیں۔ **متفیھقون فھق** سے بنایا گیا ہے، جس کا معنی ہے: بھرنا، وسیع ہونا۔ [**تُحْفَةَ الْأَحْوَذِيِّ بِشَرْحِ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ**، (ج:6/135)].

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

7۔ مشارکات کی حوصلہ افزائی کرنا

ا۔ عمدہ جملے کے ذریعے حوصلہ افزائی کرنا:

عمدہ جملے اور دعائیہ کلمات کے ذریعے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرنا، مثلاً: ''جزاک اللہ خیرا'' وغیرہ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا، أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ))[1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ ہوتا ہے۔ وہ دو کے درمیان انصاف کرے یہ بھی صدقہ ہے، اپنی سواری سے کسی کی مدد کرے اسے اس پر سوار کرلے یا اس پر اس کا سامان رکھ لے یہ بھی صدقہ، اچھی بات بھی صدقہ، ہر قدم جو نماز کے لیے اٹھائے وہ بھی صدقہ ہے اور راستے سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹائے وہ بھی صدقہ ہے۔''

وضاحت:

((أُطْلِقَ عَلَى الْكَلِمَةِ صَدَقَةٌ ، كَدُعَاءٍ وَ ذِكْرٍ وَ سَلَامٍ وَثَنَاءٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ ؛ مِمَّا يَجْمَعُ الْقُلُوْبَ وَ يُؤَلِّفُهَا))

''اس روایت میں اچھے کلمہ، مثلاً: دعا، سلام، ذکر واذکار اور تعریف وغیرہ کو بھی صدقہ کہا گیا ہے؛ کیونکہ جیسے مال خرچ کرنے سے دلوں میں الفت پیدا ہوتی ہے ایسے ہی ان چیزوں سے بھی دلوں میں الفت پیدا ہوتی ہے اور دل جمع ہو جاتے ہیں۔''[2]

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، ((أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا فَوَجَدَهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ:

---

[1] صحيح بخاری:2989 ، مسلم(1009)۔

[2] فيض القدير شرح الجامع الصغير عبد الرؤوف المناوي،(ج:5/21).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے ہار مانگ کر پہن لیا تھا، وہ گم ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا، اسے وہ مل گیا۔ پھر نماز کا وقت ہو گیا مگر لوگوں کے پاس پانی ہی نہیں تھا کہ وہ نماز پڑھ سکیں لہٰذا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی، پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتار دی جسے سن کر سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا:

((”جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا“، فَوَاللّٰهِ ! مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهُ، إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا)) [صحيح بخاری:336]

”جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا“ (اللہ آپ کو جزاء خیر عطا فرمائے)؛ اللہ کی قسم! آپ کے ساتھ جو بھی ایسا معاملہ پیش آیا جسے آپ نے ناپسند کیا، اللہ اسے آپ کے لیے اور سارے مسلمانوں کے لیے خیر والا بنا دیتا ہے۔“

۲۔ مدح وتعریف کے ذریعے ابھارنا:

مدح اور تعریفی کلمات کے ذریعے طلبہ کے ذوق شوق کو مزید بڑھانا۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِيْ: أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ ؟ قَالَ: قُلْتُ:اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِيْ: أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ، قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِيْ، وَقَالَ: ”وَاللّٰهِ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ، أَبَا الْمُنْذِرِ!“))[1]

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو منذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس کتاب اللہ کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟“ کہا: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا: ”اے ابو منذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟“ کہا: میں نے عرض کیا:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ ﴾

تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

((وَاللّٰهِ! لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ ، أَبَا الْمُنْذِرِ!))

---

[1] صحيح البخاری:7529 ، صحيح مسلم:815۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کی قسم! ابو منذر! تمہیں یہ علم مبارک ہو۔''

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"قَوْلُهُ:"لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ" فِيهِ دَلِيلٌ: عَلَى كَثْرَةِ عِلْمِهِ، وَ تَبْجِيلِ الْعَالِمِ فُضَلَاءَ أَصْحَابِهِ، وَ جَوَازِ مَدْحِ الْإِنْسَانِ فِي وَجْهِهِ"

''نبی ﷺ نے جو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ" (تمہیں یہ علم مبارک ہو)، اس سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں:

1۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بہت زیادہ علم تھا۔

2۔ عالم کا اپنے لائق فائق شاگردوں کی تعظیم کرنا مسنون ہوگا۔

3۔ انسان کی کسی خوبی پر اس کے سامنے ہی اس کی تعریف کرنا بھی مسنون ہوگا،

کسی خوبی پر اس کے سامنے ہی اس کی تعریف کرنے کی مزید دلیل:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ، سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ)).[1]

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا' تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا' انصار کہنے لگے کہ ہم تمہیں ابو القاسم کہہ کر کبھی نہیں پکاریں گے اور ہم تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کریں گے، یہ سن کر وہ انصاری آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے گھر ایک بچہ پیدا ہوا ہے، میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے تو انصار کہتے ہیں: ہم تیری کنیت ابو القاسم نہیں پکاریں گے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کریں گے! آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ، سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ)).

''انصار نے اچھا کیا، میرے نام پہ نام رکھو، میری کنیت پہ کنیت نہ رکھو؛ کیونکہ میں ہی قاسم ہوں۔''

---

[1] صحیح بخاری: 3115، مسلم: 2133۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ دعا کے ذریعے تقویت پہنچانا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الخَلاَءَ، فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا، قَالَ: ((مَنْ وَضَعَ هَذَا؟)) فَأُخْبِرَ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ! فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ))

[صحیح بخاری:143]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے داخل ہوئے۔ میں نے آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کس نے رکھا؟ جب آپ ﷺ کو بتلایا گیا تو آپ ﷺ نے یہ دعا دی:

((اللَّهُمَّ! فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ))

''اے اللہ! اس کو دین میں فقاہت عطا فرما۔''

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فِيْهِ : فَضِيْلَةُ الْفِقْهِ، وَاسْتِحْبَابُ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، وَاسْتِحْبَابُ الدُّعَاءِ لِمَنْ عَمِلَ عَمَلًا خَيْرًا مَعَ الْإِنْسَانِ، وَفِيْهِ : إِجَابَةُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ فَكَانَ مِنَ الْفِقْهِ بِالْمَحَلِّ الْأَعْلٰى." [1]

اس حدیث سے چار باتیں ثابت ہوتی ہیں:

۱۔ دین میں فقاہت حاصل کرنا بہت بڑی فضیلت والا عمل ہے۔

۲۔ کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنا مستحب ہے۔

۳۔ جو آپ کے ساتھ بھلائی کرے اس کے لیے دعا کرنا مستحب ہے۔

۴۔ نبی ﷺ کی دعا کی بدولت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فقاہت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوئے۔

۴۔ مسکراہٹ کے ذریعے حوصلہ افزائی کرنا:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ)) [2]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کسی نیکی کو بھی حقیر نہ

---

[1] شرح النووي على صحيح مسلم (ج:16/37).

[2] صحيح مسلم(1894).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھو، چاہے تم اپنے بھائی کو کشادہ روی سے ملو۔''

۵۔انعام کے ذریعے حوصلہ افزائی کرنا:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُفُّ عَبْدَ اللّٰهِ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ وَكَثِيْرًا مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ، ثُمَّ يَقُولُ: ((مَنْ سَبَقَ إِلَيَّ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا)) قَالَ: فَيَسْتَبِقُوْنَ إِلَيْهِ، فَيَقَعُوْنَ عَلَى ظَهْرِهِ وَصَدْرِهِ، فَيُقَبِّلُهُمْ وَيَلْتَزِمُهُمْ))[1]

سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ سیدنا عبداللہ، عبیداللہ اور بنوعباس کے کئی بچوں کو لائن میں کھڑا کرتے اور پھر فرماتے:

((مَنْ سَبَقَ إِلَيَّ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا))

''جو سب سے پہلے میرے پاس پہنچے گا اسے اتنا اتنا انعام ملے گا''

فرمایا: پھر وہ آپ ﷺ کی طرف مقابلے میں دوڑتے ہوئے آتے اور آ کر آپ ﷺ کے سینے اور پشت پہ گرتے جاتے، آپ ﷺ انہیں بوسے دیتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے۔''

ایسے ہی اگر کوئی طالب علم کوئی خصوصی کام کرے تو خصوصی انعام کے ذریعے اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

[1] مسند احمد:1836،ضعیف۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

8۔طلبہ کو متوجہ کیجیے اور ان میں ذوق پیدا کیجیے

متوجہ کرنا اور ذوق پیدا کرنا، ایک ایسا تربیتی اسلوب ہے جو طلبہ کی غفلت اور ذہنی انتشار ختم کر کے طلبہ کو سبق کی طرف متوجہ کر دیتا ہے پھر وہ سبق بڑے ذوق شوق سے پڑھتے ہیں۔

توجہ اور ذوق پیدا کرنے کے چند طریقے

ا۔بوقت ضرورت آواز بلند کرنا:

بوقت ضرورت آواز کو کبھی آہستہ اور کبھی بلند کرنا، یہ ایک ایسا اسلوب ہے جس سے طلبہ کی غفلت اور ان کے ذہنی انتشار کو دور کر کے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، قَالَ: ((تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا، فَأَدْرَكَنَا - وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ - وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ:"وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ" مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا)).[1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ''ہم ایک سفر میں تھے اس میں ایک دفعہ آپ ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے، پھر آپ ﷺ ہم سے اس وقت ملے جب نماز کا وقت ہو گیا تھا ہم وضو کر رہے تھے، ہم پاؤں پر بس ہاتھ پھیر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا:

((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ!))

''ایڑیوں کے لیے آگ کی ہلاکت!'' دو یا تین بار (آپ ﷺ نے یوں بلند آواز سے فرمایا)۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَاسْتَدَلَّ الْمُصَنِّفُ عَلٰى جَوَازِ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْعِلْمِ بِقَوْلِهِ"فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ"وَإِنَّمَا يَتِمُّ الِاسْتِدْلَالُ بِذٰلِكَ حَيْثُ تَدْعُو الْحَاجَةُ إِلَيْهِ لِبُعْدٍ أَوْ كَثْرَةِ جَمْعٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ، وَ يُلْحَقُ بِذٰلِكَ مَا إِذَا كَانَ فِيْ مَوْعِظَةٍ، كَمَا ثَبَتَ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ: "كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ وَذَكَرَ السَّاعَةَ اشْتَدَّ غَضَبُهُ وَعَلَا صَوْتُهُ" ،

[1] صحیح بخاری(60)، صحیح مسلم(241)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحَدِيثَ، أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ[1] ، وَاسْتُدِلَّ بِهِ أَيْضًا عَلَى مَشْرُوْعِيَّةِ إِعَادَةِ الْحَدِيْثِ لِيُفْهَمَ)).

''امام بخاری رحمہ اللہ نے "فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ" سے استدلال کیا ہے کہ آواز بلند کرنا جائز ہے۔ یہ استدلال تب درست ہوگا جب دوری یا تعداد کی کثرت وغیرہ کے باعث آواز بلند کرنے کی ضرورت ہو۔ اسی طرح وعظ کے وقت بھی آواز بلند کرنا مسنون ہے، جیسا کہ صحیح مسلم میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے اور قیامت کا تذکرہ کرتے تو آپ کا غصہ بڑھ جاتا اور آواز بلند ہو جاتی'' اور مذکورہ روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی کو سمجھانے کے لیے بات کو دہرانا بھی مسنون ہے۔''[2]

۲، ۳۔ بوقت ضرورت بات کو دہرانا اور جگہ بدلنا:

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الكَبَائِرِ؟))ثَلَاثًا، قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ!قَالَ ﷺ:((الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ،وَعُقُوْقُ الوَالِدَيْنِ-وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا- فَقَالَ:((أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ)) قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ.[3]

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ آپ ﷺ نے یہ بات تین بار دہرائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا''- پہلے آپ ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا: ''خبردار!! اور جھوٹی گواہی بھی۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیان فرماتے ہیں: کہ آپ ﷺ نے اس جملے کو اتنی بار دہرایا حتی کہ ہم کہنے لگے: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔''

اس حدیث میں ذوق بڑھانے کے دو طریقے بیان ہوئے ہیں:

(۱) تکرار، بات کو بار بار دہرانا، آپ ﷺ نے بات کو بار بار دہرایا۔

(۲) جگہ اور اپنی حالت بدلنا، آپ ﷺ پہلے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔

---

[1] مسلم(867)۔

[2] فتح الباري لابن حجر العسقلاني(ج:1/143).

[3] صحیح بخاری(2654) ، صحیح مسلم(87)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ بوقت ضرورت سوال کرنا:

گفتگو کے آغاز میں ہی سوال کرنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ؟ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ ؟)) قَالُوا: لاَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا.قَالَ:((فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا)).[1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے:

''اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ پانچ دفعہ نہائے تو تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا اس کا یہ عمل اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی چھوڑے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ اس کی میل کچیل میں سے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے، اللہ عزوجل ان کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

اس حدیث میں نبی ﷺ نے اپنی بات کا آغاز ہی سوال سے کیا ہے؛ تاکہ سامعین متوجہ ہو جائیں اور ان میں بات کو سننے اور سمجھنے کا ذوق پیدا ہو جائے۔

۵۔ بوقت ضرورت مثال بیان کرنا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ))[2]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حافظ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے اور وہ اس کی نگرانی رکھے گا تو وہ اسے روکے رکھے گا، وگرنہ وہ رسی تڑوا کر بھاگ جائے گا۔''

اس حدیث میں نبی ﷺ نے رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی مثال پیش کی؛ تاکہ سامعین متوجہ ہو جائیں اور ان میں بات کو سننے اور سمجھنے کا ذوق پیدا ہو جائے۔

---

[1] صحيح البخاري:7529 ، صحيح مسلم:815۔

[2] صحيح بخاري(5031) ، صحيح مسلم(789)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

9۔طلبہ کو ترغیب دینا کہ وہ سوال کریں

طلبہ کو ترغیب دینا کہ وہ سوال کریں اور ان کے سوالات کے جوابات دینا،

یہ ایک ایسا تربیتی اسلوب ہے جو:

۱: طلبہ کی حالت کو سمجھنے کے قابل بناتا ہے۔

۲: طلبہ کی سستی کو چستی میں بدلتا ہے۔

۳: طلبہ پر پڑے ہوئے پردوں کو زائل کرتا ہے۔

۴: طلبہ کے ذہنوں میں درست مفہوم بٹھاتا ہے۔

ا۔لفظ سوال کا استعمال قرآن کریم میں:

نبی ﷺ سے مشرکین مکہ (یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے سوالات کے متعلق اللہ عزوجل نے قرآن میں فرمایا:

﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ ۖ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۗ﴾ [البقرة: 189]

''وہ تجھ سے نئے چاندوں کے متعلق سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیے: وہ حج اور لوگوں کے لیے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہیں۔''

اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾﴾

[البقرة: 219]

''تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دے: ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے ہیں اور ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے بڑا ہے۔ اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا چیز خرچ کریں، کہہ دے: جو بہترین ہو۔ اس طرح اللہ تمہارے لیے کھول کر آیات بیان کرتا ہے، تاکہ تم غور و فکر کرو۔''

اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا﴾ [طه:105]

''اور وہ تجھ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دے میرا رب انھیں اڑا کر بکھیر دے گا۔''

علامہ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَأَمَّا سُؤَالُ الِاسْتِرْشَادِ وَالتَّعْلِيمِ، فَهَذَا مَحْمُودٌ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ بِهِ كَمَا قَالَ تَعَالَى: فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ))[النحل:43]." [1]

''اور جو سوال راہ نمائی اور سیکھنے کے لیے ہو وہ قابل تعریف ہے؛ اللہ عزوجل نے خود اس کا حکم دیا ہے، اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿فَسْـَٔلُوٓا۟ أَهْلَ ٱلذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾

''سو ذکر والوں سے پوچھ لو، اگر تم شروع سے نہیں جانتے۔''

۲۔ خود نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کو ترغیب دیتے کہ مجھ سے سوال کرو:

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں:

سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ،

''نبی ﷺ سے کچھ ایسی چیزوں کے متعلق سوال کیا گیا جنہیں آپ ﷺ نے ناپسند کیا اور جب آپ ﷺ پر کثرت کر دی گئی تو آپ ﷺ کو غصہ آ گیا۔

ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: ((سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ))

پھر لوگوں سے فرمایا: مجھ سے جو چاہو سوال کرو۔

قَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟

تو ایک شخص نے سوال کیا: میرا باپ کون ہے؟

قَالَ: ((أَبُوكَ حُذَافَةُ)).

آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔

فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟

قَالَ:((أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ))

---

[1] الفكر التربوي عند الشيخ عبد الرحمن السعدي، (ص: 483،484).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ شیبہ کا آزاد کردہ غلام سالم ہے۔

فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِيْ وَجْهِهِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ مبارک کا حال دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم (آپ کو ناگوار باتیں دریافت کرنے سے) اللہ سے توبہ کرتے ہیں۔ [1]

محل شاہد:

اس حدیث میں نبی ﷺ کے فرمان: ((سَلُونِيْ عَمَّا شِئْتُمْ: مجھ سے جو چاہو سوال کرو)) پر غور کریں۔

۳۔ جبریل امین نبی ﷺ سے سوال کرتے ہوئے:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا:

((بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ،

''ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ

إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ،

اچانک ایک شخص ہمارے سامنے نمودار ہوا، اس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے۔

لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ،

نہ اس پر سفر کا کوئی اثر دکھائی دیتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا،

حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ،

حتیٰ کہ وہ آ کر نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گیا،

فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ،

اس نے اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیے، اور اپنے ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیے،

وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ.

اور اس نے کہا: اے محمد (ﷺ)! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے۔

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ

---

[1] صحيح بخاری(92) ، صحيح مسلم(2360)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا)).

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں، نماز کا اہتمام کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر اللہ کے گھر تک سفر کی طاقت ہو تو اس کا حج کرو۔''

قَالَ: صَدَقْتَ .

اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔

قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ، وَيُصَدِّقُهُ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ خود ہی آپ ﷺ سے سوال کر رہا ہے اور خود ہی آپ ﷺ کی تصدیق کر رہا ہے۔

قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ.

اس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے۔

قَالَ (ﷺ): ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)).

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخری دن (یوم قیامت) پر ایمان رکھو اور اچھی اور بری تقدیر پر بھی ایمان لاؤ۔''

قَالَ: صَدَقْتَ .

اس نے کہا: آپ نے درست فرمایا۔

قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ.

(پھر) اس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیے۔

قَالَ (ﷺ): ((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)).

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ.

اس نے کہا: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے۔

قَالَ: ((مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے اس کے متعلق سوال کیا جا رہا ہے، وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔''

قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ أَمَارَتِهَا.

اس نے کہا: مجھے اس کی علامات بتا دیجیے۔

قَالَ:((أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ)).

آپ ﷺ نے فرمایا: ''(علامات یہ ہیں کہ) لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے اور تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، محتاج، بکریاں چرانے والوں کو دیکھو کہ وہ اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کر رہے ہیں۔''

قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا،

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ سائل چلا گیا، میں کچھ دیر اسی عالم میں رہا،

ثُمَّ قَالَ لِي: ((يَا عُمَرُ! أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟)).

پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: ''اے عمر! تمہیں معلوم ہے کہ پوچھنے والا کون تھا؟''

قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔

قَالَ: ((فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ ، أَتَاكُمْ ، يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ)) [صحيح مسلم:8]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جبرئیل علیہ السلام تھے، تمہارے پاس آئے تھے، تمہیں تمہارا دین سکھا رہے تھے۔''

محل شاہد:

مذکورہ حدیث میں مذکور سوالات کے الفاظ پہ غور کیجیے:

سوال نمبر 1:

قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ.

اس نے کہا: اے محمد (ﷺ)! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے۔

سوال نمبر 2:

قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ.

اس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے۔

سوال نمبر 3:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ.

اس نے کہا: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے۔

سوال نمبر 4:

قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ أَمَارَتِهَا.

اس نے کہا: مجھے اس کی علامات بتا دیجیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

10۔طلبہ کے جواب پر مناسب تعلیق لگانا

طلبہ کے جواب پر مناسب تعلیق لگانا، یہ ایک ایسا تربیتی اسلوب ہے: جس کے ذریعے استاد طلبہ کی معنوی روحانیت کو بلند کر کے ان کے جواب یا ان کے فہم میں پائی جانے والی غلطی کی اصلاح کر دیتا ہے۔

اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں، چند ایک درج ذیل ہیں۔

ا۔سوال کرنے والے کی لاعلمی کی رعایت رکھنا اور اس کی نفع مند چیز کی طرف رہنمائی کرنا:

عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ ﷺ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا قَالُوا: هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَرَّتَيْنِ ، قَالَ: ((لَا تَقُلْ:عَلَيْكَ السَّلَامُ، فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ، قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ)) قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ:((أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ،قَالَ: قُلْتُ: اعْهَدْ إِلَيَّ ، قَالَ:((لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا)) قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً، قَالَ:((وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ ، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ ، وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ ؛ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ ، وَإِنْ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ)).[1]

سیدنا ابو جری جابر بن سلیم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ”میں نے ایک شخص کو دیکھا لوگ اس کی رائے کو تسلیم کر رہے تھے وہ جو بھی کہتا لوگ اس کی بات مان لیتے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ میں بھی حاضر ہو گیا اور کہا: علیک السلام یا رسول اللہ“ آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے

[1] سنن أبي داود(4084)،صحيح.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسول!" میں نے یہ دو بار کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا" علیک السلام مت کہو؛ کیونکہ یہ میت کا سلام ہے۔ تم یوں کہو: ((السلام علیک))، میں نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا" میں اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں کہ جب تمہیں کوئی دکھ پہنچے اور تم اسے پکارو، تو وہ اسے تم سے دور کر دے، اگر تمہیں خشک سالی کا سامنا ہو، تم اس سے دعا کرو تو وہ تمہاری کھیتیاں اگا دے۔ جب تم کسی صحرا یا ویران اور بنجر زمین میں ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے اور تم اسے پکارو تو وہ اسے تمہیں واپس لوٹا دے۔" میں نے عرض کیا: مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:" کسی کو گالی نہ دینا۔" کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کو گالی نہیں دی نہ کسی آزاد کو نہ غلام کو، نہ اونٹ کو نہ بکری کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا:" کسی نیکی کو حقیر مت جاننا، اپنے بھائی سے بات کرو تو اس سے کشادہ روئی سے بات کرو بلاشبہ یہ بھی نیکی ہے، اور اپنی چادر آدھی پنڈلی تک اونچی رکھو، اور اگر نہ کر سکو تو ٹخنوں تک رکھو۔ (ٹخنوں سے نیچے) چادر لٹکانے سے بچنا؛ بیشک یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی شخص تمہیں برا بھلا کہے اور تمہیں تمہاری کسی بات پر جو وہ جانتا ہو عار دلائے تو تم اس کے عیب پر جو اس میں ہو اسے عار مت دلانا، بلاشبہ اس کا وبال اسی پر ہوگا۔"

مذکورہ حدیث میں محل استشہاد:

اس حدیث میں نبی ﷺ نے پہلے سوال کرنے والے کے سلام کے الفاظ کی غلطی کی اصلاح کی؛ کیونکہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ اسے ابھی سلام کہنے کا صحیح طریقہ معلوم نہیں، پھر اس کے لیے جن اہم امور کی راہنمائی مناسب سمجھی اسے وہ امور سمجھائے، اسے اس کے خالق و مالک کے متعلق بھی آگاہ فرمایا، اسے بتلایا کہ ہر قسم کی تکلیف کو اللہ ہی دور کرتا ہے؛ لہذا ہر قسم کی عبادت کے لائق بھی صرف وہی ہے۔

۲۔ طلبہ کی غلطی کی اصلاح میں انصاف سے کام لینا:

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما كَانَ يُحَدِّثُ:أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ،فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اعْبُرْهَا)) ، قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطُفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنْ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُوْ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهُ فَيَعْلُوْ بِهِ، فَأَخْبِرْنِيْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بِأَبِيْ أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ ،قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا))، قَالَ: فَوَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ بِالَّذِيْ أَخْطَأْتُ ، قَالَ: ((لَا تُقْسِمْ)).[1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بادل کا ٹکڑا ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے میں دیکھتا ہوں کہ لوگ اسے اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں، کوئی زیادہ اور کوئی کم۔ اور ایک رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے، میں نے دیکھا کہ پہلے آپ ﷺ نے آ کر اسے پکڑا اور آپ بلند ہو گئے پھر اسے ایک دوسرے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی بلند ہو گیا پھر اسے ایک تیسرے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی بلند ہو گیا پھر اسے ایک چوتھے صاحب نے پکڑا اور وہ رسی ٹوٹ گئی' پھر جوڑ دی گئی۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے اجازت دیجیے میں اس کی تعبیر بیان کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا: سایہ سے مراد دین اسلام ہے۔ جو شہد اور گھی ٹپک رہا تھا وہ قرآن مجید کی شیرینی ہے بعض قرآن کو زیادہ حاصل کرنے والے ہیں اور بعض کم۔ اور جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے وہ سچا راستہ ہے جس پر آپ ﷺ قائم ہیں' آپ (ﷺ) اسے پکڑے ہوئے ہو یہاں تک کہ اس کے ذریعہ اللہ آپ کو بلند کر دے گا پھر آپ کے بعد ایک دوسرا صاحب اسے پکڑے گا وہ بھی اس کے ذریعے بلند ہو جائے گا۔ پھر اسے تیسرا صاحب پکڑے گا وہ بھی اس کے ذریعے بلند ہو جائے گا۔ پھر اسے چوتھا صاحب پکڑے گے تو وہ رسی کٹ جائے گی پھر ملا دی جائے گی پھر وہ بھی اس کے ذریعے بلند ہو جائے گا۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے بتایئے: کیا میں نے جو تعبیر کی ہے وہ غلط ہے یا صحیح؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ نے بعض حصہ کی تعبیر صحیح کی ہے اور بعض کی غلط۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اللہ کی قسم ڈالتا ہوں کہ میں نے تعبیر میں جو غلطی کی ہے آپ مجھے وہ غلطی ضرور بتا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم نہ کھاؤ۔

---

[1] صحیح بخاری(7046)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ حدیث میں محل شاہد:

نبی ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی غلطی کے معاملے میں انصاف سے کام لیا، نہ تو اسے کلی طور پر غلط کہا اور نہ ہی کلی طور پر صحیح قرار دیا؛ آپ ﷺ کا یہ فرمان: ((**أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا**))اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ ﷺ غلطی پر متنبہ کرنے کے معاملے میں انصاف سے کام لیتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

11۔استاد اور شاگرد کے درمیان سمعی تعلق ہو

سمعی تعلق کا فائدہ استاد اور شاگرد دونوں کو ہوتا ہے، استاد کو سنتے ہوئے تصحیح کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور شاگرد کے لیے استاد کی بتائی ہوئی معلومات کو حفظ اور پختہ کرنا آسان ہوتا ہے، سمعی تعلق کی صورت میں چند ایسے امور جو دوران سبق استاد اور شاگرد دونوں کے لیے مفید ثابت ہوتے ہیں۔

۱: الفاظ کی ادائیگی کا طریقہ کار (طريقةُ السَّرْدِ)۔

۲: گفتگو میں تسلسل۔

۱۔دوران سبق الفاظ کی ادائیگی کا طریقہ کار (طريقةُ السَّرْدِ):

طريقةُ السَّرْدِ:

یہ ایسا طریقہ ہے جس میں طلبہ کی آسانی کے لیے الفاظ کو درمیانی رفتار سے الگ الگ کر کے بولا جاتا ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ)). وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: ((أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو فُلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي ؟! وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ!)).[1]

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''نبی ﷺ ایسے حدیث بیان فرماتے کہ اگر اسے کوئی گننا چاہتا تو گن سکتا تھا'' اور سیدنا لیث رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے یونس رحمہ اللہ نے ابن شہاب رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: ''آپ ابوفلاں پہ تعجب نہیں کر رہے، وہ آئے اور میرے حجرہ کے ایک کونے میں بیٹھ کر مجھے سنانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرنے لگے، میں اس وقت نماز پڑھ رہی تھی، پھر وہ میری نماز ختم ہونے سے پہلے ہی اٹھ کر چلے گئے!؟ اگر وہ مجھے مل جاتے تو میں

[1] صحیح بخاری (3568)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی خبر لیتی اور انہیں بتاتی کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح احادیث یوں جلدی جلدی بیان نہیں کیا کرتے تھے۔''

۲: گفتگو میں تسلسل:

استاد کلاس میں کسی مسئلے پر گفتگو کر رہا ہو، باہر سے کوئی آدمی آئے اور کوئی سوال کر دے یا کلاس میں سے کوئی طالب علم کوئی اور سوال کر دے تو استاد اپنی سابقہ گفتگو کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھے جب فارغ ہو جائے تو پھر سائل کے سوال کا جواب دے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ، قَالَ:((أَيْنَ - أُرَاهُ - السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟))

قَالَ: هَا أَنَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ!،

قَالَ:((فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ))

قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟

قَالَ: ((إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک بار لوگوں میں بیٹھے ہوئے ان سے باتیں کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ اپنی گفتگو میں مصروف رہے حتی کہ بعض لوگ کہنے لگے آپ ﷺ نے دیہاتی کی بات سن لی لیکن پسند نہیں کی اور بعض کہنے لگے: نہیں، آپ نے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ جب آپ ﷺ اپنی باتیں پوری کر چکے (میرے خیال میں) آپ ﷺ نے یوں فرمایا:

وہ قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں گیا؟ اس (دیہاتی) نے کہا: میں یہاں موجود ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت قائم ہونے کا انتظار کر۔

اس نے کہا: امانت کو ضائع کرنے کا کیا مطلب؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جب (امور) نالائق لوگوں کو سونپ دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کر۔ [1]

---

[1] صحیح بخاری (59)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

12۔استاد اور شاگرد کے درمیان بصری تعلق ہو

ا۔بصری تعلق میں استمرار:

اگر دوران کلاس استاد اپنے شاگردوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو،تو اسے استاد اور شاگرد کے درمیان بصری تعلق کہتے ہیں۔اس سے استاد کا طلبہ پر کنٹرول مضبوط ہوتا ہے،استاد انہیں مسلسل دیکھ رہا ہوتا ہے۔وہ اپنی نظر تمام طلبہ پر رکھے تاکہ ہر طالب علم یہی سمجھے کہ خصوصا مجھے سمجھایا جا رہا ہے۔اگر کسی میں غفلت محسوس کرے تو اسے متنبہ کر دے اور اگر کوئی کھیل رہا ہو تو اس کی سرزنش کرے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ:((قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص آیا نبی کریم ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے فلاں! کیا تم نے (تحیۃ المسجد کی) نماز پڑھ لی۔اس نے کہا کہ نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھو۔[1]

نوٹ:..... یہ تو معلوم ہی ہے کہ نبی ﷺ کے منبر کی تین سیڑھیاں ہوتی تھیں،آپ ﷺ ان تین سیڑھیوں پہ چڑھ کر منبر پر کھڑے ہوتے بصری تعلق بدرجہ اتم قائم ہو جاتا،نبی ﷺ کا اس آدمی کی راہنمائی کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی نظر تمام حاضرین پر ہوتی تھی۔

۲۔باڈی لینگویج کا استعمال:

باڈی لینگویج ایک ایسا اسلوب ہے جو طلبہ کے لیے انتہائی مؤثر اور مفید ثابت ہوتا ہے،لیکن اس میں طلبہ کی کیفیات مختلف ہوتی ہیں،بعض تیز نظر سے دیکھنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن کا ذوق شوق استاد کی مسکراہٹ اور کشادہ روئی سے مزید بڑھ جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ، أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ، قَالُوا: إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ

---

[1] صحيح بخاری .(930)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: ((إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ أَنَا)).

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو کسی کام کا حکم دیتے تو وہ ایسا ہی کام ہوتا جس کے کرنے کی لوگوں میں طاقت ہوتی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ تو آپ جیسے نہیں ہیں؛ آپ کی اللہ نے اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف فرما دی ہیں۔ آپ غصے ہو گئے حتیٰ کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہونے لگا۔ پھر فرمایا: ''بے شک میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ اسے جانتا ہوں۔''[1]

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: ((اعْرِفْ وِكَاءَهَا، أَوْ قَالَ: وِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ))، قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، أَوْ قَالَ: احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ:((وَمَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ، فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا))، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ:((لَكَ، أَوْ لِأَخِيكَ، أَوْ لِلذِّئْبِ)).[2]

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول ﷺ سے گری پڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا بندھن یا فرمایا اس کا برتن اور تھیلی پہچان لے، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کراؤ پھر اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے سونپ دو۔'' اس نے پوچھا کہ گم شدہ اونٹ کیا حکم ہے؟ آپ کو اس قدر غصہ آ گیا کہ رخسار مبارک سرخ ہو گئے، یا راوی نے یہ کہا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے اونٹ سے کیا واسطہ؟! اس کے ساتھ خود اس کی مشک ہے اور اس کے سم (کھر) ہیں؛ وہ خود پانی پر پہنچے گا اور خود پی لے گا اور خود درخت چر لے گا؛ لہٰذا اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے۔ اس نے کہا کہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی، وگرنہ بھیڑیئے کی ہے۔''

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رضي الله عنها تَقُولُ:((دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ

---

[1] صحیح بخاری (20)۔

[2] صحیح بخاری (91)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجْهُهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ))۔

عبدالرحمن بن قاسم سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنا، وہ کہہ رہی تھیں: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے اپنے طاق پر موٹا سا کپڑے کا پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ جب آپ نے اس پردے کو دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا آپ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہوگیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے شدید عذاب کے مستحق وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کریں گے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم نے اس پردے کو کاٹ دیا اور اس سے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔[1]

عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا حَجَبَنِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلاَ رَآنِيْ إِلاَّ تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ،

سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب سے میں اسلام لایا رسول کریم ﷺ نے مجھے اپنے گھر میں داخل ہونے سے کبھی نہیں روکا اور جب بھی آپ ﷺ مجھے دیکھتے خوشی سے مسکرانے لگتے۔

وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ إِنِّيْ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِيْ صَدْرِيْ، وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا))۔[2]

ایک دفعہ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری پر اچھی طرح نہیں جم پاتا ہوں، تو آپ نے میرے سینے پر اپنا دست مبارک مارا اور دعا کی: ((اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا)) اے اللہ! اسے گھوڑے پر جما دے اور دوسروں کو سیدھا راستہ بتانے والا بنا دے اور خود اسے بھی سیدھے راستے پر قائم رکھ۔[3]

---

[1] صحیح مسلم (2107)۔

[2] صحیح بخاری (3035، 3036)۔

[3] المعلم الأوّل ﷺ، فؤاد الشهلوب (ص:77- 75)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

13۔ تعلیم میں عملی اسلوب (پریکٹیکل) اختیار کرنا

سکھاتے ہوئے پریکٹیکلی کر کے دکھانا، یہ ایک ایسا اسلوب ہے جس سے تمام معلومات طلبہ کے ذہنوں میں پختہ ہو جاتی ہیں۔

۱۔ استاذ پریکٹیکل کر کے دکھائے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ:((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلاَتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَلاَ يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ،ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ، فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا))۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا، جو آپ کو ناگوار گزرا اور یہ ناگواری آپ کے چہرے پر دکھائی دینے لگی۔ پھر آپ اٹھے اور خود اپنے ہاتھ سے اسے کھرچ ڈالا اور فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہوتا ہے، یا یوں فرمایا کہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی شخص قبلہ کی طرف نہ تھوکے، البتہ بائیں طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا، اس پر تھوکا پھر اس کو الٹ پلٹ کیا اور فرمایا: یا اس طرح کر لیا کرو۔ [1]

۲۔ طالب علم خود پریکٹیکل کرے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَصَلَّى، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ وَقَالَ:((ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:((ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))،ثَلاَثًا، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ

---

[1] صحیح بخاری (405)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِيْ، فَقَالَ:((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا))۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اس کے بعد ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی، پھر نبی کریم ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ واپس جاؤ اور پھر نماز پڑھو؛ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی، وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح نماز پڑھی اور پھر آ کر سلام کیا لیکن آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ واپس جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو؛ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی، اس طرح تین دفعہ ہوا، آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں اس سے اچھی نہیں پڑھ سکتا؛ اس لیے آپ مجھے خود ہی سکھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے تکبیر تحریمہ کہہ پھر آسانی سے جتنا قرآن تجھے یاد ہو اس کی تلاوت کرو۔ اس کے بعد رکوع کرو، جب اچھی طرح رکوع ہو جائے تو پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑا ہو جاؤ، اس کے بعد سجدہ کرو پورے اطمینان کے ساتھ، پھر سر اٹھاؤ اور اچھی طرح بیٹھ جاؤ، اسی طرح اپنی تمام نماز پوری کرو۔ [1]

[1] صحیح بخاری (757، 793، 6251، 6667)، صحیح مسلم (397)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

14۔علم کی طرف متوجہ کرنے کے لیے طالب علم کو تیار کرنا

الف: طلبہ کو علم کی طرف متوجہ کرنے کے بلا واسطہ طریقے

۱۔طلبہ کو خاموش کروانا:

طلبہ کو خاموش کروانا، یہ ایک ایسا اسلوب ہے جو سبق شروع کرنے سے پہلے اختیار کیا جاتا ہے؛ تاکہ طلبہ متوجہ ہو جائیں اور جو پڑھایا جانے والا ہے اس کی طرف مائل اور یکسو ہو جائیں۔

عَنْ جَرِيرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ فِيْ حَجَّةِ الوَدَاعِ: ((اسْتَنْصِتِ النَّاسَ، فَقَالَ:((لَاتَرْجِعُوا بَعْدِيْ كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ))۔

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حجۃ الوداع میں فرمایا کہ لوگوں کو خاموش کرواؤ پھر فرمایا: لوگو! میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگ جاؤ۔[1]

۲۔طلبہ کو آواز دے کر متوجہ کرنا:

طلبہ کو آواز دے کر متوجہ کرنا، یہ ایک ایسا اسلوب ہے جو سبق شروع کرنے سے پہلے یا دوران سبق اختیار کیا جاتا ہے؛ تاکہ طلبہ متوجہ ہو جائیں اور جو پڑھایا جانے والا ہے اس کی طرف مائل اور یکسو ہو جائیں۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لاَ أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلاَةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلاَنٌ، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًامِنْ يَوْمِئِذٍ، فَقَالَ:((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ، فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ))۔

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں شخص لمبی نماز پڑھاتے ہیں اس لیے میں نماز میں شریک نہیں ہو سکتا، تو میں نے نبی ﷺ کو وعظ کے دوران اس دن سے زیادہ غضب ناک کبھی نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم نفرت دلانے لگے ہو جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے ہلکی پڑھائے؛ کیونکہ ان میں بیمار، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے

---

[1] صحیح بخاری (121، 4405، 6869، 7080)، صحیح مسلم (65)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔"[1]

ب۔طلبہ کو علم کی طرف متوجہ کرنے والے بالواسطہ طریقے

ا۔طلبہ کو ترغیب دینا کہ وہ استاد کی بات سنیں:

طلبہ کو ترغیب دینا کہ وہ استاد کی بات سنیں، یہ بھی ایک ایسا اسلوب ہے جس سے طلبہ علم کی طرف متوجہ اور استاذ کی طرف مائل ہوتے ہیں، ترغیب ایک ایسا اسلوب ہے جو حکم، آڈر اور مار پیٹ سے کہیں زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذُوْا عَنِّيْ، خُذُوْا عَنِّيْ، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا: الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ))[2]

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو، اللہ نے ان کے لیے راہ نکال دی ہے: کنوارا کنواری سے (زنا کرے تو) سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور شادی شدہ سے (زنا کرے تو) سو کوڑے اور رجم ہے۔[3]

---

[1] صحیح بخاری (90)۔

[2] صحیح مسلم (1690)۔

[3] ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: ((فَلَمَّا خَطَبَهُمْ لِيُعَلِّمَهُمْ نَاسَبَ أَنْ يَّأْمُرَ هُمْ بِالْإِنْصَاتِ)) جب آپ ﷺ نے انہیں سکھانے کے لیے خطبہ دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے مناسب سمجھا کہ پہلے انہیں خاموش کروالیں تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ خاموش ہو جاؤ!۔فتح الباری (ج/217)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

15۔ واقعات کے ذریعے سمجھانا

۱:.....واقعات کے ذریعے سمجھانا، یہ ایک ایسا تربیتی اسلوب ہے جسے نفوس بہت پسند کرتے ہیں، سامعین کو متوجہ کرنے کے لیے اس میں بڑی عجیب تاثیر ہے، واقعات سے عبرت اور نصیحت کا طلبہ کی نفسیات پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔

۲:.....قرآن کریم میں بھی اس اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے، مثلاً: قوم نوح کا قصہ، عاد و ثمود کا قصہ، ابراہیم علیہ السلام کا قصہ، یوسف علیہ السلام کا قصہ وغیرہ۔

۳:..... احادیث میں بھی اس اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے، احادیث میں کئی قصص بیان کیے گئے ہیں، صرف بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کی آزمائش کا قصہ دیکھ لیں، مکمل قصہ یہ ہے:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى بَدَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا،فَقَالَ:أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ شَكَّ فِي ذَلِكَ إِنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا: الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ: الْبَقَرُ، فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الْأَقْرَعَ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ:الْبَقَرُ، قَالَ:فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا، وَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الْأَعْمَى، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: يَرُدُّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ، فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ، بَعِيرًا، أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ، فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا، فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِيْ، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ، فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ)).

عبد الرحمن بن ابی عمرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہیں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک برص والا، دوسرا اندھا اور تیسرا گنجا، اللہ تعالی نے ان کے امتحان کا ارادہ کیا، چنانچہ اللہ تعالی نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ پہلے برص (پھلبہری) والے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اچھا رنگ اور اچھی چمڑی کیونکہ مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہوگئی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہوگیا اور چمڑی بھی اچھی ہوگئی۔ فرشتے نے پوچھا: کس طرح کا مال تم زیادہ پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ اونٹ یا اس نے گائے کہی، اسحاق بن عبداللہ کو اس سلسلے میں شک تھا کہ برص والے اور گنجے دونوں میں سے ایک نے اونٹ کی خواہش کی تھی اور دوسرے نے گائے کی، چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالی تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ بال اور موجودہ عیب میرا ختم ہوجائے، کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا اور عمدہ بال آگئے۔ فرشتے نے پوچھا، کس طرح کا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ گائے! بیان کیا کہ فرشتے نے اسے حاملہ گائے دے دی اور کہا کہ اللہ تعالی تمہیں اس میں برکت دے گا۔ پھر اندھے کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالی مجھے آنکھوں کی روشنی دے دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالی نے اس کی بینائی اسے واپس دے دی۔ پھر پوچھا کہ کس طرح کا مال تم پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ بکریاں! فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دے۔ پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے، یہاں تک کہ برص والے کے اونٹوں سے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی وادی بھر گئی، گنجے کی گائے بیل سے اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی۔ پھر فرشتہ برص والے کے پاس اسی پہلی شکل وصورت میں آیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین وفقیر آدمی ہوں، سفر کا تمام سامان واسباب ختم ہو چکا ہے اور اللہ تعالی کے سوا اور کسی سے حاجت پوری ہونے کی امید نہیں، لیکن میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھا چمڑا اور مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر پورا کرسکوں۔ اس نے فرشتے سے کہا کہ میرے ذمہ حقوق زیادہ ہیں۔ فرشتے نے کہا: غالبا میں تمہیں پہچانتا ہوں، تمہیں برص کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کھاتے تھے؟ تم ایک فقیر اور قلاش تھے پھر تمہیں اللہ تعالی نے یہ چیزیں عطا کیں؟! اس نے کہا کہ یہ ساری دولت تو میرے باپ دادا سے چلی آرہی ہے۔ اس نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس اس کی پہلی حالت میں آیا اور اس سے بھی وہی درخواست کی اور اس نے بھی برص والے جیسا جواب دیا۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالی تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے، اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس اس کی پہلی حالت میں آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں، سفر کے تمام سامان ختم ہو چکے ہیں اور تم سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں بینائی واپس دی ہے، ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کے ضروریات پوری کرسکوں۔ اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالی نے مجھے اپنے فضل سے بینائی عطا فرمائی اور واقعی میں فقیر ومحتاج تھا اور اللہ تعالی نے مجھے مالدار بنایا، تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو، اللہ کی قسم! جب تم نے اللہ کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے جاؤ، میں تمہیں ہرگز نہیں روکوں گا۔ فرشتے نے کہا کہ تم اپنا مال اپنے پاس رکھو، یہ تو صرف امتحان تھا اور اللہ تعالی تم سے خوش ہو گیا ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا ہے۔[1]

۴:..... اللہ عزوجل قرآن میں جب کوئی واقعہ بیان کرتے ہیں تو اس سے تعلیم وتربیت اور اصلاح کے تمام وہ پہلو مقصود ہوتے ہیں جو تربیتی اسلوب میں ضروری ہیں، مثلا: روح کی تربیت، عقل کی تربیت، جسم کی تربیت۔ قرآن میں اسوہ حسنہ اور وعظ ونصیحت کے ذریعے تربیت کی گئی ہے، قرآن کریم تربیت واصلاح کی تمام جہات کا جامع سمندر ہے۔[2]

۵:..... قصہ بیان کرنے سے طلبہ متوجہ ہوجاتے ہیں، ان کا علمی ذوق بڑھ جاتا ہے، خصوصا ابتدائی مراحل کے طلبہ۔ ہم دیکھتے ہیں ایک غلط سٹوڈنٹ صرف قصے، کہانیوں کے واقعات پر نہیں رکتا بلکہ وہ قصے، کہانیوں کے افراد سے متأثر ہوتا ہے اور اس کی پسند ناپسند انہی سے منسلک ہوجاتی ہے اور وہ تمام امور کا تقابل اور موازنہ اسی حساب سے کرتا ہے۔[3]

---

[1] صحيح مسلم (5651)، صحيح بخاری(1240)۔

[2] الفكر التربوي عند الشيخ عبد الرحمن السعدي(ص:386)۔

[3] علم النفس التربوي في الإسلام(ص:294)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

16۔ضرب الامثال اور تشبیہات کے ذریعے سمجھانا

ضرب الامثال اور تشبیہات کے ذریعے سمجھانا، یہ ایک ایسا عمدہ تربیتی اسلوب ہے جو پیچیدہ افکار و معانی کو ذہن کے قریب کرنے میں، مشکل بات کی توضیح اور عقلی معانی کی تفہیم میں استاد کے لیے انتہائی مدد اور معاون ثابت ہوتا ہے۔اس اسلوب کا اصل انحصار استاد پر ہے کہ وہ معنوی چیز کو حسی چیز سے تشبیہ دینے میں کس قدر مہارت کا حامل ہے۔

قرآن وحدیث سے چند مثالیں

ا۔کلمہ طیبہ کی شجرہ طیبہ کے ساتھ تشبیہ:

﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴾

(ابراھیم(24)

''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے ایک پاکیزہ کلمہ کی مثال کیسے بیان فرمائی (کہ وہ) ایک پاکیزہ درخت کی طرح (ہے) جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی چوٹی آسمان میں ہے۔''

۲۔حسب حال حامل قرآن کی متعدد چیزوں کے ساتھ تشبیہ:

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ، رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، لاَ رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ))۔[1]

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو سنگترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن

[1] صحیح بخاری (5427)، صحیح مسلم(797)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھتا ہو ریحانہ جیسی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔''

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ))۔[1]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حافظ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے، وہ اس کی نگرانی رکھے گا تو وہ اسے روک سکے گا وگرنہ وہ رسی تڑوا کر بھاگ جائے گا۔''[2]

[1] صحیح بخاری (5031)، صحیح مسلم (789)۔

[2] علم النفس التربوي في الإسلام (ص:296، 297)۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

17۔ مکالمہ کے ذریعے قائل کرنا

کسی کو مکالمہ کے ذریعے سمجھانا اور قائل کرنا، یہ ایک سادہ، عقلی اور انتہائی آسان سا اسلوب ہے، اس میں سامع کو اسی کی ثقافت کی روشنی میں، اسے مکالمے میں شریک کرتے ہوئے، سمجھایا جاتا ہے؛ تاکہ مطلوبہ مقصد آسانی سے حاصل ہو جائے۔

حیاتِ طیبہ سے چند مثالیں

ا۔ نبی ﷺ نے زنا کی اجازت چاہنے والے کو مکالمے کے ذریعے سمجھایا:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: إِنَّ فَتًى شَابًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِيْ بِالزِّنَا، فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَزَجَرُوهُ وَقَالُوا: مَهْ. مَهْ.

سیدنا ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک نوجوان نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا:

اللہ کے رسول! مجھے زنا کی اجازت دے دیجیے، لوگ اس کی طرف لپکے اور اسے ڈانٹنے لگے اور کہنے لگے: رک جا، رک جا۔

فَقَالَ: ((ادْنُهْ))، فَدَنَا مِنْهُ قَرِيبًا ، قَالَ: فَجَلَسَ،

آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، وہ آپ کے قریب ہو گیا، فرمایا: اور بیٹھ گیا۔

قَالَ:((أَتُحِبُّهُ لِأُمِّكَ؟)) قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ، جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: ((وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأُمَّهَاتِهِمْ))،

آپ ﷺ نے اسے سمجھایا: کیا تم یہ کام اپنی ماں کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ پہ قربان جاؤں، اللہ کی قسم! نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی یہ اپنی ماؤں کے لیے پسند نہیں کرتے۔

قَالَ:((أَفَتُحِبُّهُ لِابْنَتِكَ؟)) قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ !جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: ((وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِبَنَاتِهِمْ))،

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ اپنی بیٹی کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ پہ قربان جاؤں، اللہ کی قسم! نہیں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی یہ اپنی بیٹیوں کے لیے پسند نہیں کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ:((أَفَتُحِبُّهُ لِأُخْتِكَ؟)) قَالَ: لَا،وَاللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: ((وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأَخَوَاتِهِمْ))

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ اپنی بہن کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ پہ قربان جاؤں، اللہ کی قسم! نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی یہ اپنی بہنوں کے لیے پسند نہیں کرتے۔

قَالَ:((أَفَتُحِبُّهُ لِعَمَّتِكَ؟)) قَالَ:لَا،وَاللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ، قَالَ:((وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِعَمَّاتِهِمْ))،

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ اپنی پھوپھو کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ پہ قربان جاؤں، اللہ کی قسم! نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی یہ اپنی پھوپھو کے لیے پسند نہیں کرتے۔

قَالَ:((أَفَتُحِبُّهُ لِخَالَتِكَ؟)) قَالَ:لَا، وَاللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ،قَالَ: ((وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِخَالَاتِهِمْ))،

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ اپنی خالہ کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ پہ قربان جاؤں، اللہ کی قسم! نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی یہ اپنی خالہ کے لیے پسند نہیں کرتے۔

قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ:((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهُ، وَحَصِّنْ فَرْجَهُ))،

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس پہ اپنا ہاتھ رکھا اور یہ دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهُ، وَحَصِّنْ فَرْجَهُ))

"اے اللہ! اس کے گناہ معاف فرما دے، اس کا دل پاک کر دے اور اس کی شرم گاہ کی حفاظت فرما۔"

قَالَ : فَلَمْ يَكُنْ بَعْدُ ذَلِكَ الْفَتَى يَلْتَفِتُ إِلَى شَيْءٍ.

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد وہ نوجوان برائی کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا۔[1]

محل شاہد:

اللہ آپ کی حفاظت فرمائے، دیکھیے!

سائل کے دل میں زنا کی کراہت بٹھانے کے لیے نبی ﷺ نے کیسا مکالمے کا خوبصورت اسلوب اختیار کیا، نہ کسی جزا کا ذکر کیا نہ سزا کا اور وہ وہاں پہنچ گیا جہاں آپ اسے لے جانا چاہتے تھے۔[2]

نبی ﷺ نے پہلے اسے اپنے قریب کیا تا کہ وہ اطمینان سے بات سن سکے پھر مکالمے کے انداز میں پرسکون ہو کر

---

[1] مسند احمد(22211)،صحیح۔

[2] المعلم الأوّل ﷺ فؤاد الشلهوب(ص:94)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے گفتگو کی پھر اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھ کر اس کے لیے دعا کی۔

۲۔ نبی ﷺ نے بوجہ رنگت اپنے بچے کا انکار کرنے والے کو مکالمے کے ذریعے سمجھایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنَّى ذَلِكَ؟ قَالَ: لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: ((فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ))[1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ہاں تو کالا کلوٹا بچہ پیدا ہوا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی اونٹ ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ان کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا: سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے اس پر فرمایا: پھر یہ کہاں سے آ گیا؟ انہوں نے کہا: ممکن ہے اپنی اوپر والی نسل میں کسی کے مشابہ ہو گیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح ممکن ہے تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی اوپر والی نسل میں کسی کے مشابہ ہو گیا ہو۔

دیکھیے! نبی ﷺ نے کس قدر انتہائی آسان عقلی اسلوب اختیار کیا ہے، ایسی مثال ذکر کی جسے اعرابی کے لیے سمجھنا انتہائی آسان تھا، اس کے اونٹوں کے متعلق سوال کیا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ آپ ﷺ اسے بچے کی رنگت کے مختلف ہونے کی حقیقت بیان کر دیتے، مگر آپ ﷺ نے اس اعرابی کی کم علمی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایسی مثال پیش کی جس سے اس کا اشکال ختم ہو گیا اور وہ مطمئن ہو گیا۔

۳۔ نبی ﷺ نے فتویٰ طلب کرنے والی عورت کو مکالمے کے ذریعے سمجھایا:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ:((نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً؟ اقْضُوْا اللّٰهَ، فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور

---

[1] صحیح بخاری (5305، 6847)، صحیح مسلم (1500)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، تو ان کی طرف سے حج کر؛ آپ کا کیا خیال ہے اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتی؟ لہٰذا اللہ کا قرض بھی ادا کرو؛ کیونکہ وہ ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔''[1][2]

محل شاہد:

نبی ﷺ نے جو اس خاتون سے سوال کیا:

((أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً؟))

''آپ کا کیا خیال ہے اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتی؟''

اس میں مکالمے کے ذریعے سمجھانے اور قائل کرنے کا طریقہ ہی ہے۔

[1] صحیح بخاری (1852، 7315)۔

[2] مزید فوائد کے لیے دیکھیے: طرائق تدریس التربیة الإسلامیة (ص:75)، أصول التربیة الإسلامیة (ص:175)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

18۔ گنتی کر کے سمجھانا

گنتی کر کے سمجھانا، یہ بھی طلبہ کے لیے ایک معاون تربیتی اسلوب ہے۔
جب استاد کسی موضوع کو مراحل، اقسام یا نکات میں تقسیم کر کے طلبہ کے سامنے پیش کرتا ہے تو طلبہ بڑی آسانی سے اس موضوع کو ذہن نشین کر لیتے ہیں۔

حیاتِ طیبہ سے چند مثالیں

ا۔ وہ تین کام جن سے ایمان کی مٹھاس ملتی ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ:

''تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں وہ پائی جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پا لیا۔

أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا،

(۱) جسے اللہ اور اس کے رسول سب سے زیادہ محبوب ہو جائیں۔

وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ،

(۲) جو کسی انسان سے محبت محض اللہ کی رضا کے لیے کرے۔

وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ)).

(۳) جو کفر میں واپسی کو ایسے ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔[1]

ا۔ وہ سات افراد جن کو عرش کا سایہ ملے گا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ،

---

[1] صحیح بخاری (16، 21، 6941)، صحیح مسلم (43)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِمَامٌ عَدْلٌ،
وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ،
وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ ،
وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ،
وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ ،
وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ ،
وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات قسم کے آدمیوں کو اللہ اپنا سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۱) عدل کرنے والا حکمران۔

(۲) وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں جوان ہوا۔

(۳) وہ شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہے۔

(۴) دو ایسے شخص جنہوں نے اللہ کی خاطر باہم محبت کی، وہ اسی پر جمع ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے۔

(۵) وہ شخص جسے خوبصورت اور عزت دار عورت نے دعوت دی مگر اس نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

(۶) وہ انسان جس نے صدقہ اس قدر چھپا کر کیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

(۷) وہ شخص جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرے اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ پڑیں۔''

۳۔ وہ پانچ غنی افراد جن کے لیے صدقہ جائز ہے:

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَاهَا الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ)) [2]

---

[1] صحیح بخاری (660، 1423، 6806)، صحیح مسلم (1031)۔

[2] سنن ابی داؤد (1635)، سنن ابن ماجه (1841)، صحیح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"پانچ صورتوں کے علاوہ کسی غنی کے لیے صدقہ حلال نہیں،

(۱) جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہو۔

(۲) جو صدقات وصول کرنے والا ہو (ملازم)۔

(۳) جو چٹی بھرنے والا ہو (ضامن)۔

(۴) جو اپنے مال سے صدقہ کی کوئی چیز خرید لے۔

(۵) غنی آدمی کے مسکین پڑوسی کو صدقہ دیا گیا اور اس نے وہ بطور تحفہ غنی کو دے دیا۔"

محل شاہد:

ان احادیث میں نبی ﷺ نے پہلے اعداد کو مجمل بیان کیا پھر ان کی تفصیل بیان کی۔

کسی بھی مضمون کی ترتیب و تفہیم اور تسلسل کے لیے اور سامعین کو متوجہ کرنے کے لیے یہ اسلوب انتہائی مفید ہے، اس سے مکمل مضمون تمام تر جزئیات سمیت سمجھ بھی آجاتا ہے اور اسی وقت یاد بھی ہو جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

19۔وضاحت کے مختلف وسائل استعمال کرنا

وضاحت کے مختلف وسائل استعمال کرنا، یہ ایک ایسا تربیتی اسلوب ہے جس سے سامعین کو بات بہت آسانی سے سمجھ آتی ہے، نبی کریم ﷺ نے بعض مسائل کو واضح کرنے کے مختلف وسائل استعمال کیے ہیں۔

حیاتِ طیبہ سے چند مثالیں

ا۔کبھی کوئی چیز پکڑ کر سمجھایا:

عَنْ عَلِيِّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِيْنِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ:

((إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي)).[1]

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی کریم ﷺ نے ریشم لیا اور اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑا اور سونا لیا اور اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا، پھر فرمایا: "دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔"

محل شاہد: اس حدیث میں محل شاہد یہ ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی بات کو واضح اور پختہ کرنے کے لیے اپنے دائیں ہاتھ میں سونا اور بائیں ہاتھ میں ریشم پکڑ کر سمجھایا کہ یہ دونوں میں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

۲۔کبھی پریکٹیکل کے ذریعے سمجھایا:

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ:أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ.[2]

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا۔ اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوایا اور اس پر ڈال دیا۔

---

[1] سنن ابی داؤد(4057،صحیح)۔

[2] صحیح بخاری (222)، صحیح مسلم(286)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محل شاہد: اس حدیث میں محل شاہد نبی ﷺ کا عمل ہے وہ اس طرح کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگوایا اور اس پر ڈال دیا اور اپنے صحابہ اور صحابیات کو پریکٹیکل کے ذریعے سمجھا دیا کہ اگر کسی پر شیر خوار بچہ پیشاب کر دے تو ایسے کرنا ہوگا۔

۳۔ کبھی نشانات اور لائنیں لگا کر سمجھایا:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ، وَقَالَ:((هَذَا الْإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ - أَوْ: قَدْ أَحَاطَ بِهِ - وَهَذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهَذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا وَ إِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا)).[1]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مربع (چورس) خط لگایا۔ پھر اس کے درمیان ایک خط کھینچا جو مربع کے درمیان میں تھا، اس کے بعد درمیان والے خط کے اس حصے میں جو مربع کے درمیان تھا چھوٹے چھوٹے بہت سے خط لگائے اور پھر فرمایا: ''یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کا) خط باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی امید ہے اور چھوٹے چھوٹے خط اس کی دنیاوی مشکلات ہیں، پس انسان جب ایک سے بچ نکلتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔۔''[2]

---

[1] صحیح بخاری (6417)۔

[2] علم النفس التربوي في الإسلام (ص:305- 303)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

20۔مختلف اشاروں کا استعمال

مختلف اشاروں کا استعمال، یہ ایک ایسا تربیتی اسلوب ہے جس سے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں، مثلا: کلام میں تاکید پیدا کرنا، معلومات میں پختگی پیدا کرنا، نظروں کو اپنی طرف متوجہ کرنا، سامعین کو اپنی طرف متوجہ کرنا۔ یاد رہے! زیادہ اشارے پریشانی کا باعث بنتے ہیں، اسی طرح دوران گفتگو اشارے بالکل ہی نہ کیے جائیں اس سے بھی اکتاہٹ ہو جاتی ہے۔

سیرتِ طیبہ سے چند مثالیں

۱۔انگوٹھے سے حلقہ بنا کر سمجھایا:

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ:((لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدْ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ)) وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا، قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟! قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ))۔[1]

ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن ان کے پاس رسول کریم ﷺ گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور فرمانے لگے: ''لا الہ الا اللہ! تباہی ہے عربوں کے لیے، اس برائی سے جو قریب آ چکی ہے، آج یاجوج وماجوج کی دیوار سے اتنا کھل گیا ہے'' اور آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور اس کی قریب والی انگلی کو ملا کر ایک حلقہ بنایا۔ اتنا سن کر ام المؤمنین سیدہ زینب بن جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تو کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے کہ ہم میں نیک صالح لوگ بھی زندہ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں جب بدکاری عام ہو جائے گی۔''

۲۔کئی مقامات پہ مختلف اشاروں کے ذریعے سمجھایا:

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ

[1] صحیح بخاری (3446،3598،7059،7135)، صحیح مسلم(2880)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یتیم کی پرورش کرنے والا، وہ اس کا اپنا (رشتہ دار) ہو یا غیر ہو، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' پھر امام مالک رحمہ اللہ نے انگشت شہادت اور درمیان انگلی (کو ملا کر اس) کے ساتھ اشارہ کیا۔ [1]

٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: ((فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا: ''اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اگر کوئی مسلمان بندہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور جو چیز بھی اللہ سے مانگے تو اللہ اسے وہ چیز ضرور دے دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے بتلایا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی سی ہے۔ [2]

محل شاہد:

اس میں جو نبی ﷺ نے اشارہ کر کے بتایا کہ وہ گھڑی تھوڑی سی ہے، اس سے مزید ترغیب مل رہی ہے کہ وہ قیمتی وقت تھوڑا سا ہے؛ لہٰذا اسے حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کیجیے۔

٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ

---

[1] صحیح مسلم (2983)۔

[2] صحیح بخاری (935، 6400)، صحیح مسلم (852)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعْتَصَمْتُمْ بِهِ، كِتَابُ اللّٰهِ، وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ: ((اللّٰهُمَّ، اشْهَدْ، اللّٰهُمَّ، اشْهَدْ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (خطبہ حجۃ الوداع میں) فرمایا: ''تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر (ایسے) حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں ہے اور زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے دونوں پیروں کے نیچے رکھ دی گئی اور جاہلیت کے سب خون رائیگاں ہیں اور پہلا خون جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور اس کو ہذیل نے قتل کر ڈالا اور اسی طرح زمانہ جاہلیت کا سود سب ختم اور سب سے پہلا سود ہم اپنا سود ختم کرتے ہیں، عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سود، وہ سب ختم اور تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اس لئے کہ ان کو تم نے اللہ تعالیٰ کی امان سے لیا ہے اور تم نے ان کی شرمگاہ کو اللہ کے کلمہ سے حلال کیا ہے۔ اور تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو پھر اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسا مارو کہ ان کو سخت چوٹ نہ لگے اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ ان کی روٹی اور کپڑا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہے اور میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے (وہ) اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تم سے میرے بارے میں سوال ہو گا تو پھر تم کیا کہو گے؟ ان سب نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور رسالت کا حق ادا کر دیا اور امت کی خیر خواہی کی۔ پھر آپ ﷺ اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھاتے اور لوگوں کی طرف جھکاتے اور فرماتے: ''اے اللہ! گواہ ہو جا، اے اللہ! گواہ ہو جا، اے اللہ! گواہ ہو جا۔ تین بار (یہی فرمایا اور یونہی اشارہ کیا)۔ [1]

محل شاہد:

اس حدیث کے آخر میں ہے:

((فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ: يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ))

''پھر آپ ﷺ اپنی شہادت والی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے اور لوگوں کی طرف جھکاتے۔''

اس انداز سے آپ ﷺ لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہ رہے تھے کہ جو تم نے ایک عظیم کام پر گواہی دے

---

[1] صحیح مسلم (1218)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دی ہے کہ میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے، اب تم اس گواہی کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو؛ کہیں بھول نہ جانا۔

((يَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ)) کا معنی ہے: اوپر سے نیچے لاتے اور لوگوں کی طرف اشارہ کرتے۔

٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ -وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ- وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ ، وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے: پیشانی پر- اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا- اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر، اور نہ ہم کپڑے سمیٹیں نہ بال۔''[1]

محل شاہد:

اس حدیث میں محل شاہد یہ ہے کہ نبی ﷺ نے (أنف) کا لفظ بولا نہیں بلکہ اس کی طرف اشارے پر اکتفا کیا تا کہ اختصار کا فائدہ حاصل ہو۔[2]

[1] صحیح بخاری (812)، صحیح مسلم (490)۔

[2] المعلّم الأوّل ﷺ، فؤاد الشهلوب (ص:108)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحادی والعشرون:

طلبہ کے باہمی فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا

طلبہ کے باہمی فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا، یہ ایک ایسا اسلوب ہے جو طلبہ کی سمجھ بوجھ کے مطابق برتاؤ کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس کی کئی صورتیں ہیں:

مثلاً: جنسی فرق، جسمانی فرق، عقلی فرق، لغوی فرق، اجتماعی فرق، اخلاقی فرق، ارادی فرق۔

۱۔ جنسی فرق:

مذکر اور مؤنث کی صلاحیتیں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ﴾ (آل عمران: 36)

''اور لڑکا اس لڑکی جیسا نہیں۔''

۲۔ جسمانی فرق:

بعض کے جسم میں فرق ہوتا ہے، بعض کی رنگت میں فرق ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ﴾ (فاطر: 28)

''اور کچھ لوگوں اور جانوروں اور چوپاؤں میں سے بھی ہیں جن کے رنگ اسی طرح مختلف ہیں۔''

اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٧﴾﴾ (البقرة (247)

''اور ان سے ان کے نبی نے کہا بے شک اللہ نے تمھارے لیے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے۔ انھوں نے کہا اس کی حکومت ہم پر کیسے ہوسکتی ہے، جبکہ ہم حکومت کے اس سے زیادہ حق دار ہیں اور اسے مال کی کوئی وسعت بھی نہیں دی گئی؟ فرمایا بے شک اللہ نے اسے تم پر چن لیا ہے اور اسے علم اور جسم میں زیادہ فراخی عطا فرمائی ہے اور اللہ اپنی حکومت جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''[1]

---

[1] علم النفس التربوي في الإسلام (ص: 110-105)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ، فَلْيُخَفِّفْ ؛ فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں، اور جب اکیلا پڑھے تو جس قدر چاہے لمبی کرے۔'' (صحیح بخاری (703)

۳۔ عقلی فرق:

(۱) اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾

(البقرة: 269)

''دانائی عطا کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور جسے دانائی عطا کی جائے تو بلاشبہ اسے بہت زیادہ بھلائی دے دی گئی اور نصیحت قبول نہیں کرتے مگر جو عقلوں والے ہیں۔''

(۲) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ، إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً))

''تم کسی قوم کے سامنے ایسی حدیث بیان نہیں کرتے جس تک ان کی عقلیں نہیں پہنچ پاتیں مگر وہ ان میں سے بعض کے لیے فتنہ بن جاتی ہے۔'' (صحیح مسلم (5)

(۳) نبی ﷺ نے لوگوں سے ایسی بات کرنے سے منع کیا ہے جسے وہ سمجھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَحْنُ -مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ- أُمِرْنَا أَنْ نُنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ، وَنُكَلِّمَهُمْ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ))

ہم -انبیاء کی جماعت- کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں کو ان کے مقام پہ رکھیں، اور ان سے ان کی عقل کے مطابق بات کریں۔ [1]

(٤) عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ

---

[1] رواہ الدیلمی بسند ضعیف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي الْكَعْبَةِ؟ قُلْتُ: قَالَتْ لِيْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ لَوْلاَ قَوْمُكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ - قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ - بِكُفْرٍ، لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ: بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابٌ يَخْرُجُوْنَ)) ؛ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

سیدنا اسود رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آہستہ آہستہ تم سے بہت سی باتیں کر رہی تھیں تو کیا تمہیں کعبہ کے متعلق بھی کچھ بیان کیا، میں نے کہا: انہوں نے مجھے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''اے عائشہ! اگر تیری قوم قریب نہ ہوتی (ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا، یعنی: زمانہ کفر کے) تو میں کعبہ کو گرا دیتا اور اس کے دو دروازے بنا دیتا، ایک لوگوں کے داخل ہونے کے لیے اور دوسرا نکلنے کے لیے۔'' تو یہ کام ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کر دیا۔ [1]

محل شاہد:

اس حدیث میں محل شاہد یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عظیم کام صرف اس ڈر کی وجہ سے چھوڑ دیا کہ لوگوں کو اس کی حقیقت سمجھ نہیں آئے گی۔

(۵) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ، أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ؟!))

''لوگوں سے وہ بات کرو جسے وہ سمجھ سکیں؛ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا جائے؟!!'' [2]

۴۔ لغوی فرق:

لغت، یعنی: زبان میں فرق، اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝﴾

(الروم: 22)

''اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا اور تمھاری زبانوں اور تمھارے رنگوں کا الگ الگ ہونا ہے۔ بے شک اس میں جاننے والوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔''

۵۔ اجتماعی فرق:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری (126)۔

[2] صحیح بخاری (127)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾﴾ (الزخرف: 32)

''کیا وہ تیرے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے خود ان کے درمیان ان کی معیشت دنیا کی زندگی میں تقسیم کی اور ان میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں بلند کیا، تاکہ ان کا بعض، بعض کو تابع بنالے اور تیرے رب کی رحمت ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔''

۶۔ اخلاقی فرق:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِن تَأْمَنْهُ بِقِنطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ ۖ وَمِنْهُم مَّنْ إِن تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَّا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ ۖ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾﴾ (آل عمران: 75)

''اور اہل کتاب میں سے بعض وہ ہے کہ اگر تو اس کے پاس ایک خزانہ امانت رکھ دے وہ اسے تیری طرف ادا کر دے گا اور ان میں سے بعض وہ ہے کہ اگر تو اس کے پاس ایک دینار امانت رکھے وہ اسے تیری طرف ادا نہیں کرے گا مگر جب تک تو اس کے اوپر کھڑا رہے، یہ اس لیے کہ انھوں نے کہا ہم پر اَن پڑھوں کے بارے میں کوئی راستہ نہیں اور وہ اللہ پر جھوٹ کہتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں۔''

۷۔ ارادی فرق:

نیت اور ارادے میں فرق، اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴿٤﴾﴾

''بے شک تمھاری کوشش یقیناً مختلف ہے۔''[1][2]

---

[1] سورۃ اللیل: 4۔

[2] علم النفس التربوي في الإسلام (ص: 108-105)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الثانی والعشرون:

وہبی صلاحیتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا

اَلْمَوْهِبَة (وہبی صلاحیت) کی تعریف:

۱۔ پہلا قول: کسی فن میں اللہ کی طرف سے عطا کردہ فطری صلاحیت۔

۲۔ دوسرا قول: یہ ایک ایسی قدرت ہوتی ہے جو انسان کو غور وفکر کر کے نتیجہ نکالنے میں مدد دیتی ہے۔

وہبی صلاحیتیں ہر میدان کی مختلف ہوتی ہیں۔

وہبی صلاحیت بنیادی طور پر اللہ کی نعمت اور اس کا خاص فضل وکرم ہی ہوتا ہے، مگر تعلیم وتدریب اور عمدہ ماحول سے اس میں پختگی، کمال اور چمک پیدا ہوتی ہے۔

موھوب انسان وہ ہے جسے اللہ نے عقلی، بدنی یا نفسی بلند صلاحیت عطا کی اور وہ اس صلاحیت کے ذریعے امت کے کسی مفید میدان کا ماہر بن گیا ہو۔[1]

نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وہبی صلاحیتوں کو نمایاں کرتے تھے۔

حیات طیبہ سے چند مثالیں

۱۔ ابوبکر، عمر، عثمان، اُبی، زید، معاذ اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم کی صلاحیتیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سب سے زیادہ میری امت پر رحم کرنے والے ابوبکر ہیں اور اللہ کے معاملے میں سب سے زیادہ مضبوط عمر ہیں اور سب سے زیادہ سچی حیا والے عثمان ہیں اور اللہ کی کتاب کے سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں اور فرائض کے سب

---

[1] رعاية الموهوبين في الإسلام، رأفت محمد الجديبي (ص:16)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بڑے عالم زید بن ثابت ہیں اور حلال وحرام کے سب سے بڑے عالم معاذ بن جبل ہیں اور سنو! ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں (رضی اللہ عنہم)۔"[1]

۲۔ابن عباس رضی اللہ عنہ کا میدان:

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ:((اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الكِتَابَ)).[2]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (سینے سے) لگا لیا اور دعا دیتے ہوئے فرمایا:"اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الكِتَابَ: اے اللہ! اسے کتاب کا علم عطا فرما۔"

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلاَءَ، فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا، قَالَ:((مَنْ وَضَعَ هَذَا ؟)) فَأُخْبِرَ، فَقَالَ:((اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ)).[3]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے داخل ہوئے، میں نے آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کس نے رکھا ہے؟ آپ ﷺ کو بتلایا گیا تو آپ نے دعا دی:" اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ :اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔"

۳:ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خوبی:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"ہر امت میں امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں (رضی اللہ عنہم)۔"[4]

۴۔قراء صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خُذُوا القُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَبَدَأَ بِهِ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي

---

[1] جامع ترمذی (3791،صحیح)۔

[2] صحیح بخاری (75)۔

[3] صحیح بخاری (143)،صحیح مسلم (2477)۔

[4] صحیح بخاری (3744)،صحیح مسلم (2419)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''قرآن چار آدمیوں سے سیکھو، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، آپ ﷺ نے انہی کے نام سے ابتداء کی، اور ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم سے، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے۔''

صحیح بخاری (3808)، صحیح مسلم(2464)

۵۔اہل یمن کی خوبیاں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل یمن آئے ہیں، یہ لوگ بہت زیادہ نرم دل ہیں ایمان یمنی ہے، فقہ یمنی ہے اور دانائی (بھی) یمنی ہے۔''[1]

اس حدیث میں سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے اور اہل یمن کے علماء میں سے جو بھی ان کے طریقہ پہ چلے، مثلاً: ابوموسیٰ الخولانی، اویس قرنی، طاووس، وھب بن منبہ وغیرہ، یہ سب علماء ربانیین تھے۔[2]

---

[1] صحیح بخاری(4388)، صحیح مسلم(52)۔

[2] جامع العلوم والحکم(1/95)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الثالث والعشرون:

وہبی صلاحیتوں کو بھانپنے کے طریقے

وہبی صلاحیتوں کو جاننے اور بھانپنے کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں، حیات طیبہ سے چند طریقے پیش خدمت ہیں۔

حیات طیبہ سے چند مثالیں

ا۔ کسی کی چھوٹی عمر میں ہی اس کی وہبی صلاحیت کو بھانپ لینا:

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابھی دس سال کے ہی تھے مسلمان ہو گئے، نبی ﷺ ان کی خوب دیکھ بھال کرتے، بڑے ہوئے تو بہادر ثابت ہوئے، وقت ہجرت انہیں اپنے بستر پہ سلایا، انہیں خصوصی قرب حاصل ہوا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ان سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی، وہ ایک بہادر جنگجو اور جرنیل تھے، غزوہ خیبر میں ان کا کردار کیا تھا وہ اس روایت میں بیان ہوا ہے:

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((حَاصَرْنَا خَيْبَرَ فَأَخَذَ اللِّوَاءَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَانْصَرَفَ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهُ مِنَ الْغَدِ عُمَرُ رضی اللہ عنہ، فَخَرَجَ فَرَجَعَ، وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ، وَأَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَجَهْدٌ،فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي دَافِعٌ اللِّوَاءَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَيُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَا يَرْجِعُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ))، فَبِتْنَا طَيِّبَةً أَنْفُسُنَا أَنَّ الْفَتْحَ غَدًا، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَدَعَا بِاللِّوَاءِ وَالنَّاسُ عَلَى مَصَافِّهِمْ، فَدَعَا عَلِيًّا رضی اللہ عنہ وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ اللِّوَاءَ وَفُتِحَ لَهُ)) قَالَ بُرَيْدَةُ رضی اللہ عنہ: وَأَنَا فِيمَنْ تَطَاوَلَ لَهَا۔[1]

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ''ہم نے خیبر کا محاصرہ کر لیا اور جھنڈا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تھاما وہ پلٹ آئے فتح نہ ہوئی، پھر اگلے دن جھنڈا عمر رضی اللہ عنہ نے تھاما وہ نکلے اور پلٹ آئے مگر فتح نہ ہوئی اس دن لوگوں کو بڑی مشقت اور دشواری کا سامنا کرنا پڑا؛ چنانچہ رسول اللہ نے ﷺ اعلان کیا کہ ''کل میں جھنڈا اس کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو گا اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہوں

[1] مسند احمد (22993، صحیح)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے۔'' ہم نے خوشی خوشی رات گزاری کہ کل ضرور فتح ہوگی۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی پھر کھڑے ہوئے اور جھنڈا منگوایا، لوگ اپنی صفوں میں ہی تھے، آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو آواز دی، ان کی آنکھیں خراب تھیں، آپ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں اپنا لعاب ڈالا اور جھنڈا انہیں دے دیا، ان کے ہاتھ پہ فتح ہوئی۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری بھی خواہش تھی کی جھنڈا مجھے ملے۔

۲۔ فہم وفراست سے کسی کی وہبی صلاحیت کو بھانپ لینا:

اَلْفِرَاسَةُ: إِدْرَاكُ الْأَشْيَاءِ بِقُوَّةِ الذَّكَاءِ وَ وَفْرَةِ الْفِطْنَةِ۔

''قوی اور وافر ذہانت وفطانت کے ذریعے چیزوں کی حقیقت کو بھانپ لینا، فراست کہلاتا ہے۔''

نبی ﷺ فہم وفراست کے ذریعے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے وہبی صلاحیتوں کے حامل افراد کو پہچان لیا کرتے تھے، مثلا: ام المؤمنین سیدہ عائشہ کی بہن اسماء بنت ابی بکر کے ہاں عبد اللہ بن زبیر بن عوام کی پیدائش ہوتی ہے، آپ ﷺ اس میں چھپی صلاحیتوں کو بھانپ لیتے ہیں، یہ روایت ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَالَا: ((خَرَجَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما حِينَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما، فَقَدِمَتْ قُبَاءً، فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نُفِسَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهُ، فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا، فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَجِدَهَا، فَمَضَغَهَا، ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ، فَإِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَتْ أَسْمَاءُ: ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ، ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ بِذَلِكَ الزُّبَيْرُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ، ثُمَّ بَايَعَهُ)).

سیدنا عروہ بن زبیر اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا جب ہجرت کی نیت سے نکلیں، ان کے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے، جب وہ قباء میں آ کر اتریں تو وہاں سیدنا عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے۔ پھر ولادت کے بعد انہیں لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں تا کہ آپ ﷺ اس کو گھٹی دیں، پس آپ ﷺ نے انہیں سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے لے لیا اور اپنی گود میں بٹھایا، پھر ایک کھجور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منگوائی۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم ایک گھڑی کھجور ڈھونڈتے رہے، پھر آپ ﷺ نے کھجور کو چبایا، پھر اسے اس کے منہ میں ڈال دیا۔ پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں پہنچی وہ رسول اللہ ﷺ کا تھوک تھا۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا کی اور ان کا نام عبداللہ رکھا۔ پھر جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے اشارے پر وہ نبی کریم ﷺ سے بیعت کے لئے آئے۔ جب نبی کریم ﷺ نے ان کو آتے دیکھا تو تبسم فرمایا۔ پھر ان سے بیعت کی۔ (صحیح مسلم (2146)۔

۳۔ وراثت (یعنی: آباء واجداد) کو دیکھ کر وہبی صلاحیت کو بھانپ لینا:

وراثت وہبی صلاحیت کو جاننے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، ذہانت وفطانت جیسی کئی شخصی خوبیاں نسل در نسل منتقل ہوتی ہیں، بطور مثال یہ روایت دیکھیں:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ، وَانْكِحُوا الْأَكْفَاءَ، وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِمْ))

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حصولِ اولاد کے لیے (اچھی عورتیں) منتخب کرو، اور ہم رتبہ لوگوں سے رشتے لو اور دو۔''[1]

۴۔ سوالات کے ذریعے وہبی صلاحیت کی پہچان کرنا:

سوالات بھی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے وہبی صلاحیت کو معلوم کیا جا سکتا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وہبی صلاحیت اور فہم وفراست کو پرکھنے کے لیے بھی نبی ﷺ سوالات کیا کرتے تھے۔[2]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، فَحَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِي، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((هِيَ النَّخْلَةُ))۔[3]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ اس کے

---

[1] سنن ابن ماجه (1968)، صحيح۔

[2] رعاية الموهوبين في الإسلام (ص:60-54)۔

[3] صحيح بخاری (61)، صحيح مسلم (2811)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کی مثال اسی درخت کی سی ہے۔ بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ یہ سن کر لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف دوڑا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ مگر میں شرم سے نہ بولا۔ آخر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے پوچھا کہ وہ کون سا درخت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

کتاب وسنت میں وہبی صلاحیت کا لحاظ رکھا گیا ہے

کتاب وسنت میں کئی مقامات پہ وہبی صلاحیتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے، چند ایک ملاحظہ فرمائیں:

ا۔ عمدہ صفات والوں کی تعریف اور قدر کرنا:

(الف) موسیٰ علیہ السلام کی قوت و امانت کی تعریف اور قدر دانی۔

شعیب علیہ السلام کی دو بیٹیوں میں سے ایک بیٹی موسیٰ علیہ السلام کی تعریف کرتی ہے:

﴿قَالَتْ إِحْدٰىهُمَا يٰٓأَبَتِ اسْتَـْٔجِرْهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَـْٔجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ۝﴾ [القصص:26]

''دونوں میں سے ایک نے کہا: اے میرے باپ! اسے اجرت پر رکھ لے، کیونکہ سب سے بہتر شخص جسے تو اجرت پر رکھے طاقتور، امانت دار ہی ہے۔''

اس آیت کی تفسیر میں امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

پہلے بیٹی نے باپ سے کہا: موسیٰ کو مزدور رکھ لو، پھر اس کی وجہ بیان کی کہ ﴿إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَـْٔجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ﴾ یہ مزدور رکھنے کے قابل ہے؛ کیونکہ اس میں مزدوری کی دونوں صلاحیتیں (قوت و امانت) بدرجہ اتم موجود ہیں۔ [1]

(ب) قوی مومن کی تعریف۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاقت ور مومن اللہ کے نزدیک کمزور مومن کی نسبت بہتر اور زیادہ محبوب ہے، جبکہ خیر دونوں میں ہے۔'' [2]

---

[1] فتح القدير للعلامة الشوكاني (4/241)۔

[2] صحيح مسلم (2664)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ بڑی بڑی ذمہ داریاں صاحب صلاحیت کے سپرد کرنا:

الف:

موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو فصاحت لسانی اور قوت بیانی کی وجہ سے اپنا وزیر منتخب کیا، فرمایا:

﴿وَ اَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْٓ ۫ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴾

(القصص: 34)

''اور میرا بھائی ہارون، وہ زبان میں مجھ سے زیادہ فصیح ہے، تو اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج کہ میری تصدیق کرے، بے شک میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔''

ب:

بنی اسرائیل پر طالوت علیہ السلام کا انتخاب بھی علم وقوت کی وجہ سے ہوا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَیْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴾ [البقرة:247]

''اور ان سے ان کے نبی نے کہا بے شک اللہ نے تمھارے لیے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے۔ انھوں نے کہا اس کی حکومت ہم پر کیسے ہوسکتی ہے، جبکہ ہم حکومت کے اس سے زیادہ حق دار ہیں اور اسے مال کی کوئی وسعت بھی نہیں دی گئی؟ فرمایا بے شک اللہ نے اسے تم پر چن لیا ہے اور اسے علم اور جسم میں زیادہ فراخی عطا فرمائی ہے اور اللہ اپنی حکومت جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

ج:

عزیز مصر کا یوسف علیہ السلام کا انتخاب اور اسے حکومت میں شریک کرنا بھی یوسف علیہ السلام کے علم وفضل، عمدہ اخلاق اور علم التعبیر جیسی وہبی صلاحیتوں کی وجہ سے ہی تھا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴾

(یوسف: 54)

''اور بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ کہ میں اسے اپنے لیے خاص کرلوں، پھر جب اس نے اس سے بات کی تو کہا بلاشبہ تو آج ہمارے ہاں صاحب اقتدار، امانتدار ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔صاحب صلاحیت کو توجہ دینا اور اس کی صلاحیتوں کو مزید نکھارنا:

صاحب صلاحیت کو توجہ دینا اور اس کی صلاحیتوں کو مزید نکھارنا تا کہ وہ سیادت و قیادت کے لائق ہو جائے، جیسے: موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام کی طرف سفر کے لیے بطور ہمراہی اپنے جوان یوشع بن نون علیہ السلام کا انتخاب کیا؛ تا کہ اس کی مہارت و استعداد میں مزید اضافہ ہو۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝﴾ [الكهف: 60]

''اور جب موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا میں نہیں ہٹوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے ملنے کے مقام پر پہنچ جاؤں، یا مدتوں چلتا رہوں۔''

اس توجہ اور اہتمام کا ہی ثمر تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد یہی نوجوان ہی بنی اسرائیل کا معتبر عالم تھا۔

۴۔آدمی کی صلاحیتوں کو بڑھانا، اس سے قبل کہ وہ کسی اور کے ہتھے چڑھ جائے:

کسی آدمی میں وہبی صلاحیتیں ہوں تو انہیں بڑھانا اور اسے بڑھانے کا مشورہ دینا، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ آدمی کسی اور کے ہتھے چڑھ جائے اور وہ اس کی ان صلاحیتوں کو کسی اور کام میں لگا دے۔

اس کی ایک مثال: اصحاب الاخدود کا واقعہ ہے، راہب نے بچے میں وہبی صلاحیتوں کو بڑھایا، پالش کیا اور اسے کاہن کے فاسد علم سے بچا لیا۔[1]

اصحاب الاخدود کا مکمل واقعہ

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ (وَالْهَمْسُ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ: تَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ، كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ) فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ، قَالَ: ((إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أُعْجِبَ بِأُمَّتِهِ، فَقَالَ: مَنْ يَقُومُ لِهَؤُلَاءِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ خَيِّرْهُمْ بَيْنَ أَنْ أَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ أَنْ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ، فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ، فَسَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ، فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا))، قَالَ: وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ الْآخَرِ، قَالَ: ((كَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ، وَكَانَ لِذَلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْهَنُ لَهُ، فَقَالَ

[1] تربية الموهوب في رعاية الإسلام محمد حامد ناصر،خولة درويش(ص:11)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْكَاهِنُ : انْظُرُوا لِي غُلَامًا فَهِمًا -أَوْ قَالَ: فَطِنًا لَقِنًا¾ فَأُعَلِّمَهُ عِلْمِيْ هَذَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هَذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُونَ فِيكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ، قَالَ: فَنَظَرُوْا لَهُ عَلَى مَا وَصَفَ، فَأَمَرُوهُ أَنْ يَحْضُرَ ذَلِكَ الْكَاهِنَ وَأَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ، وَكَانَ عَلَى طَرِيقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَةٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: أَحْسِبُ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوا يَوْمَئِذٍ مُسْلِمِينَ، قَالَ: فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْأَلُ ذَلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَخْبَرَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا أَعْبُدُ اللّٰهَ، قَالَ: فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُبْطِءُ عَنْ الْكَاهِنِ، فَأَرْسَلَ الْكَاهِنُ إِلَى أَهْلِ الْغُلَامِ إِنَّهُ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِيْ، فَأَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْ: عِنْدَ أَهْلِي، وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَ الْكَاهِنِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَثِيرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ أَسَدًا، قَالَ: فَأَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَأَسْأَلُكَ أَنْ أَقْتُلَهَا، قَالَ: ثُمَّ رَمَى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ، فَقَالَ النَّاسُ: مَنْ قَتَلَهَا؟! قَالُوا: الْغُلَامُ ، فَفَزِعَ النَّاسُ، وَقَالُوا: لَقَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ أَحَدٌ، قَالَ: فَسَمِعَ بِهِ أَعْمَى فَقَالَ لَهُ: إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ بَصَرِي فَلَكَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ لَهُ: لَا أُرِيدُ مِنْكَ هَذَا وَلَكِنْ أَرَأَيْتَ إِنْ رَجَعَ إِلَيْكَ بَصَرُكَ أَتُؤْمِنُ بِالَّذِي رَدَّهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهُ فَآمَنَ الْأَعْمَى، فَبَلَغَ الْمَلِكَ أَمْرُهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ، فَأُتِيَ بِهِمْ، فَقَالَ: لَأَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا أَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ، فَأَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِيْ كَانَ أَعْمَى، فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلَى مَفْرِقِ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ، وَقَتَلَ الْآخَرَ بِقِتْلَةٍ أُخْرَى، ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُلَامِ، فَقَالَ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا، فَأَلْقُوهُ مِنْ رَأْسِهِ، فَانْطَلَقُوا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ، فَلَمَّا انْتَهَوْا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادُوْا أَنْ يُلْقُوهُ مِنْهُ جَعَلُوا يَتَهَافَتُونَ مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدَّوْنَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا الْغُلَامُ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقُوْا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ، فَيُلْقُوْنَهُ فِيْهِ فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَى الْبَحْرِ، فَغَرَّقَ اللّٰهُ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ وَأَنْجَاهُ، فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ: إِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِيْ حَتَّى تَصْلُبَنِيْ وَتَرْمِيَنِيْ وَتَقُولَ إِذَا رَمَيْتَنِيْ:"بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هَذَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْغُلَامِ"، قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ:"بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ"، قَالَ: فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى صُدْغِهِ حِيْنَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ، فَقَالَ أُنَاسٌ: لَقَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهُ أَحَدٌ فَإِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هَذَا الْغُلَامِ، قَالَ: فَقِيلَ لِلْمَلِكِ: أَجَزِعْتَ أَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةٌ فَهَذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوكَ، قَالَ: فَخَدَّ أُخْدُودًا، ثُمَّ أَلْقَى فِيهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ، ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ: مَنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ تَرَكْنَاهُ، وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ أَلْقَيْنَاهُ فِي هَذِهِ النَّارِ، فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِيْ تِلْكَ الْأُخْدُودِ، قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ:((قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ -النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ))حَتَّى بَلَغَ ((الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ)) قَالَ: فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ، فَيُذْكَرُ: أَنَّهُ أُخْرِجَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ وَأُصْبُعُهُ عَلَى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِينَ قُتِلَ)).

سیدنا صہیب ﷺ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب عصر پڑھتے تھے، تو ''تمس'' (سرگوشی) کرتے۔ (تمس: بعض لوگوں کے کہنے کے مطابق اپنے دونوں ہونٹوں کو اس طرح حرکت دینا ہے گویا کہ وہ باتیں کر رہا ہے) آپ سے پوچھ ہی لیا گیا: اللہ کے رسول! جب آپ عصر کی نماز پڑھتے ہیں تو آپ دھیرے دھیرے اپنے ہونٹ ہلاتے ہیں (کیا پڑھتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبیوں میں سے ایک نبی تھے، وہ اپنی امت کی کثرت دیکھ کر بہت خوش ہوئے، اور کہنے لگے: ان کے مقابلے میں کون کھڑا ہو سکتا ہے؟! اللہ نے اس نبی کی طرف وحی کی کہ تم اپنی قوم کے لیے دو باتوں میں سے کوئی ایک بات پسند کر لو، یا تو میں ان سے انتقام لوں یا میں ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دوں، تو انہوں نے انتقام کو پسند کیا، نتیجۃً اللہ نے ان پر موت مسلط کر دی، چنانچہ ایک دن میں ستر ہزار مر گئے۔'' سیدنا صہیب ﷺ کہتے ہیں: جب آپ نے یہ حدیث بیان کی تو اس کے ساتھ آپ ﷺ نے ایک اور حدیث بھی بیان فرمائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بادشاہ تھا اس بادشاہ کا ایک کاہن تھا، وہ اپنے بادشاہ کو خبریں بتاتا تھا، اس کاہن نے بادشاہ سے کہا: میرے لیے ایک ہوشیار لڑکا ڈھونڈ دو۔ راوی کو یہاں شک ہے کہ'' **غلاماً فهما**'' کہا یا'' **فطنا لقنا**'' کہا (معنی تقریباً دونوں الفاظ کا ایک ہی ہے: ذہین فطین لڑکا)۔ میں اسے اپنا یہ علم سکھا دوں، کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں مر گیا تو تمہارے پاس سے یہ علم ختم ہو جائے گا اور تم میں کوئی نہ رہ جائے گا جو اس علم سے واقف ہو، آپ ﷺ فرماتے ہیں: اس نے جن صفات وخصوصیات کا حامل لڑکا بتایا تھا لوگوں نے اس کے لیے ویسا ہی لڑکا ڈھونڈ دیا، لوگوں نے اس لڑکے سے کہا کہ وہ اس کاہن کے پاس حاضر ہوا کرے اور اس کے پاس بار بار آیا جایا کرے وہ لڑکا اس کاہن کے پاس آنے جانے لگا، اس لڑکے کے راستے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک عبادت خانہ کے اندر ایک راہب رہا کرتا تھا (اس حدیث کے ایک راوی) معمر کہتے ہیں: میں سمجھتا ہوں عبادت خانہ کے لوگ اس وقت کے مسلمان تھے، وہ لڑکا جب بھی اس راہب کے پاس سے گزرتا دین کی کچھ نہ کچھ باتیں اس سے پوچھا کرتا، یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ اس لڑکے نے راہب کو اپنے متعلق خبر دی، کہا: میں اللہ کی عبادت کرنے لگا ہوں وہ لڑکا راہب کے پاس زیادہ سے زیادہ دیر تک بیٹھنے اور رکنے لگا اور کاہن کے پاس آنا جانا کم کر دیا، کاہن نے لڑکے والوں کو کہلا بھیجا کہ لگتا ہے لڑکا اب میرے پاس نہ آیا جایا کرے گا، لڑکے نے راہب کو بھی یہ بات بتادی، راہب نے لڑکے سے کہا کہ جب کاہن تم سے پوچھے کہاں تھے: تو کہہ دیا کرو گھر والوں کے پاس تھا، اور جب تیرے گھر والے کہیں کہ تو کہاں تھا: تو ان کو بتانا کہ تم کاہن کے پاس تھے۔ راوی کہتے ہیں: غلام کے دن ایسے ہی کٹ رہے تھے کہ ایک دن لڑکے کا گزر لوگوں کی ایک ایسی بڑی جماعت پر ہوا جنہیں ایک جانور نے روک رکھا تھا، بعض لوگوں نے کہا کہ وہ جانور شیر تھا، لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! راہب جو کہتا ہے اگر وہ سچ ہے تو میں تجھ سے اسے قتل کر دینے کی توفیق چاہتا ہوں، یہ کہہ کر اس نے اسے پتھر مارا اور جانور کو ہلاک کر دیا، لوگوں نے پوچھا: اسے کس نے مارا؟ جنہوں نے دیکھا تھا، انہوں نے کہا: فلاں لڑکے نے، یہ سن کر لوگ اچنبھے میں پڑ گئے، لوگوں نے کہا: اس لڑکے نے ایسا علم سیکھا ہے جسے کوئی دوسرا نہیں جانتا، یہ بات ایک اندھے نے سنی تو اس نے لڑکے سے کہا: اگر تو میری بینائی واپس لا دے تو میں تجھے یہ یہ دوں گا، لڑکے نے کہا: میں تجھ سے یہ سب چیزیں نہیں مانگتا تو یہ بتا اگر تیری بینائی تجھے واپس مل گئی تو کیا تو اپنی بینائی عطا کرنے والے پر ایمان لے آئے گا؟ اس نے کہا: ہاں۔ راوی کہتے ہیں: لڑکے نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اس کی بینائی واپس لوٹا دی، یہ دیکھ کر اندھا ایمان لے آیا، ان کا معاملہ بادشاہ تک پہنچ گیا، اس نے انہیں بلا بھیجا تو انہیں لا کر حاضر کیا گیا، اس نے ان سے کہا: میں تم سب کو الگ الگ طریقوں سے قتل کر ڈالوں گا، پھر اس نے راہب کو اور اس شخص کو جو پہلے اندھا تھا قتل کرنے کا حکم دیا، ان میں سے ایک کے سر کے بیچوں بیچ (مانگ) پر آرا رکھ کر چیر دیا گیا اور دوسرے کو دوسرے طریقے سے قتل کر دیا گیا، پھر لڑکے کے بارے میں حکم دیا کہ اسے ایسے پہاڑ پر لے جاؤ جو ایسا ایسا ہو اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر سے نیچے پھینک دو چنانچہ لوگ اسے اس خاص پہاڑ پر لے گئے اور جب اس آخری جگہ پر پہنچ گئے جہاں سے وہ لوگ اسے پھینک دینا چاہتے تھے، تو وہ خود ہی اس پہاڑ سے لڑھک لڑھک کر گرنے لگے، یہاں تک کہ صرف لڑکا باقی بچا، پھر جب وہ واپس آیا تو بادشاہ نے اس کے متعلق پھر حکم دیا کہ اسے سمندر میں لے جاؤ، اور اسے اس میں ڈبو کر آ جاؤ، اسے سمندر پر لے جایا گیا تو اللہ نے ان سب کو جو اس لڑکے کے ساتھ گئے ہوئے تھے ڈبو دیا، اور اس لڑکے کو بچا لیا، (لڑکا بچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر پھر بادشاہ کے پاس آیا) اور اس سے کہا: تم مجھے اس طرح سے مار نہ سکو گے إلا یہ کہ تم مجھے سولی پر لٹکا دو اور مجھے تیر مارو، اور تیر مارتے وقت کہو: ((بسم اللّٰه رب هذا الغلام)) ''اس اللہ کے نام سے میں تیر چلا رہا ہوں جو اس لڑکے کا رب ہے۔'' بادشاہ نے اس لڑکے کے ساتھ ایسا ہی کرنے کا حکم دیا، لڑکا سولی پر لٹکا دیا گیا پھر بادشاہ نے اس پر تیر مارا، اور تیر مارتے ہوئے کہا: ((بسم اللّٰه رب هذا الغلام)) ''اس اللہ کے نام سے میں تیر چلا رہا ہوں جو اس لڑکے کا رب ہے'' بادشاہ نے تیر چلایا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر رکھ لیا پھر مر گیا (شہید) ہو گیا، لوگ بول اٹھے: اس لڑکے کو ایسا علم حاصل تھا جو کسی اور کو معلوم نہیں، ہم تو اس لڑکے کے رب پر ایمان لاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: بادشاہ سے کہا گیا کہ آپ تو تین ہی آدمیوں سے گھبرا گئے جنہوں نے آپ کی مخالفت کی، اب تو یہ سارے کے سارے لوگ ہی آپ کے خلاف ہو گئے ہیں (اب کیا کریں گے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے کئی ایک کھائیاں (گڈھے) کھدوائیں اور اس میں لکڑیاں ڈلوا دیں اور آگ بھڑکا دی، لوگوں کو اکٹھا کر کے کہا: جو اپنے (نئے) دین سے پھر جائے گا اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو اپنے دین سے نہ پلٹے گا ہم اسے اس آگ میں جھونک دیں گے، پھر وہ انہیں ان گڈھوں میں ڈالنے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کے متعلق فرماتا ہے (پھر آپ ﷺ نے آیت ﴿قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ﴾ سے لے کر ﴿وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾ تک پڑھی۔'' راوی کہتے ہیں: لڑکا (سولی پر لٹکا کر قتل کر دیے جانے کے بعد) دفن کر دیا گیا تھا، کہا جاتا ہے کہ وہ لڑکا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں زمین سے نکالا گیا، اس کی انگلی اس کی کنپٹی پر ایسے ہی تھی جیسے قتل ہوتے ہوئے رکھی ہو۔''[1]

[1] جامع ترمذی (3340)، صحیح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرابع والعشرون:

تفکیر (غور وفکر) کی مہارت

تفکیر کا لغوی معنی:

"اَلتَّأَمُّلُ وَإِعْمَالُ الْخَاطِرِ فِي الشَّيْءِ" کسی چیز میں دل سے غور وفکر کرنا۔

تفکیر کی اصطلاحی تعریف:

"سِلْسِلَةٌ مِّنَ النَّشَاطَاتِ الْعَقْلِيَّةِ الَّتِيْ يَقُوْمُ بِهَا الدِّمَاغُ عِنْدَ النَّظْرِ إِلَى الْأُمُوْرِ، وَ يَأْخُذُ ذٰلِكَ الْجُهْدُ صُوَرًا مُّخْتَلِفَةً، كَالْمُقَارَنَةِ، وَالِاسْتِنْبَاطِ، وَالتَّحْلِيْلِ، وَالتَّرْكِيْبِ، وَالتَّقْدِيْمِ"

کسی چیز میں غور وفکر کے وقت عقلی سرگرمیوں کی ایسی جہدِ مسلسل جسے دماغ سرانجام دے رہا ہوتا ہے اور یہ جہدِ مسلسل: مقارنہ، استنباط، تحلیل وترکیب اور تقدیم وترجیح جیسے کئی امور پر مشتمل ہوتی ہے۔ [1]

(ا) قرآن اور غور وفکر:

ا:..... اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ اَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ﴾ (الروم: 8)

''اور کیا انہوں نے اپنے دلوں میں غور نہیں کیا؟''

۲:..... اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ﴾ (آل عمران: 191)

''اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں۔''

۳:..... اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴾ (الحشر: 21)

''ہم انہیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ غور وفکر کریں۔''

۴:..... اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴾ (الاعراف: 176)

---

[1] تنمية مهارات التفكير، د إحسان آدم الطيب، وآخرون (ص: 26)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سو تو یہ بیان سنا دے، تا کہ وہ غور و فکر کریں۔''

(۲) حدیث اور غور و فکر:

عَنْ عَطَاءٍ رحمہ اللہ قَالَ:

دَخَلْتُ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: قَدْ آنَ لَكَ أَنْ تَزُورَنَا!؟ فَقَالَ: أَقُولُ، يَا أُمَّهْ! كَمَا قَالَ الْأَوَّلُ: (زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا))، قَالَ فَقَالَتْ: دَعُونَا مِنْ رَطَانَتِكُمْ هَذِهِ.

سیدنا عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں اور عبید بن عمیر ہم دونوں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، انہوں نے عبید بن عمیر سے کہا: ہم سے ملنے کو وقت مل گیا ہے!؟ انہوں نے کہا: امی جی! میں بھی ویسے ہی کہتا ہوں جیسے پہلی شخصیت نے فرمایا تھا: ((زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا)) ناغے سے ملاقات کرو اس سے محبت بڑھے گی۔ کہتے ہیں کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: چھوڑو اپنی یہ گنگن۔

قَالَ ابْنُ عُمَيْرٍ: أَخْبِرِينَا بِأَعْجَبِ شَيْءٍ رَأَيْتِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَالَتْ:

سیدنا عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کا سب سے انوکھا کوئی ایسا کام بتائیں جو آپ نے خود دیکھا ہو۔ کہتے ہیں: پہلے وہ کچھ دیر خاموش رہیں پھر انہوں نے فرمایا:

((لَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي قَالَ:"يَا عَائِشَةُ! ذَرِينِي أَتَعَبَّدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّي" قُلْتُ: وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأُحِبُّ قُرْبَكَ وَأُحِبُّ مَا سَرَّكَ، قَالَتْ: فَقَامَ فَتَطَهَّرَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَّ حِجْرَهُ، قَالَتْ: ثُمَّ بَكَى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَّ لِحْيَتَهُ، قَالَتْ: ثُمَّ بَكَى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَّ الْأَرْضَ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَآهُ يَبْكِي قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لِمَ تَبْكِي؟ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَأَخَّرَ! قَالَ "أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟! لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ آيَةٌ وَيْلٌ لِمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيهَا: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ الآيَةَ كُلَّهَا [آل عمران: 190])).[1]

---

[1] صحيح ابن حبان(620)، السلسلة الصحيحة(1/106)، صحيح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ایک رات آپ ﷺ نے فرمایا: ((يَا عَائِشَةُ! ذَرِينِي أَتَعَبَّدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّي)) عائشہ! مجھے چھوڑ دیں؛ آج رات میں اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔

میں نے کہا: "وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأُحِبُّ قُرْبَكَ وَأُحِبُّ مَا سَرَّكَ" اللہ کی قسم! یقیناً میں آپ کا قرب پسند کرتی ہوں اور جو چیز آپ کو خوش کرے میں اسے بھی پسند کرتی ہوں۔ فرماتی ہیں: پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے، وضوء کیا اور نماز شروع کر دی۔ فرماتی ہیں: مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ اپنی گود تر کر دی۔ فرماتی ہیں: پھر رونا شروع کر دیا اور مسلسل روتے رہے یہاں کہ اپنی داڑھی تر کر دی۔ فرماتی ہیں: پھر رونا شروع کر دیا اور مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ زمین تر کر دی۔ صبح کی نماز کی اطلاع دینے کے لیے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جب انہوں نے آپ ﷺ کو روتے دیکھا تو کہنے لگے: اللہ کے رسول! اللہ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کیے ہوئے ہیں، آپ کیوں رو رہے ہیں!؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟!)) کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں!؟ پھر فرمایا: آج رات مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے، جو اسے تدبر اور غور و فکر کے بغیر پڑھے اس کے لیے ہلاکت ہے، وہ آیت یہ ہے ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ آخر تک۔

محل شاہد:

اس حدیث میں محل شاہد "وَيْلٌ لِمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيهَا" ہے، اس فرمان میں نبی ﷺ قرآن کریم کی آیت میں تدبر اور غور و فکر کرنے اور اس سے سبق سیکھنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔

غور و فکر کی صلاحیت کو بڑھانے کی اہمیت:

۱: یہ ایمان کی بنیادی ضرورت ہے اور عظمت الٰہی کی پہچان کا ذریعہ ہے۔

۲: انفرادی اور اجتماعی معاشرتی مسائل کے حل کے لیے تازہ قوت ہے۔

۳: انسان کے انفرادی ڈھانچے کی تشکیل کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

۴: اور یہ عمدہ ترین معلومات کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

غور و فکر کرنے کا طریقہ:

غور و فکر: تدریب و مشق، سوچ و بچار اور قیاس کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ [1]

---

[1] تنمية مهارات التفكير، د إحسان آدم الطيب، وعبد الرحيم محمد (ص: 43)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثالث :

کلاس کی کامیاب مینجمنٹ

اولا:.....کلاس مینجمنٹ کا مطلب

ثانیا:.....کامیاب مدرس کی صفات

ثالثا:.....کلاس میں ذوق وشوق پیدا کرنے کے عناصر

رابعا:.....کلاس کی کامیاب مینجمنٹ کے عناصر

خامسا:.....کلاس میں پڑھائی والے ماحول کے عناصر

سادسا:.....دوران کلاس کن افعال واقوال سے بچنا ضروری ہے؟

سابعا:.....کلاس کی کامیاب مینجمنٹ کے فوائد وثمرات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا:.....کلاس مینجمنٹ کا مطلب

کلاس مینجمنٹ کی دو تعریفات:

۱: ((هِيَ مَجْمُوْعَةٌ مِّنَ الْأَنْشِطَةِ الَّتِيْ يَسْتَخْدِمُهَا الْمُعَلِّمُ لِتَنْمِيَةِ الْأَنْمَاطِ السُّلُوْكِيَّةِ الْمُنَاسِبَةِ لَدَى التَّلَامِيْذِ ، وَحَذْفِ الْأَنْمَاطِ غَيْرِ الْمُنَاسِبَةِ ، وَ تَحْقِيْقِ نِظَامٍ اجْتِمَاعِيٍّ فَعَّالٍ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَى اسْتِمْرَارِهِ)).

''ایسی نشاطات جنہیں استاد طلبہ کے مناسب طرز عمل کو بڑھانے اور غیر مناسب طرز عمل کو ختم کرنے اور دوران کلاس ایک مؤثر اجتماعی نظام قائم کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے بروئے کار لاتا ہے۔''[1]

دوسری تعریف:

۲: ((هِيَ مَجْمُوْعَةٌ مِّنَ الْأَنْمَاطِ السُّلُوْكِيَّةِ الْمُتَنَاسِقَةِ الَّتِيْ يَسْتَخْدِمُهَاالْمُعَلِّمُ لِإِيْجَادِ بِيْئَةٍ تَعْلِيْمِيَّةٍ مُّنَاسِبَةٍ، لِتَحْقِيْقِ الْأَهْدَافِ الْمَنْشُوْدَةِ)).

''باہم متحد و منظم ایسے امور، جنہیں ایک استاد مطلوبہ مقاصد اور معیاری تعلیمی ماحول کی خاطر سرانجام دیتا ہے۔''

کلاس مینجمنٹ کی اہمیت:

۱: یہ معیاری تعلیم کی بنیادی شرط ہے۔

۲: یہ کلاس کے اندرانی نظام کو منظم کرتی ہے۔

۳: اس سے تربیتی مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

۴: اس سے طلبہ کے کردار کی اصلاح ہوتی ہے۔

۵: اس سے طلبہ مدرسے سے جڑ جاتے ہیں۔

۶: یہ طلبہ میں باہمی تعاون کی روح پیدا کرتی ہے۔

۷: یہ اجتماعی تعلقات کی بنیاد استوار کرتی ہے۔

۸: اس سے کلاس مطلوبہ علمی نشاط کے قابل ہو جاتی ہے۔

۹: اس سے طلبہ کی سابقہ صلاحیتوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

۱۰: اس سے با صلاحیت طلبہ کے ساتھ تعامل کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

---

[1] مهارات التدريس، جابر عبد الحميد وآخرون(ص:313)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: کامیاب مدرس کی صفات

کامیاب مدرس کی پندرہ صفات:

۱: وہ اپنے رب سے مخلص ہو، اپنے اس عمل سے اللہ بلند و بالا کی رضامندی کا طالب ہو۔

۲: ہنس مکھ ہو، شفقت و نرمی اور توسع سے کام لینے والا ہو۔

۳: طلبہ سے عدل و حکمت اور مساوات سے برتاؤ کرنے والا ہو۔

۴: طلبہ کا احترام کرے، عملی نمونے اور اچھی عادات کے ذریعے ان کے دل میں گھر کرے۔

۵: علمی مادے پر حاشیہ لگوانے اور معلومات فراہم کرنے پہ قادر ہو۔

۶: اگلے سبق کو عمدہ طریقے سے تیار کرے اور تعلیمی اہداف کو متعین کرے۔

۷: طلبہ کی محبت اور ادب و احترام حاصل کرنے پہ قادر ہو۔

۸: طلبہ کو سبق کے لیے آمادہ کرنے اور ان کے ذوق و شوق کو بڑھانے کے قابل ہو۔

۹: طریقہ تدریس میں تنوع اور طلبہ کے موافق وسائل اختیار کرنے کے قابل ہو۔

۱۰: جو بیان کرنا ہو اسے تھوڑا تھوڑا کر کے پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

۱۱: سختی کے بغیر کلاس کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، بلند کردار اور دور اندیش ہو۔

۱۲: ظاہری طرز عمل اور تدبر و انتظام میں اچھا ہو۔

۱۳: طلبہ کو ابھارنے اور شوق دلانے کے مختلف اسلوب اختیار کرنے کے قابل ہو۔

۱۴: ترغیبی وسائل و اسباب کو اختیار کرنے میں تنوع اختیار کرنے والا ہو۔

۱۵: باہمی گفتگو اور مکالمے کے ذریعے کلاس کی کارکردگی کی حوصلہ افزائی کرنے والا ہو۔ [1]

---

[1] علم النفس التربوي في الإسلام(ص:274-267)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثالثا: کلاس میں ذوق وشوق پیدا کرنے کے عناصر

کلاس میں ذوق وشوق پیدا کرنے کے پندرہ عناصر:

۱: طلبہ میں ان کی اہمیت کا احساس پیدا کرنا۔

۲: مضمون کے مفردات کو استعمال کرنا۔

۳: مناقشے، مباحثے اور پوچھ گچھ میں توازن رکھنا۔

۴: واضح الفاظ استعمال کرنا۔

۵: طلبہ کو اگلے سبق کے لیے تیار کرنا۔

۶: سوال کرنے کی مہارت حاصل کرنا۔

۷: طلبہ کو خارجی مفید نشاطات کا پابند کرنا۔

۸: سوالات میں درجہ بندی کا خیال رکھنا، پہلے آسان سوال کیے جائیں پھر مشکل۔

۹: ترغیب وتشجیع مسلسل جاری رکھنا۔

۱۰: سبق میں تمام طلبہ کی مشارکت کو یقینی بنانا۔

۱۱: طلبہ کے باہمی انفرادی فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا۔

۱۲: وقت کو درس کے مراحل پر تقسیم کرنا۔

۱۳: درس کے متعلقہ وسائل کا استعمال کرنا۔

۱۴: درس کی ایسی عمدہ تیاری کرنا، جس سے مطلوبہ اہداف واضح ہو جائیں۔

۱۵: درس کا اختتام اچھے طریقے سے کرنا۔[1]

[1] مهارات التدريس الفعال، د زيد الهوي (ص:96-105)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رابعا: کلاس کی کامیاب مینجمنٹ کے عناصر

کلاس کی کامیاب مینجمنٹ کے متعلقہ سات عناصر ہیں، استاذ کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان ساتوں عناصر کے متعلقہ ضروری امور کی واقفیت حاصل کرے۔

(۱) اپنی ذات کے متعلقہ امور:

۱: اپنی علمی قابلیت کو دیکھے۔

۲: اپنی تدریسی مہارات کو دیکھے۔

۳: نظام کی طرف اپنے میلان کو دیکھے۔

(۲) مدرسے کے متعلقہ امور:

۱: مدرسے کے مطلوبہ اہداف کو دیکھے۔

۲: مدرسے میں تعلیم کے لیے مناسب ماحول کو دیکھے۔

۳: تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے مدرسے میں میسر مواقع دیکھے۔

(۳) طلبہ کے متعلقہ امور:

۱: طلبہ کے نام یاد کرے۔

۲: طلبہ کی ثقافت اور ان کی دل چسپی کو پہچانے۔

۳: طلبہ کی سابقہ صلاحیتوں کو پہچانے؛ تاکہ اس کے مطابق ان کو چلائے۔

۴: طلبہ کی تعلیمی صلاحیتوں کے لیول کو پہچانے۔[1]

(۴) درسی مناہج کے متعلقہ امور:

۱: درسی منہج کے مندرجات کے متعلق آگاہی حاصل کرے۔

۲: یہ دیکھے کہ کیا یہ درسی منہج طلبہ کے لیول کے مطابق ہے۔

---

[1] مهارات التدريس الفعال، د زيد الهوي (ص:97)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳: یہ دیکھے کہ کیا یہ درسی منہج طلبہ کی ضروریات کو پورا کرے گا۔

۴: یہ دیکھے کہ کیا یہ درسی منہج طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو پورا کرے گا۔

(۵) تعلیمی وسائل کے متعلقہ امور:

۱: استاد یہ دیکھے کہ تعلیمی وسائل کس قدر واضح اور جاذب ہیں۔

۲: تعلیمی وسائل کی مختلف اقسام اور ان کے استعمال کے طریقے کو سمجھے۔

۳: مطلوبہ اہداف کے حصول میں تعلیمی وسائل کے فوائد کو سمجھے۔

(۶) کلاس روم کے متعلقہ امور:

۱: کلاس روم مناسب روشنی، مناسب درجہ حرارت اور تازہ آب وہوا والا ہو۔

۲: کلاس روم میں شور وغل نہ ہو۔

۳: کلاس روم میں طلبہ استاد کی نظروں کے سامنے ہوں۔

۴: طلبہ کے ڈیکسز کی ترتیب مناسب ہو اور انہیں دائیں بائیں کرنا ممکن ہو۔

۵: سبق کے متعلقہ تمام وسائل موجود ہوں۔

(۷) علمی مصادر سے واقفیت:

۱: مدرسے کی لائبریری کا علم ہو۔

۲: ریکارڈڈ مواد، ویب سائٹس کا علم ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خامسا: کلاس میں پڑھائی والے ماحول کے عناصر

استاد کلاس میں پڑھائی والا بہترین ماحول کیسے بنا سکتا ہے؟

اس کے تین مراحل ہیں، ہر مرحلے میں کئی عناصر ہیں، اگر استاد انہیں ملحوظ خاطر رکھے تو کلاس میں پڑھائی والا بہترین ماحول بن جائے گا۔

(۱) سبق کے آغاز کا مرحلہ:

۱: کلاس کے لیے تمام مطلوبہ چیزیں لے کر کلاس میں جائے۔

۲: کلاس میں مقررہ وقت پر پہنچے۔

۳: پہلے طلبہ کی نشستوں کو دیکھے کہ کیا وہ سبق کے مناسب ہیں۔

۴: پھر کمرے کی تمام اطراف پر نظر ڈالے کہ کیا ماحول کلاس کے لائق ہے۔

۵: پہلے سبق کا خطہ پیش کر دے تا کہ طلبہ کے ذہن میں آجائے کہ وہ کیا پڑھنے جا رہے ہیں۔

(۲) سبق کے درمیان کا مرحلہ:

۱: اس بات کا خیال رکھنا کہ کہیں دوران سبق ہی وقت ختم نہ ہو جائے۔

۲: سبق ختم ہونے سے پہلے ہوم ورک دینا اور مطلوبہ چیز کی وضاحت کرنا۔

۳: ہوم ورک میں طلبہ کے لیے کسی قسم کی کوئی مشکل ہو تو اسے دور کرنا۔

۴: اچانک سبق بند نہ کریں، وگرنہ بدمزگی ہوگی۔

۵: مقررہ وقت سے کچھ پہلے ہی سبق بند کر دیا کریں۔

(۳) سمجھانے کے مناسب اوقات:

طلبہ تب اچھی طرح سمجھتے ہیں:

۱: جب وہ مطمئن اور پرسکون ہوں۔

۲: جب وہ کسی سختی یا دباؤ میں نہ ہوں۔

۳: جب وہ خوش دلی سے سیکھنے کے متمنی ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سادسا: دوران کلاس کن افعال و اقوال سے بچنا ضروری ہے

استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی کلاس کی بہتر مینجمنٹ کے لیے مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال رکھے۔

۱: استاد طلبہ کے معاملے میں محتاط رہے، ضرورت سے زیادہ خیر خواہ نہ بنے۔

۲: طلبہ کا نامناسب رویہ دیکھ کر خاموش نہ رہے۔

۳: اس حدیث کو اپنا شعار بنا لے:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ))[1]

''بلا شبہ نرمی جس چیز میں بھی ہو گی اسے مزین ہی کرے گی اور جس چیز سے بھی نکال لی جائے گی اسے بدصورت ہی کرے گی۔''

۴: اندرون کلاس اور بیرون کلاس طلبہ سے مذاق واستہزاء سے اجتناب کرے۔

۵: گھٹیا طلبہ سے میل جول نہ رکھے۔

۶: ڈرانے، دھمکانے اور جسمانی سزا سے اجتناب کرے۔

۷: ہوم ورک اور امتحان کو سزا نہ بنا دے۔

۸: اپنی کلاس کی مشکلات کے حل کے لیے کسی اور پر بھروسہ نہ کرے۔

۹: اپنی آواز ضرورت سے زیادہ بلند نہ کرے۔

۱۰: یہ ذہن میں رہے کہ طلبہ ہمیشہ یہاں نہیں رہیں گے۔

۱۱: اپنے نفس پر ذمہ داری سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے۔

۱۲: کلاس کو کنٹرول کرنے کے لیے دھمکی سے کام نہ لے۔

۱۳: غصے کی حالت میں سزا نہ دے۔

۱۴: استاد طلبہ کا احترام کرے، طلبہ خود بخود استاد کا احترام کرنے لگ جائیں گے۔

۱۵: طلبہ کو غیر مفید کاموں میں نہ لگائیں۔

۱۶: ایسے قوانین نہ بنائیں جن کی وجہ سے طلبہ کو سزا دینی پڑے۔

۱۷: کسی ایک کی غلطی کی وجہ سے سبھی کو سزا نہ دے۔

---

[1] صحیح مسلم (2594)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سابعا: کلاس کی کامیاب مینجمنٹ کے فوائد

جب استاد اپنی کلاس کی کامیاب مینجمنٹ میں ماہر ہو تو اس سے طریقہ تعلیم کی کامیابی پر بڑے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں، مثلا:

۱: طریقہ تعلیم خوبصورت ہو جاتا ہے۔

۲: طلبہ کا باہمی انفرادی فرق کم ہو جاتا ہے۔

۳: مختلف نشاطات کے لیے مناسب مواقع مہیا ہوتے ہیں۔

۴: طلبہ کی سابقہ متعدد مہارات میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

۵: جو طلبہ ہم پلہ ہوں ان کے تجربات کے تبادلے میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

۶: خصوصی صلاحیتوں کے حاملین میں مزید بہتری کے لیے مختلف گروپ بنائے جاتے ہیں۔

۷: ہر حق والے کو اس کا حق ملتا ہے۔

۸: کمزور اور ذہین طلبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لیے خصوصی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔[1]

[1] مهارات التدريس جابر عبد الحميد و آخرون(ص:313)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الرابع:

کلاس کی مشکلات کے اسباب اور ان کا حل

اس فصل میں بالترتیب مندرجہ ذیل امور پہ بات ہوگی۔

اولا:.....کلاس کی مشکلات کے اسباب۔

ثانیا:.....کلاس کی مشکلات کو حل کرنے کے طریقے۔

ثالثا:.....کلاس کی مشکلات میں کمی پیدا کرنے والے اسباب۔

رابعا:.....کلاس میں ہم آہنگی کی صورتیں۔

خامسا:.....کلاس میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے طریقے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: کلاس کی مشکلات کے اسباب

کلاس کی مشکلات کے اسباب تین طرح کے ہو سکتے ہیں: استاد، طلبہ اور نشاطات۔
ہر ایک کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(ا) استاد کی وجہ سے پیدا ہونے والی مشکلات کے اسباب:

استاد کی وجہ سے کلاس میں پیدا ہونے والی مشکلات کے اسباب یہ ہو سکتے ہیں:

۱: وقت کو قیمتی نہ سمجھنا۔
۲: کلاس میں نظام کی حفاظت کے لیے قوانین کا فقدان۔
۳: غیر واضح اکتا دینے والی تعلیمات کی کثرت۔
۴: زیادہ سختی والی نگرانی۔
۵: پیریڈ کی ترتیب اور منصوبہ بندی میں کوتاہی۔
۶: اکثر ڈرانا، دھمکانا۔
۷: ہر کام پر سزا، خواہ کم ہی ہو۔
۸: کلاس کو کنٹرول کرنے کے لیے سخت اور اونچی آواز نکالنا۔
۹: طلبہ کے درمیان فرق کرنا، کسی کا خیال زیادہ رکھنا اور کسی کا کم۔
۱۰: استاد کی گفتگو یا لکھائی کا واضح نہ ہونا۔
۱۱: شرح وتوضیح کے دوران ایک ہی اسلوب اختیار کرنا۔
۱۲: دوران سبق مختلف ترغیبی اسباب کا فقدان۔
۱۳: استاد کی طرف سے ترغیب وتشجیع میں کمی۔
۱۴: منتشر ذہن والے طلبہ کو مصروف نہ کرنا۔
۱۵: لائق وفائق طلبہ کو ان کے مطابق حق نہ دینا۔
۱۶: استاد کی شخصیت کا کمزور ہونا اور اس کا زیادہ چیخنا، چلانا۔
۱۷: استاد کی اپنے عملی مواد (موجودہ مضمون) میں گرفت نہ ہونا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸: کمیت یا کیفیت کے اعتبار سے نہ مناسب ہوم ورک دینا۔

۱۹: سختی اور دباؤ کے باعث پیدا ہونے والے خوف کے احساسات۔

(۲) طلبہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی مشکلات کے اسباب:

طلبہ کی وجہ سے کلاس میں پیدا ہونے والی مشکلات کے اسباب:

۱: طلبہ کا اپنے طور طریقوں میں اپنے ساتھیوں کی نقالی کرنا۔

۲: طلبہ کا نقالی کی طرف رغبت کرنا۔

۳: منفی سوچ کے حامل اور تعلیم مخالف طلبہ کا موجود ہونا۔

۴: امن وسکون سے خالی، عداوت وزیادتی اور مقابلے بازی والا ماحول۔

۵: کلاس میں منفی سوچ یا استاد کے متعلق منفی سوچ کے حامل طلبہ کا غلبہ۔

(۳) نشاطات کی وجہ سے پیدا ہونے والی مشکلات کے اسباب:

نشاطات کی وجہ سے کلاس میں پیدا ہونے والی مشکلات کے اسباب:

۱: تعلیمی نشاطات میں کثرت وتسلسل۔

۲: تعلیمی نشاطات میں فوائد وترغیب کی کمی۔

۳: تعلیمی نشاطات کی طلبہ کے لیول اور سبق سے عدم موافقت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: کلاس کی مشکلات کو حل کرنے کے طریقے

کلاس کی مشکلات کو حل کرنے کے کئی طریقے ہیں، اگر استاد انہیں ملحوظ خاطر رکھے تو ان شاء اللہ کلاس کی مشکلات حل ہو جائیں گی، وہ طریقے یہ ہیں:

(۱) استاد احتیاط اور روک تھام سے کام لے:

استاد سبق میں خلل پیدا کرنے والے امور سے اجتناب کرے، اس سے پہلے کہ وہ امور کسی بڑی مشکل کا روپ دھار لیں، استاد ان امور کی روک تھام کرے، انہیں بالکل ختم کر دے یا کلاس کے عمدہ نظام کے ذریعے انہیں آہستہ آہستہ کم کر دے۔

(۲) استاد حاضر دماغ اور چوکنا رہے:

استاد کلاس میں ایسے ہو جیسے اس کی چار آنکھیں ہیں، دو آگے دو پیچھے؛ تاکہ کلاس میں جو کچھ ہو رہا ہو اس سے وہ باخبر رہے، جس طالب علم میں غفلت محسوس کرے اسے اپنی ناراضگی والی نگاہوں سے ہی متنبہ کر دے اور دوسرے طلبہ کو پریشان کیے بغیر ہی مقصد حاصل ہو جائے۔

(۳) استاد چند لمحے اپنی پوری توجہ مرکوز کرے:

طلبہ کو متوجہ کرنے کے لیے استاد پانچ دس سیکنڈ کے لیے طلبہ پر اپنی پوری توجہ مرکوز کرے۔

(۴) استاد مسلسل دیکھ بھال رکھے:

صاحب بصیرت استاد کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ طلبہ کی مسلسل دیکھ بھال رکھے، دوران سبق کلاس روم میں چکر لگاتا رہے تاکہ اسے یقین ہو کہ واقعی طلبہ اپنا کام احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

(۵) استاد شفقت بھرے مختلف انداز اختیار کرے:

استاد غلط روش والے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے شفقت بھرے مختلف انداز اختیار کرے تاکہ وہ اپنے استاد کی اس شفقت کو دیکھ کر اس سے حیا کریں اور اپنی غلط روش سے باز آ جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۶) استاد کچھ دیر کے لیے سبق بند کر دے:

جب کوئی گڑبڑ پیدا ہو تو استاد کچھ دیر کے لیے سبق بند کر دے اور معاملے کی اصلاح کے بعد سبق شروع کرے۔

(۷) استاد باہمی تعلق اور رابطہ قائم کرے:

استاد اور طلبہ کے درمیان باہمی تعلق اور رابطہ مضبوط ہو، ماحول اجتماعیت والا ہو۔

(۸) استاد ایک کی غلطی کی وجہ سے سبھی کو سزا نہ دے:

استاد کسی ایک طالب علم کی غلطی کی وجہ سے سبھی کو سزا نہ دے، مثلاً: کسی ایک طالب علم نے غلطی کی اور استاد پوری کلاس کو سبق نہ پڑھائے یا سبق نہ سمجھائے یا سبق کی شرح اور وضاحت نہ کرے یا استاد کلاس سے ہی چلا جائے۔

(۹) استاد دور اندیش اور انصاف پسند ہو:

کسی گڑبڑ کے وقت استاد طلبہ کے ساتھ برتاؤ میں دور اندیشی اور انصاف پسندی سے کام لے۔[1]

[1] طرائق تدريس التربية الإسلامية(ص:125)، تربية المراهق في الإسلام(ص:51)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثالثا: کلاس کی مشکلات میں کمی پیدا کرنے والے اسباب

سابقہ بیس سالہ تدریسی تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ کچھ ایسے امور ہیں جن سے کلاس کی مشکلات میں کمی واقع ہوتی ہے اور کلاس میں عمدہ نظم وضبط قائم ہوتا ہے، وہ امور یہ ہیں:

کلاس کی مشکلات میں کمی لانے والے پندرہ اسباب:

۱: کلاس کا ماحول پرسکون ہو اور حوصلہ افزائی سے لبریز ہو۔

۲: طلبہ کو کلاس کے آداب وقوانین اور ان کے فوائد پڑھائیں۔

۳: کلاس میں غلط روش کا جلد تدارک کریں۔

۴: استاد طلبہ کے کسی خاص گروپ کا طرف دار نہ بنے۔

۵: کلاس کو مسلسل متحرک رکھیں۔

۶: طلبہ کے بیٹھنے کی جگہوں کو تبدیل کرتے رہیں۔

۷: خوش طبعی اور مختلف نشاطات کا ذوق وشوق پیدا کریں۔

۸: متنفر کرنے والے وعظ سے اجتناب کریں۔

۹: طلبہ کی اچھی کارکردگی پر اشارے کنائے، رمز وتلمیح یا دعائیہ کلمات کے ذریعے ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

۱۰: موضوع اور معاملات پر بات کریں، نہ کہ افراد کی ذات پر۔

۱۱: طلبہ کے سامنے اپنے حقیقی احساسات وجذبات کا اظہار کریں۔

۱۲: طلبہ کو ایک دوسرے سے تعاون کی ترغیب دیں۔

۱۳: طلبہ کے جذبات واحساسات اور ان کی آراء کا مکمل احترام کریں۔

۱۴: منفی رجحانات کی وضاحت کریں مگر ان کے حاملین کی تشہیر نہ کریں۔

۱۵: طلبہ کی بات کو غور سے سنیں اور اظہار رائے پر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ [1]

---

[1] رؤية منهجية لتدريس القرآن الكريم (ص:334)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رابعا: کلاس میں ہم آہنگی کی صورتیں

اچھا استاد وہی ہوتا ہے جو کلاس میں ہم آہنگی کی خاطر ہم آہنگی والے اصول اختیار کرنے کے لیے طلبہ کے باہمی اجتماعی تعاون سے مسلسل جدو جہد کے ذریعے اپنی کلاس کے اندرونی معاملات کو منظم کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

کلاس میں ہم آہنگی کا تعلق صرف تعلیمی پہلو سے نہیں؛ بلکہ یہ تعلیمی پہلو سے بڑھ کر استاد اور طلبہ یا صرف طلبہ کے درمیان باہمی دائمی تشارک، تبادلہ خیال، ہم آہنگی اور باہمی میل جول کے حصول کے لیے انفعالی، وجدانی اور اجتماعی پہلو کو بھی گھیرے ہوئے ہے۔

ہم آہنگی کی تین بڑی اقسام ہیں:

(۱) استاد اور طلبہ کے درمیان ہم آہنگی:

طلبہ کے ذوق وشوق اور رغبت کو بڑھانے کے لیے سبق کی وضاحت کرتے ہوئے یا طلبہ سے سوالات کرتے ہوئے تعلیمی نشاطات میں ہم آہنگی نظر آئے۔

(۲) استاد اور خاص ایک طالب علم کے درمیان ہم آہنگی:

جب استاد خاص کسی ایک طالب علم کو کسی مباحثہ کے لیے یا کسی سوال کے جواب کے لیے یا ویسے ہی اسے تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کے لیے ترغیب دے تو دونوں میں ہم آہنگی کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔

(۳) ایک طالب علم کی دوسرے طالب علم سے ہم آہنگی:

جب ایک طالب علم کوئی سوال یا اشکال پیش کرے تو استاد خود اس کا جواب نہ دے؛ بلکہ اس سوال یا اشکال کو دوسرے طالب علم کی طرف پھیر دے؛ تاکہ وہ اس کا جواب دے یا اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرے اور اس بحث کے نکھار میں استاد اپنا کردار ادا کرے۔

نوٹ: .....تجربہ کار ماہر استاد ہم آہنگی کی کسی ایک صورت پر اکتفاء نہیں کرتا؛ بلکہ وہ دوران کلاس ہم آہنگی کی مختلف صورتوں کو بروئے کار لانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔[1]

---

[1] مهارات التدريس الفعال، د/زيد الهويدي (ص:98,99)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خامسا: کلاس میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے طریقے

کئی طریقے ہیں جو کلاس میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے معاون ثابت ہوتے ہیں، چند ایک یہ ہیں۔

(۱) تعلیمی طریقہ کار کے اہداف متعین کرنا:

تعلیمی طریقہ کار کے اہداف کو متعین کرنا ایسا بنیادی عمل ہے کہ مدرس کے باقی سارے کام کا انحصار اسی پر ہوتا ہے۔

اس کی کئی شروط ہیں، چند ایک یہ ہیں۔

۱: وہ اہداف بالکل واضح متعین مختص ہوں۔

۲: وہ اہداف طلبہ کے لیے قابل عمل ہوں۔

۳: وہ اہداف طریقہ کار وضع کرنے والی ایسی شروط پر مشتمل ہوں جنہیں دیکھنا، پرکھنا اور قیاس کرنا ممکن ہو۔

۴: وہ اہداف تعلیم کے تینوں (عرفانی، وجدانی اور مہارتی) اہداف پر مشتمل ہوں۔

۵: وہ اہداف طلبہ کی تعلیمی اور تربیتی ضروریات کے مطابق ہوں۔[1]

(۲) درسی مواد کی رعایت رکھنا:

اس کے کئی مراحل ہیں۔

۱: تعلیمی مواد طلبہ کی استعداد، لیول، ان کی انفرادی اور اجتماعی ضروریات کے مطابق تیار کیا گیا ہو اور ان کے تعلیمی سلسلے میں تقویت کا باعث ہو۔

۲: جو مواد آپ نے پڑھانا سمجھانا ہے، پہلے خود اسے اچھی طرح پڑھیں اور سمجھیں۔

۳: ایسے مختلف آسان آسان طریقے سوچیں جن سے اس مواد کی جزئیات کو پڑھانے میں آسانی ہو۔

۴: درسی مواد کی منطقی ترتیب لگائیں، مثلا: کل سے جز، معلوم سے مجہول، آسان سے مشکل اور محسوس سے غیر محسوس۔

۵: طلبہ کو جو سبق پڑھائیں، اس کا معنی ومفہوم اچھی طرح سمجھائیں اور اس کا دوسری چیزوں سے فرق واضح کریں۔ اگر اس کا تعلق سابقہ اسباق سے ہو تو وہ بھی واضح کریں۔

۶: درسی علمی مواد کو مثالوں، مشقوں، سوالات اور نشاطات کے ذریعے مزین اور قیمتی بنائیں۔[2]

---

[1] المدخل إلى التدريس الفعال ،د/حسن عايل و آخرون (ص:49)۔

[2] مهارات التدريس الفعال،د/ زيد الهويدي(ص:104،105)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) تعلّم ذاتی کے اصول کی رعایت رکھنا:

تعلّم ذاتی سے مراد: طلبہ کی وہ ذاتی تعلیم جو کسی ادارے یا استاد کے بغیر وہ خود ہی اپنی کوشش سے حاصل کرتے ہیں۔ اسے ذاتی معلومات یا ذاتی نالج بھی کہہ سکتے ہیں۔

تعلّم ذاتی کا اصول تعلیمی میدان کا ایک بنیادی اور بڑا سبب بن چکا ہے، آپ درج ذیل امور سے اس اصول کی رعایت رکھ سکتے ہیں۔

۱: طلبہ کی صلاحیت و استطاعت کے مطابق ان کے باہمی فرق کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

۲: طلبہ کے لیے علم و عرفان کے مختلف وسائل (مثلاً: کتب، رسائل، اخبارات، جرائد، نقشے اور تصاویر) کے ذریعے، ذاتی تعلیم کے مختلف اسلوبوں کو اختیار کریں۔

۳: مختلف طریقوں سے غور و فکر کرنے کے لیے طلبہ کی مدد کریں۔

۴: سبق کی مشق متفرق امور اور تفہیم و ترغیب پر مشتمل ہو۔

۵: طلبہ کے صحیح جوابات کی حوصلہ افزائی کریں۔

۶: حوصلہ افزائی کے لیے مختلف اسلوب اختیار کریں۔

۷: فیصلوں میں اور مشکلات کے حل میں طلبہ کو شریک کریں۔

۸: اچھے کام، اچھی سوچ اور اچھی رائے کو سراہتے ہوئے بیان کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الخامس:

سبق کی تمہید کی مہارت

اولا:.....تمہید کی اہمیت اور اس کی اقسام۔

ثانیا:.....تمہید کی شروط اور اس کے طریقے۔

ثالثا:.....سورتوں کے نام کے معنی کے ذریعے تمہید قائم کرنا۔

رابعا:.....سورتوں کے نام کی وجہ تسمیہ کے ذریعے تمہید قائم کرنا۔

خامسا:.....سورتوں کے فضائل کے ذریعے تمہید قائم کرنا۔

سادسا:.....اچھی عادات کی تعلیم کے ذریعے تمہید قائم کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: سبق کی تمہید کی اہمیت اور اس کی اقسام

تمہید کی تعریف:

"كُلُّ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ يَقُوْمُ بِهِ الْمُعَلِّمُ لِجَذْبِ انْتِبَاهِ الطُّلَّابِ وَزِيَادَةِ فَاعِلِيَّتِهِمْ وَ مُشَارَكَتِهِمْ."

''ہر وہ قول وفعل جو استاد طلبہ کو مستعد، متوجہ اور سبق میں شریک کرنے کے لیے ادا کرے۔''

سبق کی تمہید کے فوائد:

۱: طلبہ سبق کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

۲: طلبہ کے حصولِ علم کا جذبہ مزید بڑھ جاتا ہے۔

۳: طلبہ کے سبق کے متعلق افکار وعناصر منظم ومرتب ہو جاتے ہیں۔

تمہید سے قبل چند اہم امور:

استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمہید کی اقسام کے متعلق گفتگو سے پہلے طلبہ کی سبق کے متعلق جسمانی اور ذہنی مستعدی کو دیکھ لے، اس کے لیے چند امور بروئے کار لانے ہوں گے:

۱: استاد گرامی کلاس میں داخل ہوتے ہی سلام کہیں۔

۲: تاریخ لکھیں۔

۳: طلبہ کی حاضری لگائیں۔

۴ وائیٹ بورڈ کو درست جگہ رکھیں۔

۵: کلاس کی جگہ کی درست ترتیب اور روشنی وغیرہ کا اہتمام کریں۔

۶: طلبہ کی جگہوں کو درست اور مرتب کریں۔

۷: بستوں کو ان کی جگہوں میں رکھوائیں۔

۸: یہ دیکھ لیں کہ کیا طلبہ اپنی اپنی جگہوں میں سکون سے بیٹھ گئے ہیں؟

۹: یہ دیکھ لیں کہ کیا طلبہ آسانی سے استاد کے ساتھ ساتھ چلنے کے لیے تیار ہو گئے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہید کی اقسام:

تمہید کی تین اقسام ہیں: توجیہی، انتقالی، تقویمی۔

(۱) توجیہی:

توجیہ کا لغوی معنی ہے: متوجہ ہونا، راہنمائی کرنا۔

توجیہی تمہید کی اصطلاحی تعریف:

"تَكُوْنُ فِيْ بِدَايَةِ الدَّرْسِ لِجَذْبِ وَإِثَارَةِ الطُّلَّابِ لِلدَّرْسِ الْجَدِيْدِ."

''یہ تمہید شروع سبق میں ہی ہوتی ہے تا کہ طلبہ ذوق شوق سے نئے سبق کی طرف متوجہ ہو جائیں۔''

طلبہ کو نئے سبق کی طرف راغب کرنے کے لیے سبق کے شروع میں ہی یہ تمہید قائم کرنی ہوتی ہے۔

اس کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں، مثلا:

۱: سبب نزول کے ذریعے۔

۲: دلچسپ قصے کے ذریعے۔

۳: مفید سوال کے ذریعے۔

۴: سورت کی فضیلت کے ذریعے۔

۵: ایسی مشکل کا ذکر کریں جس کا حل آج کی آیت یا آج کے سبق میں موجود ہو۔

۶: سورت کے ایک حصے کے ذریعے۔

(۲) انتقالی:

انتقال کا لغوی معنی ہے: منتقل ہونا۔

انتقالی تمہید کی اصطلاحی تعریف:

"تَكُوْنُ عِنْدَ مَا يَنْتَقِلُ الْمُعَلِّمُ مِنْ نَشَاطٍ لِآخَرَ، حَيْثُ يُلَخِّصُ الْمُعَلِّمُ مَا تَمَّ إِنْجَازُهُ فِيْمَا سَبَقَ"

''یہ تمہید تب ہوتی ہے جب استاد ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا ہے، اس میں استاد سابقہ سبق کا خلاصہ بیان کرتا ہے۔''

قرآن کریم کی تدریس میں اس کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں، مثلا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱: استاد اس بات پر اطمینان حاصل کر لے کہ طلبہ نے ایک آیت کو لحن جلی و خفی کے بغیر صحیح طریقے سے پڑھ لیا ہے۔

۲: اگر حفظ کی کلاس ہو تو استاد اس بات پر اطمینان حاصل کر لے کہ طلبہ نے ایک آیت حفظ کر لی ہے۔

۳: پھر دوسری آیت شروع کرنے سے پہلے اس کے متعلق سوال، قصے یا سبب نزول کے ذریعے تمہید قائم کر کے طلبہ کو راغب کرے۔

(۳) تقویمی:

تقویم کا لغوی معنی ہے: سیدھا کرنا، درست کرنا۔

تقویمی تمہید کی اصطلاحی تعریف:

"تَكُوْنُ فِيْ نِهَايَةِ الدَّرْسِ لِتَقْوِيْمِ مَا تَعَلَّمَهُ مِنَ الْمَعْلُوْمَاتِ فَيَتَحَقَّقُ الْمُعَلِّمُ مِنْ مَدَى اسْتِيْعَابِ الطُّلَّابِ، وَمِنْ ثَمَّ غَلَّقَ الدَّرْسَ"

''یہ تمہید سبق کے آخر میں ہوگی، اس میں طلبہ نے جو سبق پڑھا استاد اسے سیدھا اور درست کر کے اس بات کو حتمی شکل دے گا کہ طلبہ نے کیا کچھ سیکھ لیا ہے، پھر سبق بند کرے گا۔''

اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں، مثلا:

۱: تلاوت میں استاد کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ پڑھی گئی آیت کو طلبہ نے تلاوت کر لیا ہے۔

۲: حفظ میں استاد کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ پڑھی گئی آیت کو طلبہ نے حفظ کر لیا ہے۔

۳: تفسیر کی کلاس ہو تو ذکر کردہ آیات سے حاصل ہونے والے مسائل کا خلاصہ بیان کیا جائے۔

۴: تجوید وغیرہ کا سبق ہو تو سبق کے تمام افکار کا خلاصہ بیان کیا جائے۔ [1]

[1] المرشد في تعليم التربية الإسلامية، د۔ زين محمد شحاته، (ص:83)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: تمہید کی شروط اور تمہید کے مختلف اسلوب

(۱) تمہید کی شروط:

طلبہ کے جذبے کو بڑھانے والی تمہید میں مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

۱: تمہید نئی ہو۔

۲: جاذب ہو۔

۳: شوق پیدا کرنے والی ہو۔

۴: طلبہ کے لیے مفید ہو۔

۵: تعلیمی جذبے کو بڑھانے والی ہو۔

۶: باہمی مقابلے کے جذبے کو جوان کرنے والے ہو۔

۷: طلبہ کے موافق ہو۔

۸: طلبہ کی سمجھ میں آنے والی ہو۔

(۲) تمہید کے مختلف اسلوب:

درج ذیل اسالیب سے طلبہ استاد اور سبق کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور ان کا ذوق شوق بڑھ جائے گا۔

۱: طلبہ سے سوال کرنا۔

۲: سورت کے نام کی وجہ تسمیہ بیان کرنا۔

۳: سورت کا سبب نزول بیان کرنا۔

۴: قصے کو بیان کرنا۔

۵: ایسی مشکل کا ذکر کرنا جس کا حل سبق میں ہو۔

۶: مثال ذکر کرنا۔

۷: ظاہری تناقض بیان کرنا۔

۸: حیران کن چیز کا ذکر کرنا۔

۹: نئے تصور یا نئے خیال کو ذکر کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثالثاً: سورت کے نام کے معنی کے ذریعے تمہید

استاد کو چاہیے کہ وہ نئی سورت کے لیے طلبہ کے ذہنوں کو تیار کرے۔
اس کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

(۱) سورت ''الشوریٰ'' کے لیے تمہید:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: کون لفظ **"شوریٰ"** کو جملے میں استعمال کرے گا؟
۲: جب آپ پر مشکل آن پڑے تو آپ کس سے مشورہ کرو گے؟
۳: آپ بھائی یا دوست سے کیوں مشورہ کرو گے؟
۴: شوریٰ والی آیت کون نکالے گا؟
۵: جو اپنا فیصلہ خود کرتا ہے کسی سے مشورہ نہیں کرتا، آپ کی اس کے متعلق کیا رائے ہے؟

(۲) سورت ''السجدۃ'' کے لیے تمہید:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: آپ سجدہ تلاوت کے متعلق کیا جانتے ہیں؟
۲: سجدہ تلاوت کی کوئی ایک جگہ کون نکالے گا؟
۳: سجدہ تلاوت کی مسنون دعا کون سنائے گا؟
۴: سورۃ ''السجدۃ'' کون نکالے گا؟
۵: وہ کون سی جگہ ہے جس میں انسان اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے؟

(۳) سورت "الإنسان" کے لیے تمہید:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: سو سال پہلے آپ کا باپ کہاں تھا؟

جواب: ﴿لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا﴾ اس کا نام نشان بھی نہیں تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲: سورت "الإنسان" کون نکالے گا؟

(۴) سورت ''النازعات'' کے لیے تمہید:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: لفظ "نَزَعَ" جملے میں استعمال کریں۔

۲: لفظ "النَّازِعَة" جملے میں استعمال کریں۔

۳: فرشتوں کی ایک ڈیوٹی یہ بھی ہے کہ وہ کفار کی روحیں بڑی سختی سے نکالتے ہیں، وہ کون سی سورت ہے جس میں اللہ نے ان فرشتوں کی قسم اٹھائی ہے جو کفار کی روحیں بڑی سختی سے نکالتے ہیں؟

(۵) سورت ''الشمس'' کے لیے تمہید:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: آپ سورج کے متعلق کیا جانتے ہیں؟

۲: سورج کے کچھ فوائد ذکر کریں۔

۳: اگر سورج زیادہ قریب ہو جائے تو کیا خطرہ ہے؟

۴: اگر سورج زیادہ دور ہو جائے تو کیا خطرہ ہے؟

۵: قیامت کے دن سورج کی کیا حالت ہوگی؟

(۶) سورت ''التکاثر'' کے لیے تمہید:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: کس چیز میں کثرت کی حرص ہوتی ہے؟

۲: لفظ تکاثر کو جملے میں استعمال کریں۔

۳: تکاثر کا مد مقابل کیا ہے؟

۴: انسان کے لیے مال و اولاد کی کثرت کب نفع مند ہوتی ہے؟

۵: انسان کے لیے مال و اولاد کی کثرت کب نقصان دہ ہوتی ہے؟

۶: سورت التکاثر میں اللہ نے کس چیز سے ڈرایا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷) سورت ''الفیل'' کے لیے تمہید:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: آپ ابرہہ کے متعلق کیا جانتے ہیں؟

۲: ابرہہ نے کنیسہ کیوں بنایا تھا؟

۳: ابرہہ نے کعبہ پر حملہ کے لیے کون سے جانور استعمال کیے؟

۴: ابرہہ جب ہاتھیوں کا رخ کعبہ کی طرف کرتا تو ہاتھی کیا کرتے تھے؟

(۸) سورت ''الکوثر'' کے لیے تمہید:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: وہ کون سی نہر ہے جس کا اللہ نے اپنے رسول سے وعدہ کیا ہے؟

۲: نہر کوثر کی صفات کون بیان کرے گا؟

۳: وہ سورت کہاں ہے جس کا نام اس نہر کے نام پر رکھا گیا ہے؟

کامیاب تمہید کی نشانی:

جب استاد دیکھے کہ اکثر طلبہ سبق اور استاد کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں تو سمجھ لیں کہ تمہید کامیاب ہوگئی ہے اور جس قدر طلبہ کا ذوق وشوق بڑھے گا اسی قدر تمہید زیادہ کامیاب ہوگی۔ [1]

[1] المهارات الفنية لمعلم القرآن الكريم، لمعد الكتاب(ص:41)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رابعا: سورت کے نام کی وجہ تسمیہ کے ذریعے تمہید

وجہ تسمیہ سے مراد:

وجہ کا معنی ہے: وجہ۔ تسمیہ کا معنی ہے: نام رکھنا، وجہ تسمیہ کا اکٹھا معنی ہوگا: نام رکھنے کی وجہ۔

یعنی: اس سورت کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟ اس کی وجہ بیان کریں، مثلا: سورت بقرہ کا نام بقرہ کیوں رکھا گیا؟ اس کی وجہ بیان کریں۔

سورت کے نام کی وجہ تسمیہ کے ذریعے تمہید کی چند مثالیں

(۱) سورۃ "الأحزاب" کی وجہ تسمیہ:

سورت احزاب کا نام احزاب اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس میں احزاب کا مفصل ذکر ہے، احزاب کا معنی ہے: مختلف گروہ۔ ہوا یوں کہ مشرکین مکہ، غطفان اور بنو قریظہ کے لشکروں نے مختلف گروہوں کی شکل میں مدینے کا محاصرہ کر لیا، یہ محاصرہ کئی دن جاری رہا آخر کار اللہ نے انہیں ذلیل وخوار کر دیا۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَلَمَّا رَأَ الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا﴾[1]

''اور جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو انہوں نے کہا یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا، اور اس چیز نے ان کو ایمان اور فرماں برداری ہی میں زیادہ کیا۔''

(۲) سورۃ "سبأ" کی وجہ تسمیہ:

سورت سبا کا نام ''سبا'' اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس میں قوم سبا کا مفصل ذکر ہے۔ یہ لوگ یمن کے بادشاہ رہے۔ بڑی نعمتوں اور خوش حالی میں تھے، ان کے گھر باغات میں ہوتے تھے، جب انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناقدری

---

[1] سورۃ الأحزاب(22)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی، کفر کیا تو اللہ نے انہیں العرم ڈیم کے سیلاب کے ذریعے نیست و نابود کر دیا اور انہیں عبرت پکڑنے والوں کے لیے عبرت کا نشان بنا دیا، اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ﴿١٥﴾ ﴾

''بلاشبہ یقیناً سبا کے لیے ان کے رہنے کی جگہ میں ایک نشانی تھی۔ دو باغ دائیں اور بائیں (جانب) سے۔ اپنے رب کے دیے سے کھاؤ اور اس کا شکر کرو، پاکیزہ شہر ہے اور بے حد بخشنے والا رب ہے۔''

﴿ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿١٦﴾ ﴾

''پھر انھوں نے منہ موڑ لیا تو ہم نے ان پر بند کا سیلاب بھیجا اور ہم نے انھیں ان کے دو باغوں کے بدلے دو اور باغ دیے جو بدمزہ پھلوں اور جھاؤ کے درختوں اور کچھ تھوڑی سی بیریوں والے تھے۔''[1]

(۳) سورۃ ''فاطر'' کی وجہ تسمیہ:

سورت فاطر کا نام فاطر اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس سورت کے شروع میں اللہ کے اسم جلیل ''فاطر'' کا ذکر ہے۔ فاطر کا معنی ہے: بغیر نمونے کے از سر نو بنانے والا۔ اس نام کے ایسے معانی ہیں جو اللہ کی کمال عظمت پر دلالت کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾ ﴾

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، فرشتوں کو قاصد بنانے والا ہے جو دو دو اور تین تین اور چار چار پروں والے ہیں، وہ (مخلوق کی) بناوٹ میں جو چاہتا ہے اضافہ کر دیتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''[2]

(۴) سورۃ ''یٰس'' کی وجہ تسمیہ:

سورت ''یٰس'' کا نام یٰس اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ یہ لفظ یٰس سے شروع کی گئی ہے، جو قرآن کے معجزہ ہونے کی طرف اشارہ کر رہا ہے، اللہ عزوجل نے فرمایا:

---

[1] سورۃ سبأ (15،16)۔

[2] سورۃ فاطر (1)۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝﴾

''یس، اس حکمت سے بھرے ہوئے قرآن کی قسم!''[1]

(۵) سورۃ ''الصَّافَّات'' کی وجہ تسمیہ:

سورت ''الصافات'' کا نام الصافات اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس میں الصافات کا ذکر ہے، الصافات کا معنی ہے: صف در صف۔ یعنی: ایسے پاک باز فرشتے جو صف در صف اللہ کی عبادت و اطاعت میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں۔ ان کے تذکرے سے انسانوں کو نصیحت کی جا رہی ہے کہ تم بھی اللہ کی عبادت و اطاعت میں ہی سعادت سمجھو اور اس سورت میں فرشتوں کی مختلف ذمہ داریاں بھی بیان کی گئی ہیں، اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝﴾

''قسم ہے ان (جماعتوں) کی جو صف باندھنے والی ہیں! خوب صف باندھنا۔''

﴿فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝﴾

''پھر ان کی جو ڈانٹنے والی ہیں! زبردست ڈانٹنا۔''

﴿فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝﴾

''پھر ان کی جو ذکر کی تلاوت کرنے والی ہیں!''

﴿اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝﴾

''کہ بے شک تمھارا معبود یقیناً ایک ہے۔''[2]

(۶) سورۃ ''ص'' کی وجہ تسمیہ:

سورت ''ص'' کا نام ص اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ یہ لفظ ''ص'' سے شروع کی گئی ہے جو کہ قرآن کے معجزہ ہونے کی طرف اشارہ کر رہا ہے جس میں اول آخر سبھی کو چیلنج کیا گیا ہے، اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝﴾

''ص، اس نصیحت والے قرآن کی قسم!''[3]

---

[1] سورۃ یس (2،1)۔

[2] سورۃ الصافات (4،3،2،1)۔

[3] سورۃ ص (1)۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(۷) سورۃ ''الزمر'' کی وجہ تسمیہ:

سورت ''زمر'' کا نام زمر اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس میں زمر کا لفظ ہے، زمر کا معنی ہے: کئی گروہ، اس کی واحد زمرۃ ہے۔ اس سورت میں خوش نصیب جنتیوں کے گروہوں اور بدنصیب جہنمیوں کے گروہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۔ بدنصیب جہنمیوں کے گروہ:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾﴾

''اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آئیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے نگران ان سے کہیں گے کیا تمھارے پاس تم میں سے کچھ رسول نہیں آئے جو تم پر تمھارے رب کی آیات پڑھتے ہوں اور تمھیں تمھارے اس دن کی ملاقات سے ڈراتے ہوں؟ کہیں گے کیوں نہیں، اور لیکن عذاب کی بات کافروں پر ثابت ہوگئی۔ [1]

۲۔ خوش نصیب جنتیوں کے گروہ:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿٧٣﴾﴾

''اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے، گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آئیں گے، اس حال میں کہ اس کے دروازے کھول دیے گئے ہوں گے اور اس کے نگران ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو، تم پاکیزہ رہے، پس اس میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ رہنے والے۔'' [2]

(۸) سورۃ ''غَافِر'' کی وجہ تسمیہ:

سورت غافر کا نام غافر اس لیے رکھا گیا کیونکہ اس کے شروع میں ہی اللہ کا اسم جلیل غافر ہے، غافر کا معنی ہے: بخشنے والا، یہ اللہ کی صفات میں سے ایک بہت بڑی صفت ہے، اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿٣﴾﴾

---

[1] سورۃ الزمر (71)۔

[2] سورۃ الزمر (73)۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، بہت سخت سزا والا، بڑے فضل والا، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''[1]

اس سورت کا نام ''المُؤْمِن'' بھی ہے؛ کیونکہ اس میں آل فرعون کے ایک مومن شخص کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۚ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَ اِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝۲۸﴾[2]

''اور فرعون کی آل میں سے ایک مومن آدمی نے کہا جو اپنا ایمان چھپاتا تھا، کیا تم ایک آدمی کو اس لیے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے ''میرا رب اللہ ہے'' حالانکہ یقیناً وہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے واضح دلیلیں لے کر آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے اور اگر وہ سچا ہے تو تمھیں اس کا کچھ حصہ پہنچ جائے گا جس کا وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے۔ بے شک اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے بڑھنے والا، سخت جھوٹا ہو۔''

(۹) سورۃ ''فُصِّلَتْ'' کی وجہ تسمیہ:

سورت ''فصلت'' کا نام فصلت اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس میں فصلت کا لفظ ہے، فصلت کا معنی ہے: تفصیل سے بیان کی گئی، یعنی: اس سورت میں اللہ عزوجل نے اپنی قدرت اور وحدانیت پر آیات و دلائل کو بڑی وضاحت سے مفصل ذکر کیا ہے۔ اپنے وجود، اپنی عظمت اور اس کائنات کی تخلیق پر قطعی دلائل ذکر کیے ہیں۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝۳﴾

''ایسی کتاب جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں، عربی قرآن ہے، ان لوگوں کے لیے جو جانتے ہیں۔''[3]

(۱۰) سورۃ ''الشُّوْرٰی'' کی وجہ تسمیہ:

سورت ''شوریٰ'' کا نام شوریٰ اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس میں شوریٰ کا ذکر ہے۔ شوریٰ کا معنی ہے: مشورہ۔ اس

---

[1] سورۃ غافر (3)۔

[2] سورۃ غافر (28)۔

[3] سورۃ فصلت (3)۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سے اسلام میں مشورہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ اس سورت میں مومنوں کو تعلیم دی جارہی ہے کہ وہ اپنی انفرادی اجتماعی زندگی میں اس کامل اکمل اور شاندار اصول کو ضرور مدنظر رکھیں اور اپنی زندگی اسی کی روشنی میں بسر کریں۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪﴾

''اور وہ لوگ جنھوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم کی اور ان کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے۔''[1]

(۱۱) سورۃ ''الزُّخْرُف'' وجہ تسمیہ:

سورت زخرف کا نام زخرف اس لیے رکھا گیا کیونکہ اس میں زخرف کا ذکر ہے۔ زخرف کا معنی ہے: خوبصورتی۔ اس سورت میں دنیوی عارضی مال و متاع اور اس کی دھوکے میں ڈالنے والی چمک دھمک کو ایسی زرق برق خوبصورتی کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جس سے اکثر لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں؛ حالانکہ دنیا ساری کی ساری اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں، اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝﴾

''اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی امت ہو جائیں گے تو یقیناً ہم ان لوگوں کے لیے جو رحمان کے ساتھ کفر کرتے ہیں، ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور سیڑھیاں بھی، جن پر وہ چڑھتے ہیں۔''

﴿وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝﴾

''اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی، جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں۔''

﴿وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾

(چاندی کے بنا دیتے) اور سونے کے اور یہ سب کچھ دنیا کی زندگی کے سامان کے سوا کچھ نہیں اور آخرت تیرے رب کے ہاں متقی لوگوں کے لیے ہے۔[2]

(۱۲) سورۃ ''الدُّخَان'' کی وجہ تسمیہ:

سورت ''الدخان'' کا نام الدخان اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس میں الدخان کا ذکر ہے۔ الدخان کا معنی ہے: دھواں۔ اس سورت میں اس دھوئیں کا ذکر ہوا ہے جسے اللہ نے بطور نشانی مشرکین مکہ کو ڈرانے کے لیے ان پہ نازل کیا۔

---

[1] سورۃ الشوری(38)۔

[2] سورۃ الزخرف(33،34،35)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب مشرکین مکہ نے نبی ﷺ کی تکذیب کی تو وہ قحط اور بھوک میں مبتلا کر دیے گئے اور اللہ نے ان پر دھوئیں کا عذاب نازل کیا جس سے وہ ہلاک ہونے کے قریب ہو گئے پھر اللہ نے انہیں اس عذاب سے بچا لیا۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝﴾

''سو انتظار کر جس دن آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔''[1]

(۱۳) سورۃ ''الجَاثِيَة'' کی وجہ تسمیہ:

سورت ''الجاثیہ'' کا نام الجاثیہ اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس میں الجاثیہ کا ذکر ہے۔ الجاثیہ کا معنی ہے: گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی جماعت۔ اس سورت میں ذکر ہوا ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو خوفناک صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا، تمام لوگ حساب سے گھبراہٹ کے باعث گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں گے اور ایسی پریشانی میں مبتلا ہوں گے جس کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا، اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝﴾

''اور تو ہر امت کو گھٹنوں کے بل گری ہوئی دیکھے گا، ہر امت اپنے اعمال نامہ کی طرف بلائی جائے گی، آج تمھیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔''[2]

(۱۴) سورۃ ''الأَحْقَاف'' کی وجہ تسمیہ:

سورت ''احقاف'' کا نام احقاف اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس میں احقاف کا ذکر ہے۔ احقاف: یمن کے ایک علاقے کا نام ہے، یہاں قوم عاد آباد تھی، جنہیں اللہ نے ان کی سرکشی اور بغاوت کے باعث ہلاک کر دیا۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ۖ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝﴾[3]

''اور عاد کے بھائی کو یاد کر جب اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا، جب کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد کئی ڈرانے والے گزر چکے کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو، بے شک میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب

---

[1] سورۃ الدخان(10)۔

[2] سورۃ الجاثیۃ(28)۔

[3] سورۃ الأحقاف(21)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ڈرتا ہوں۔''

(۱۵) سورۃ ''الفَتْح'' کی وجہ تسمیہ:

سورت ''الفتح'' کا نام الفتح اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس میں الفتح کا ذکر ہے۔ الفتح کا معنی ہے: فتح۔ اس سورت میں اللہ نے مومنوں کو فتح مبین کی بشارت سنائی ہے، اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝١﴾

''بے شک ہم نے تجھے فتح دی، ایک کھلی فتح۔''[1]

(۱۶) سورۃ ''الحُجُرَات'' کی وجہ تسمیہ:

سورت ''الحجرات'' کا نام الحجرات اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس میں حجرات کا ذکر ہے۔ حجرات کی واحد: حجرۃ ہے۔ حجرۃ کا معنی ہے: گھر۔ اس سورت میں اللہ عزوجل نے نبی ﷺ کے گھروں کا ادب واحترام بیان کیا ہے، ان گھروں میں امہات المؤمنین نبی ﷺ کی بیویاں رہائش پذیر تھیں۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝٤﴾

''بے شک وہ لوگ جو تجھے دیواروں کے باہر سے آوازیں دیتے ہیں ان کے اکثر نہیں سمجھتے۔''

﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٥﴾

''اور اگر بے شک وہ صبر کرتے، یہاں تک کہ تو ان کی طرف نکلتا تو یقیناً ان کے لیے بہتر ہوتا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''[2]

(۱۷) سورۃ ''الطُّوْر'' کی وجہ تسمیہ:

سورت ''الطور'' کا نام الطور اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس سورت کے شروع میں اللہ عزوجل نے طور پہاڑ کی قسم اٹھائی ہے۔ یہ وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ عزوجل موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوئے۔ یہ پہاڑ اللہ کے انوار وتجلیات اور فیوض وبرکات سمیٹنے کے باعث باقی ساری دنیا کے پہاڑوں سے عزوشرف اور مقام ومرتبے والا بن گیا۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

---

[1] سورۃ الفتح (1)۔

[2] سورۃ الحجرات (4، 5)۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾﴾

''قسم ہے طور کی! اور ایک کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے!''[1]

(۱۸) سورۃ ''الحَدِیْد'' کی وجہ تسمیہ:

سورت ''الحدید'' کا نام الحدید اس لیے رکھا گیا؛ کیونکہ اس میں الحدید کا ذکر ہے۔ الحدید کا معنی ہے: لوہا۔ اس سورت میں اللہ نے لوہے کا ذکر کیا جسے انسان حرب وسلم (حالت جنگ اور حالتِ امن) میں استعمال کرتا ہے، یہ عمارتیں بنانے کے کام آتا ہے، اس سے بڑے بڑے پل اور بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کی جاتی ہیں، اس سے آلاتِ حرب: ذرہ، تیر، تلوار وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾[2]

''اور ہم نے لوہا اتارا جس میں سخت لڑائی (کا سامان) ہے اور لوگوں کے لیے بہت سے فائدے ہیں۔''[3]

---

[1] سورۃ الطور(1،2)۔

[2] الحدید(25)۔

[3] المهارات الفنية لمعلم القرآن الكريم، لمعد الكتاب(ص:37)، غير مطبوع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خامسا: سورتوں کے فضائل کے ذریعے تمہید

سبق شروع کرنے سے پہلے استاد کو چاہیے کہ وہ سورتوں کے فضائل بیان کر کے طلبہ کے دل و دماغ کو سبق کے لیے آمادہ کرے۔

چند مثالیں

(۱) سورت الفاتحہ کی فضیلت:

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى رضي الله عنه قَالَ:
مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أُصَلِّي فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي؟)) فَقُلْتُ: كُنْتُ أُصَلِّي، فَقَالَ:((أَلَمْ يَقُلْ اللّٰهُ :يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ!؟)) ثُمَّ قَالَ :((أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ!؟)) فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَخْرُجَ مِنْ الْمَسْجِدِ فَذَكَّرْتُهُ، فَقَالَ:((الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوْتِيتُهُ))[1]

سیدنا ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا۔ میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ فوراً ہی کیوں نہ آئے؟ عرض کیا: نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ نے تم لوگوں کو حکم نہیں دیا ہے کہ اے ایمان والو! جب اللہ اور اس کے رسول تمہیں بلائیں تو لبیک کہو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتاؤں!؟ پھر آپ ﷺ مسجد سے باہر تشریف لے جانے کے لئے اٹھے تو میں نے بات یاد دلائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ یہ سورت سبع المثانی ہے اور یہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔''

---

[1] صحیح بخاری (4703)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) سورت البقرۃ کی آخری دو آیات کی فضیلت:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ:

((هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ، فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ، وَقَالَ:" أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ"))[1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک انھوں نے اوپر سے ایسی آواز سنی جیسی دروازہ کھلنے کی ہوتی ہے تو انہوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور کہا: آسمان کا یہ دروازہ آج ہی کھولا گیا ہے، آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، اس سے ایک فرشتہ اترا تو انہوں نے کہا: یہ ایک فرشتہ آسمان سے اترا ہے یہ آج سے پہلے کبھی نہیں اترا، اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا: آپ کو دو نور ملنے کی خوشخبری ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے: ایک سورت فاتحہ اور دوسری سورہ بقرہ کی آخری آیات، آپ ان دونوں میں سے جو جملہ بھی پڑھیں وہ آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔"

(۳) سورت البقرۃ اور آل عمران دونوں کی اکٹھی فضیلت:

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ، قَالَ:كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا))[2]

سیدنا نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے دن قرآن اور قرآن والے ایسے لوگوں کو لایا جائے گا جو اس پر عمل کرتے تھے، سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اس کے آگے آگے ہوں گی۔" رسول اللہ ﷺ نے ان سورتوں کے لئے تین مثالیں دیں جن کو میں نہیں

---

[1] صحیح مسلم (806)۔

[2] صحیح مسلم (805)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھولا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جیسے وہ دو بادل ہیں یا دو کالے سائبان ہیں جن کے درمیان روشنی ہے جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑنے والے پرندوں کی دو ٹولیاں ہیں، وہ اپنے صاحب کی طرف سے دفاع کریں گی۔''

(۴) سورت الکہف کی فضیلت:

۱: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَانَتْ لَهُ نُوْراً مِنْ حَيْثُ قَرَأَهَا، مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ))[1]

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورت الکہف پڑھی جہاں سے پڑھی وہاں سے مکہ تک یہ اس کے لیے نور بن جائے گی۔''

وَفِيْ رِوَايَةٍ:

((مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَمَا أُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهُ نُوْراً مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ))[2]

''جس نے سورت کہف یوں پڑھی جیسے نازل کی گئی تو یہ اس کے لیے وہاں سے مکہ تک نور بن جائے گی۔''

۲: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورہ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کرلیں، اسے دجال کے فتنے سے محفوظ کرلیا گیا۔''[3]

۳: عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَدِيْثِ الدَّجَّالِ أَنَّهُ قَالَ: ((فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ)).

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ دجال والی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''تم میں سے جو اسے پائے تو وہ اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے''۔[4]

(۵) سورت الملک کی فضیلت:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((سُوْرَةُ تَبَارَكَ هِيَ الْمَانِعَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))

---

[1] عمل اليوم والليلة، للنسائي (954)۔

[2] إرواء الغليل (94/3)۔

[3] صحيح مسلم (809)۔

[4] صحيح مسلم (2937)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: سورت الملک قبر کے عذاب سے بچانے والی ہے۔[1]

(۶) سورت الاخلاص کی فضیلت:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ:((قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)) يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک صحابی (قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ رات کو سورۃ قل ھو اللہ بار بار پڑھ رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گویا انہوں نے سمجھا کہ اس میں کوئی بڑا ثواب نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت قرآن کریم کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔[2]

(۷) معوذتین کی فضیلت:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتْ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ: " قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" وَ "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ"))[3]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جو آیتیں آج مجھ پر نازل کی گئی ہیں ان جیسی کبھی نہیں دیکھی گئیں؟!!

وہ آیات یہ ہیں: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾"[4]

---

[1] مستدرك حاكم، صحيح الترغيب(1475)۔

[2] صحيح بخاری (5013)۔

[3] صحيح مسلم (814)۔

[4] زاد الذاكرين في الأذكار والأدعية الصحيحة (ص:88،89)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سادسا: اچھی عادات کی تعلیم کے ذریعے تمہید

جب استاد کو یہ معلوم ہو کہ استاد کی بات سب سے بہتر ہوتی ہے اور اس کی بات طلبہ کی اخلاقیات کو درست کرنے میں انتہائی مؤثر ثابت ہو گی تو وہ آہستہ آہستہ طلبہ کو نیکی تقوی پہ لگانے ان کی تربیت و اصلاح کرنے اور ان کی بری عادات کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا۔

مثال:

جب استاد کسی طالب علم کو کسی غلطی کی طرف مائل محسوس کرے اور وہ یہ آیت پڑھ رہا ہو:

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ ۘ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ ۚ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٢٧﴾﴾

''اور ان پر آدم کے دو بیٹوں کی خبر کی تلاوت حق کے ساتھ کر، جب ان دونوں نے کچھ قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی۔ اس نے کہا میں تجھے ضرور ہی قتل کر دوں گا۔ اس نے کہا بے شک اللہ متقی لوگوں ہی سے قبول کرتا ہے۔''[1]

تو استاد کو چاہیے کہ وہ اس آیت کی روشنی اہل تقوی کی فضیلت بیان کرے، عمل صالح اور دعا کی قبولیت کے لیے حلال کھانے کی اہمیت بیان کرے، اور بتائے کہ حلال کھانا تقوی کی علامت ہے۔ پھر اچھے کاموں کی ترغیب دے، مثلا: یوں کہے:

۱: کس کس نے نمازِ فجر باجماعت ادا کی ہے؟ کیونکہ نماز فحاشی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

۲: کس کس نے نمازِ عشاء مسجد میں ادا کی ہے؟ کیونکہ مسجد اچھے ساتھیوں سے ملنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

۳: کس کس نے صبح کے اذکار کیے ہیں؟ کیونکہ اذکار کے ذریعے انسان شیاطین سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۴: کس کس نے قرآن کا ایک پارہ پڑھا ہے؟ کیونکہ تلاوتِ قرآن سے ایمان بڑھ جاتا ہے۔

ملاحظہ:.....دکتور ابراہیم رمضان الدیب نے درسی نظام کو مضبوط کرنے لیے درج ذیل دس خصال ذکر کی ہیں:

''شخصی محاسبہ، باہمی تعاون، وقت کو منظم کر کے قیمتی بنانا، والدین سے حسن سلوک، بلند نظری، بحث مباحثہ، ایک دوسرے سے آگے بڑھنا، حیاء، پاکدامنی، دوستی اور بھائی چارہ''۔[2]

---

[1] سورة المآئدة (27)۔

[2] أسس و مهارات بناء القيم التربوية و تطبيقاتها العلمية (ص: 151)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل السادس:

ترغیب دینے کی مہارت

اولا:.....ترغیب کا مفہوم

ثانیا:..... ترغیب کے فوائد

ثالثا:.....ترغیب سے غفلت کا نقصان

رابعا:.....ترغیب کی مختلف صورتیں

خامسا:.....ترغیب کی شروط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: ترغیب کا مفہوم

ترغیب کی تعریف:

"هُوَ الْحَادِثُ أَوِ الْمُثِيْرُ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ إِلَى زِيَادَةِ احْتِمَالِ تَكْرَارِ حُدُوْثِ الِاسْتِجَابَةِ"

''ایسی بات یا ایسا واقعہ جس سے بار بار بات ماننے کا ذوق پیدا ہو۔''

ترغیب کا فائدہ:

۱: ترغیب جس قدر بروقت اور فورا ہو گی ذوق وشوق بھی اسی قدر زیادہ پیدا ہو گا؛ کیونکہ اس سے پڑھنے والے کو خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔

۲: ماہرین کا کہنا ہے کہ ترغیب کا فائدہ صرف اسی کو نہیں ہوتا جسے ترغیب دی جائے بلکہ اس کا فائدہ اس کے ساتھیوں کو بھی ہوتا ہے۔[1]

قرآن کریم اور سنت نبویہ سے ترغیبات کی چند مثالیں

(۱) جو اللہ کے پاس ہے وہ مال وشہوات سے بہتر اور باقی رہنے والا ہے:

جو اللہ کے پاس ہے وہ مال وشہوات سے بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾﴾

''کہہ دے کیا میں تمھیں اس سے بہتر چیز بتاؤں، جو لوگ متقی بنے ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغات ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور نہایت پاک صاف بیویاں اور اللہ کی جانب سے عظیم خوشنودی ہے اور اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔''[2]

---

[1] مهارات التدريس د/ جابر عبد الحميد جابر وآخرون(ص:247_255)۔

[2] سورۃ آل عمران(15)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضاحت:

۱: خیر کی عظمت کو واضح کرنے کے لیے اور اس کی طرف راغب کرنے کے لیے اسے نکرہ لایا گیا، نکرہ میں ابہام اور عموم ہوتا ہے، یعنی: بہت بڑی اور بہت زیادہ بلکہ ہر طرح کی خیر۔

۲: بات کی شان کو واضح کرنے کے لیے لفظ ''قُلْ'' سے شروع کیا گیا اور ''قل'' سے مخاطب نبی ﷺ ہیں۔

۳: اور گفتگو میں استفہامیہ اسلوب اختیار کیا گیا تاکہ جو بات بیان ہونے والی ہے سامعین اسے ذوق شوق سے سنیں اس پہ عمل کرنے کے لیے ابھی سے پرعزم ہو جائیں۔

جیسے اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝١٠﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمھاری ایسی تجارت کی طرف رہنمائی کروں جو تمھیں دردناک عذاب سے بچا لے؟''

﴿تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝١١﴾

''تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔''[1] [2]

(۲) ایک نیکی کا بدلہ دس گنا:

جو کوئی ایک نیکی کرے اسے اس کا دس گنا ملے گا۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝١٦٠﴾

''جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہوں گی اور جو برائی لے کر آئے گا سو اسے جزا نہیں دی جائے گی، مگر اسی کی مثل اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''[3]

---

[1] سورة الصف(10،11)۔

[2] التحرير والتنوير لابن عاشور(ج:1/723)، تفسير أبي السعود(14/2)۔

[3] سورة الأنعام(160)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) اللہ پر ایمان لانا اور جہاد کرنا دردناک عذاب سے بچنے کا ذریعہ:

اللہ پر ایمان لانا اور فی سبیل اللہ جہاد کرنا یہ اللہ سے ایسی تجارت ہے جو انسان کو دردناک عذاب سے بچا لے گی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝١٠﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمھاری ایسی تجارت کی طرف رہنمائی کروں جو تمھیں دردناک عذاب سے بچا لے؟''

﴿تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝١١﴾

''تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔''[1]

(۴) اچھائی کا بدلہ اچھائی سے دو:

جو آپ کے ساتھ حسن سلوک کرے تم بھی اس کے ساتھ حسن سلوک کرو اور کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم اسے یہ دعا دو ''جزاکم اللہ خیرا: اللہ آپ کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے''۔

۱: نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ)).

''جو تمہارے ساتھ احسان کرے اس کا بدلہ دو۔ اگر بدلہ دینے کے لیے کوئی چیز نہ پاؤ تو اس کے حق میں دعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھ لو کہ تم نے اسے اس (کے احسان) کا بدلہ دے دیا ہے۔''[2]

۲: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: "جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا" فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ)).

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے ''جزاکم اللہ خیرا'' (اللہ آپ کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے) کہا، اس نے اس کی

---

[1] سورة الصف(10،11)۔

[2] سنن ابی داؤد(1672)، صحیح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوری پوری تعریف کردی۔''[1]

۳: نفس انسانی میں طبعی طور پر بھی یہ وصف پایا جاتا ہے کہ اگر کوئی اس کے ساتھ حسن سلوک کرے تو یہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اور اگر کوئی اس کے ساتھ برا سلوک کرے تو یہ بھی اسے سبق سکھانے کا سوچتا ہے۔ جو اس کے ساتھ جیسا سلوک کرے یہ بھی اس کے ساتھ ویسا ہی کرتا ہے۔

۴: امام راغب رحمہ اللہ نے فرمایا:

''وَالثَّوَابُ: مَايَرْجِعُ إِلَى الْإِنْسَانِ مِنْ جَزَاءِ أَعْمَالِهِ.''

''انسان کے اعمال کا وہ بدلہ جو انسان کی طرف لوٹتا ہے، اسے ثواب کہتے ہیں۔''[2]

---

[1] جامع ترمذی (2035)، صحیح۔

[2] فیض القدیر شرح الجامع الصغیر (ص:151/1)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: ترغیب و تشجیع کے فوائد

ترغیب سے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں، کچھ بذات خود استاد کو حاصل ہوتے اور کچھ طلبہ کو۔

(۱) ترغیب کے وہ فوائد جو بذات خود استاد کو حاصل ہوتے ہیں:

۱: استاد جب تمام طلبہ کو ترغیب دے گا تو سبھی کے ساتھ برابری والا معاملہ کرے گا۔

۲: دوران کلاس طلبہ کو ترغیب دینے سے استاد کی اپنی اکتاہٹ بھی دور ہو جائے گی۔

۳: طلبہ کو مسلسل فائدہ پہنچانے کی رغبت بڑھ جائے گی۔

۴: استاد دوران کلاس مسرت و سعادت محسوس کرے گا۔[1]

(۲) ترغیب کے وہ فوائد جو طلبہ کو حاصل ہوتے ہیں:

۱: مزید آگے بڑھنے اور ماہر بننے کا ذوق پیدا ہوگا۔

۲: عزم میں پختگی اور مستقل مزاجی پیدا ہوگی۔

۳: مختلف تعلیمی نشاطات میں مشارکت بڑھے گی۔

۴: تخلیقی صلاحیتیں مزید بڑھیں گی۔

۵: استاد اور طلبہ کے درمیان ادب و احترام پہ قائم محبت والی فضا قائم ہوگی۔

۶: تمام طلبہ استاد کی رہنمائی کو دل و جان سے قبول کریں گے۔

۷: تعلیمی مشارکات میں تسلسل کا ذوق بڑھے گا۔

۸: اپنے ارادوں کی تکمیل کا جذبہ بڑھے گا۔

۹: کتاب سے محبت پیدا ہوگی۔

۱۰: کلاس میں حسن کارکردگی میں اضافہ ہوگا۔

۱۱: اعتماد کی روح پیدا ہوگی۔

---

[1] طرائق تدريس التربية الإسلامية، فوز كردي (ص:136)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثالثا: ترغیب و تشجیع میں غفلت کے نقصانات

اگر استاد سے ترغیب و تشجیع میں غفلت ہو جائے تو لائق فائق طلبہ کو بھی اور کمزور طلبہ کو بھی کئی نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ا) لائق فائق طلبہ کو پہنچنے والے نقصانات:

۱: مزید آگے بڑھنے اور مہارت حاصل کرنے کے ذوق میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

۲: وہ اکثر ذہنی انتشار کا شکار رہتے ہیں۔

۳: مشارکات میں تسلسل کے لیے ان کے ذوق میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

۴: طلبہ اور تخلیقی کاموں کے درمیاں خلیج حائل ہو جاتی ہے۔

۵: انہیں ان کی طبعی صلاحیتوں کی نا قدری کا احساس ہونے لگتا ہے۔

۶: ان کی پیش قدمی میں سستی شروع ہو جاتی ہے۔

۷: طلبہ کے لیول میں کمی کا خدشہ بھی ہوتا ہے۔

۸: وہ مدرسے سے بیزار ہونے لگتے ہیں۔

(ا) کمزور طلبہ کو پہنچنے والے نقصانات:

۱: سیکھنے کے جذبے میں کمی۔

۲: اکثر ذہنی انتشار۔

۳: کلاس میں ہم آہنگی میں دقت۔

۴: خود اعتمادی میں کمی۔

۵: لائق ساتھیوں سے ملنے کا خیال ختم۔

۶: کتاب سے نفرت۔

۷: استاد سے نفرت۔

۸: مدرسے سے نفرت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رابعا: ترغیب کی مختلف صورتیں

مؤثر ترغیب کی افراد و مواقع کے اعتبار سے مختلف صورتیں ہیں، لہٰذا استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ موقع و محل کے مطابق ترغیبات کی مختلف صورتوں کو ملحوظ خاطر رکھے، جس موقع پر جس طالب علم کے لیے ترغیب کا جو انداز زیادہ مناسب اور زیادہ مؤثر ہو وہی اختیار کرے۔

ترغیب کی تین صورتیں ہیں:

لفظی، معنوی اور مادی۔

پہلی صورت: لفظی ترغیب:

لفظی ترغیب: ''وہ ترغیب جو ایک کلمہ، دو کلموں یا ایک جملے سے دی جائے۔''

(۱) ایک کلمے سے ترغیب:

طالب کی بات یا سوال کے جواب میں کہنا:

صَحِيْح	مُدْهِش	جَيِّد	رَائِع	مُمْتَاز	مُبْدِع	مُمَيَّز
بالکل صحیح	واہ! حیران کن	عمدہ	خوب	بہت اعلیٰ	بے مثال	شاندار

(۲) دو کلموں سے ترغیب:

تِلَاوَةٌ طَيِّبَة	قِرَاءَةٌ صَحِيْحَة	إِجَابَةٌ جَمِيْلَة	إِجَابَةٌ صَحِيْح
عمدہ تلاوت	صحیح تلاوت	خوبصورت جواب	درست جواب
فِكْرَةٌ مُدْهِشَة	اِقْتِرَاحٌ جَيِّدٌ	إِجَابَةٌ مُمَيَّزَة	تَفْكِيْرٌ سَلِيْمٌ
حیران کن بات	عمدہ تجویز	شاندار جواب	درست رائے

(۳) ایک جملے سے ترغیب:

بَارَكَ اللهُ فِيْكَ عَلَى تِلَاوَتِكَ اللہ کریم اس تلاوت پر آپ کو برکتوں سے نوازے۔

جَعَلَكَ اللهُ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ اللہ کریم آپ کو اہل قرآن میں شامل فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَقَرَّ اللّٰهُ بِكَ عَيْنَ وَالِدَيْكَ اللہ آپ کو اپنے والدین کی آنکھوں کا سرور بنائے۔

مَا شَاءَ اللّٰهُ، مِنَ الْمُتَفَوِّقِيْنَ ماشاءاللہ! کیا بات ہے! آپ تو لائق فائق ہو!!

جَعَلَكَ اللّٰهُ مِنْ اَبْطَالِ الْإِسْلَامِ اللہ کریم آپ کو اسلامی نامور شخصیات میں سے بنائے۔

نَفَعَ اللّٰهُ بِكَ، شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ

اللہ کریم آپ کو باعث نفع بنائے، آپ کے سینے کو کھول دے، مزید اضافہ فرمائے۔

نوٹ:..... یہ ترغیبی اور تعریفی کلمات صرف لائق فائق طلبہ کے لیے ہی نہیں بلکہ سب مشارکین کے لیے بولے جائیں خواہ کسی نے انگلی کھڑی کر کے ہی حصہ لیا ہو؛ تاکہ سبھی طلبہ کا ذوق بڑھے اور تعلیمی سسٹم مزید مضبوط اور کامیاب ہو۔

لفظی ترغیب کے خاص انداز:

(۱) جواب والے لفظ کو ایک یا دو بار دہرانا:

مثلا: استاد ایک طالب علم سے سوال کرے کہ حروف اظہار کتنے ہیں؟ طالب علم جواب دے: چھ۔

تو استاد اس کے اس درست جواب کو ایک بار یا دو بار دہرائے، مثلا: کہے: چھ۔ یا کہے: چھ، چھ۔

(۲) جواب کے بعد تعریفی کلمات بولنا:

مثلا: استاد ایک طالب علم سے سوال کرے کہ حروف اظہار کتنے ہیں؟ طالب علم جواب دے: چھ۔

تو استاد کہے: ''چھ، جواب درست ہے۔'' یا کہے: ''چھ، بہت خوب۔'' یا کہے: ''چھ، ہاں، درست۔''

(۳) نئی بات یاد کرانے کے انداز میں جواب دہرانا:

جب طالب علم کا جواب کچھ درست ہو اور کچھ غلط ہو تو استاد درست جواب پر تشجیع اور حوصلہ افزائی کرے اور غلطی کی نشاندہی کرے، مثلا: جب استاد طلبہ سے کہے کہ حروف اظہار سنائیں۔

ایک طالب علم سنائے: ہمزہ، ھاء، ع، ح، ق، ک۔

تو استاد کہے: آپ کا جواب درست ہے، سوائے ق ک کے۔ یہ حروف اخفاء میں سے ہیں۔

یا کہے: (ہمزہ، ھاء، ع، ح) اتنا جواب درست ہے۔

(۴) دوسرے طلبہ کو شریک کرنا:

اس میں اصل بنیاد کسی کی نقل اور کاپی کروانا ہے، جیسے: کاتب کتابت کرتا ہے اور سیکھنے والے لوگ اس کی کتابت کی کاپی اور نقل کرتے ہیں۔ اس کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مثلا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱: خالد کی تلاوت کی طرح تلاوت کون کرے گا؟

۲: جو علی نے کہا وہ کون دہرائے گا؟

۳: جو احمد نے کہا اس کا دوسرا جواب کون دے گا؟

نوٹ:..... یاد رکھیں پسندیدہ اور مؤثر ترغیب و تشجیع کے لیے ان الفاظ یا ان جملوں کا صرف سادہ استعمال کافی نہیں؛ بلکہ بولے جانے والے الفاظ میں تاثیر کئی اعتبار سے پیدا ہوتی ہے، مثلاً: آواز میں سوز، بولنے میں جوش و جذبہ، آواز کو اونچی یا پست کرنا۔

مثلاً: لفظ ''ہاں'' کو مندرجہ ذیل سبھی امور کے لیے بولا جاسکتا ہے:

(۱) قبول کرنے کے لیے۔ (۲) تابعداری کے اظہار کے لیے۔ (۳) متوجہ ہونے کے لیے۔ (۴) غصے کے اظہار کے لیے۔ (۵) چیلنج کرنے کے لیے۔

دوسری صورت: معنوی ترغیب (باڈی لینگویج):

اس کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں، مثلاً:

(۱) مسکرا دینا:

جب استاد طلبہ سے سوال کرے تو جو طالب علم جواب دے استاد اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دے۔

اس سے اس طالب علم کی بہت حوصلہ افزائی ہوگی اور وہ مزید جواب دینے اور مزید آگے بڑھنے کے لیے مزید کمر بستہ ہوجائے گا۔ مسکرانے کی بجائے اپنی پیشانی پر تیور چڑانے کا نتیجہ اس کے الٹ ثابت ہوگا۔

(۲) انگلی یا ہاتھ کا اشارہ کرنا:

جب استاد طلبہ سے سوال کرے تو جو طالب علم درست جواب دے استاد اپنے ہاتھ یا انگلی کے اشارے سے اس کے جواب کی موافقت میں اطمینان کا اظہار کرے۔

(۳) سر سے اشارہ کرنا:

طالب علم کے درست جواب پر استاد کا اثبات کے انداز میں اپنا سر اوپر سے نیچے کی طرف ہلانا، یہ استاد کی رضامندی پر دلالت کرتا ہے؛ جبکہ جواب غلط ہو تو استاد اپنا سر دائیں بائیں ہلائے گا تاکہ طلبہ درست جواب دینے کی کوشش کریں۔

(۴) سامنے آ کھڑا ہونا:

جب طالب علم تلاوت کر رہا ہو یا کسی سوال کا جواب دے رہا ہو تو استاد غور و فکر کے انداز میں اس کے سامنے آ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر کھڑا ہو جائے۔ اس سے طالب علم کی حوصلہ افزائی ہوگی اور وہ پہلے سے زیادہ غور فکر کے ساتھ تلاوت کرے گا اور زیادہ احتیاط کے ساتھ جواب دے گا۔ ڈراؤنی نظروں سے نہ دیکھے اس کا نتیجہ الٹ نکلے گا۔

(۵) جسم کو تھوڑی سی حرکت دینا:

۱: جب طالب علم جواب دے رہا ہو تو استاد تھوڑا سا اس کے قریب ہو جائے، اس انداز میں اس بات کی طرف اشارہ ہوگا کہ استاد طالب علم کے جواب کو بڑے ذوق شوق اور بڑے غور سے سننا چاہتا ہے، اس سے طالب علم کا حوصلہ بڑھے گا اور وہ بڑے ذوق شوق اور بڑے دھیان سے جواب مکمل کرے گا۔

۲: سوال کا جواب سنتے ہوئے استاد اگر اپنے سر کو دائیں بائیں ہلائے تو اس کا مطلب ہوگا کہ طالب علم یہاں پر غلطی کر رہا ہے؛ لہذا وہ اپنی غلطی کو درست کرنے کی کوشش کرے۔

(۶) مسلسل اشارہ کرنا:

۱: اگر استاد اپنے ہاتھ کو دائرے کی شکل میں ہلائے یا اپنے سر کو اوپر سے نیچے کی طرف ہلائے تو اس کا مطلب ہوگا کہ استاد چاہتا ہے کہ طالب علم اپنا جواب یا اپنی بات جاری رکھے۔

۲: اگر استاد اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو آگے کی طرف پھیلائے تو اس کا مطلب ہوگا کہ استاد چاہتا ہے کہ طالب علم اپنا جواب یا اپنی بات ختم کر دے۔ [1]

تیسری صورت: مادی ترغیب:

اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں، مثلا:

۱: انعام میں نقدی دینا۔

۲: انعام میں کوئی چیز دینا، مثلا: گاڑی، موٹر سائیکل، لیپ ٹاپ، موبائل، کتابیں وغیرہ

۳: سرٹیفکیٹ دینا۔

۴: اعزازی شیلڈ میں طالب علم کا نام لکھ کر دینا۔

۵: اداری شیلڈ میں طالب علم کا نام لکھ کر دینا۔

۶: ماہرینِ قرآن کی شیلڈ میں طالب علم کا نام لکھ کر دینا۔

---

[1] مهارات التدريس الفعال، د.جابر عبد الحميد (ص: 253)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہرینِ قرآن کی شیلڈ میں طلبہ کے نام لکھنے کا نمونہ

﴿إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ﴾

بلاشبہ یہ قرآن اس (راستے) کی ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھا ہے۔[1]

اسم الطالب	ترغیب و تشجیع کی علامت (ستارہ یا دستخطی یا کوئی اور اشارہ وغیرہ)
:۱	
:۲	
:۳	
:۴	
:۵	
:۶	
:۷	
:۸	
:۹	
:۱۰	

(ادارے کا نام، مہر، دستخط)

[1] سورۃ الإسراء(9)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمونے کے مطابق تعلیمی محل وقوع کی مناسبت سے تعریفی کلمات لکھیں

تعلیمی محل وقوع	تعریفی کلمات
نمونہ: جب کوئی تجوید کے ساتھ تلاوت کرے	تو اسے کہو: مَاشَاءَ اللّٰهُ عَلَى تِلَاوَتِكَ الْمُبَارَكَةِ
۱: جب کوئی عمدہ حفظ کرے	تو اسے کہو:.....
۲: جب کوئی خوبصورت آواز سے تلاوت کرے	تو اسے کہو:.....
۳: جب کوئی ادب سے پیش آئے	تو اسے کہو:.....
۴: جب کوئی ہوم ورک کر کے آئے	تو اسے کہو:.....
۵: جب کوئی اچھی رائے پیش کرے	تو اسے کہو:.....
۶: جب کوئی عمدہ جواب دے	تو اسے کہو:.....
۷: جب کوئی مقابلہ جیت لے	تو اسے کہو:.....
۸: جب کوئی کچھ جواب دے	تو اسے کہو:.....
۹: جب کوئی مکمل جواب دے	تو اسے کہو:.....
۱۰: جب کوئی انوکھا جواب دے	تو اسے کہو:.....
۱۱: جب کوئی بغیر غلطی کے آیات سنائے	تو اسے کہو:.....
۱۲: جب کوئی کسی سے حسن سلوک کرے	تو اسے کہو:.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمی کوتاہی کی صورت میں ترغیب و تشجیع کا انداز

جب کسی طالب علم سے کوئی کمی کوتاہی ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کو ملامت کرتے ہوئے اور اسے سمجھاتے ہوئے انصاف کا دامن نہ چھوڑا جائے، پہلے اس کے اچھے امور کا ذکر کریں پھر اس کی کمی کوتاہی پر سمجھائیں تو یہ طریقہ بہت مؤثر رہے گا۔

کمی کی صورت میں ترغیب کی چند مثالیں:

١: نَشْكُرُ الطَّالِبَ عَلَى مُشَارَكَتِهِ وَ نَوَدُّ أَنْ يُرَاجِعَ الْآيَاتِ جَيِّدًا.

ہم طالب علم کے حصہ لینے پر مشکور ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ آیات کو مزید پختہ کر لے۔

٢: وَلَدُنَا مَاشَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَفَوِّقِيْنَ وَنَأْمُلُ الْمَزِيْدَ مِنْ مُرَاجَعَتِهِ.

ہمارا بچہ بہت لائق فائق ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ سبق مزید پکا کر لے گا۔

٣: اَلطَّالِبُ مِنْ فُرْسَانِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ لٰكِنَّهُ مُتَرَدِّدٌ فِي الْحِفْظِ.

طالب علم تو ماہرین قرآن سے ہے، مگر کچھ تردد کا شکار ہو جاتا ہے۔

٤: مَاشَاءَ اللّٰهُ، مِنَ الْأَبْطَالِ وَنَأْمُلُ مُمَارَسَةَ نُطْقِ ضَمَّةِ "بُيُوْتِكُمْ".

ماشاء اللہ، ممتاز، ہم امید کرتے ہیں کہ "بُيُوْتِكُمْ" کے ضمہ کی مزید مشق کر لے گا۔

٥: نَشْكُرُ الطَّالِبَ عَلَى حُسْنِ أَدَبِهِ وَنَأْمُلُ أَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ عَنِ الدَّرْسِ.

ہم طالب علم کے حسن ادب پہ مشکور ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آئندہ سبق سے لیٹ نہیں ہوگا۔

٦: آمُلُ مِنَ الْوَالِدَيْنِ مُتَابَعَةَ الطَّالِبِ فِيْ نُطْقِ الْحَرَكَاتِ.

میں امید کرتا ہوں کہ والدین بچے کی حرکات کی ادائیگی درست کروا دیں گے۔

٧: آمُلُ مِنَ الطَّالِبِ مُرَاعَاةَ الْمُدُوْدِ عِنْدَ التِّلَاوَةِ.

میں امید کرتا ہوں کہ طالب علم تلاوت کے وقت مدات کا خیال رکھے گا۔

٨: اِبْنُنَا، مَاشَاءَ اللّٰهُ، مِنَ الْمُجْتَهِدِيْنَ وَأَرْجُوْ تَاكِيْدَ حِفْظِ الْآيَاتِ.

ماشاء اللہ، ہمارا بچہ بہت محنتی ہے! اور امید کرتا ہوں کہ آیات کو پکا کر لے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹: تَمَنِّيَاتُنَا لِوَلَدِنَا بِالتَّوْفِيْقِ الدَّائِمِ وَنَأْمُلُ الْمَزِيْدَ مِنَ الِانْطِلَاقِ.

ہماری خواہش ہے کہ ہمارا بچہ بس پڑھتا رہے اور ہمیں امید ہے کہ یہ بہت آگے بڑھ جائے گا۔

۱۰: مَاشَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَمَيِّزِيْنَ وَنَأْمُلُ التَّدْرِيْبَ عَلَى نُطْقِ الضَّادِ.

ماشاء اللہ، ممتاز، ہماری خواہش ہے کہ ضاد کی مزید مشق کر لے۔

۱۱: أَشْكُرُكَ عَلَى تِلَاوَتِكَ وَآمُلُ عَدَمَ إِخْرَاجِ اللِّسَانِ عِنْدَ نُطْقِ الضَّادِ

آپ کی تلاوت پہ آپ کا مشکور ہوں اور امید کرتا ہوں ضاد پڑھتے وقت زبان باہر نہیں نکالو گے۔

۱۲: أَشْكُرُكَ عَلَى تِلَاوَتِكَ الْعِطْرَةِ وَآمُلُ عَدَمَ قَلْقَلَةِ اللَّامِ.

آپ کی روح پرور تلاوت پہ آپ کا مشکور ہوں اور امید کرتا ہوں کہ لام پہ قلقلہ نہیں کرو گے۔

۱۳: أَشْكُرُكَ عَلَى تِلَاوَتِكَ الطَّيِّبَةِ وَآمُلُ إِحْضَارَ الْمُصْحَفِ.

آپ کی عمدہ تلاوت پہ آپ کا مشکور ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ مصحف لے کر آیا کرو گے۔

نوٹ:..... طلبہ کی غلطیوں اور لغزشوں کو تلاش کرنے کی کوشش نہ کی جائے؛ کیونکہ اس کے تعلیم اور طلبہ پر برے اثرات پڑتے ہیں، اس کا فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہی ہوتا ہے، اس سے طالب علم پڑھائی سے بددل ہوجاتا ہے اور اس کا تعلیم، استاد اور مدرسے سے تعلق کمزور پڑ جاتا ہے اور آخر کار تعلق ٹوٹ ہی جاتا ہے۔[1]

[1] علم النفس التربوي(293،294)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمونے کے مطابق تعلیمی محل وقوع کی مناسبت سے مناسب کلمات لکھیں

تعلیمی محل وقوع	سمجھانے کے لیے مناسب کلمات
نمونہ: جب کوئی تجوید کے ساتھ تلاوت کرے	تو اسے کہو: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ لَا تَتَكَلَّمْ دُوْنَ إِذْنٍ
۱: جب کوئی ہوم ورک نہ کر کے آئے	تو اسے کہو:.....
۲: جب کوئی حروف میں غلطی کرے	تو اسے کہو:.....
۳: جب کوئی حرکات میں غلطی کرے	تو اسے کہو:.....
۴: جب کوئی احکام تلاوت میں غلطی کرے	تو اسے کہو:.....
۵: جب کوئی پڑھتے ہوئے تردد کا شکار ہو	تو اسے کہو:.....
۶: جب کوئی کلاس میں لڑائی کرے	تو اسے کہو:.....
۷: جب کوئی کلاس میں شور کرے	تو اسے کہو:.....
۸: جب کوئی اپنے ساتھیوں سے تعاون نہ کرے	تو اسے کہو:.....
۹: جب کوئی جواب دینے میں جلدی کرے	تو اسے کہو:.....
۱۰: جس کا ذہن منتشر ہو	تو اسے کہو:.....
۱۱: جو کلاس سے لیٹ ہو	تو اسے کہو:.....
۱۲: جو اپنی کتب یا اپنا مصحف بھول گیا ہو	تو اسے کہو:.....
۱۳: جو اپنی کاپی بھول گیا ہو	تو اسے کہو:.....
۱۴: جس نے سبق یاد نہ کیا ہو	تو اسے کہو:.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعزیز و تشجیع کے مؤثر ہونے کی شروط

ترغیب اور تعزیز و تشجیع کے مؤثر ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس میں مندرجہ ذیل شروط پائی جائیں۔

(۱) ترغیب سچ پر مبنی ہو۔

ترغیب و تشجیع اور تعریفی کلمات بولتے ہوئے سچ کو سامنے رکھیں جھوٹے تمغے نہ لگائیں۔

(۲) ترغیب و تشجیع میں تنوع ہو:

ترغیب و تشجیع اور حوصلہ افزائی میں تنوع ہو؛ تاکہ طلبہ دوران سبق اکتاہٹ محسوس نہ کریں۔

(۳) ترغیب مقصود طلبہ کے موافق ہو:

بعض طلبہ کے لیے لفظی ترغیب مفید ہوتی ہے، بعض کے لیے معنوی اور بعض کے لیے مادی، اس میں علاقے، عمر اور صلاحیت کے اعتبار سے فرق ہوتا ہے؛ اس کا خیال رکھا جائے۔

(۴) ترغیب تکلف سے خالی اور حقیقت پہ مبنی ہو:

ترغیب کے لیے ایسے الفاظ استعمال کریں جو تکلف سے خالی اور حقیقت پہ مبنی ہوں۔

مثلا: جو طالب علم کسی جلی خفی غلطی کے بغیر سبق سنائے، اسے کہیں: رائع (عمدہ) ممیز (ممتاز)۔

اور جو سبق میں غلطیاں کرے اس کے لیے یہ الفاظ استعمال نہ کریں وگرنہ حقیقت کے خلاف ہوں گے۔

(۵) ترغیب کی مقدار مناسب ہو:

جیسے عبادات پہ ثواب کی مقدار سن کر عمل کرنے کا ذوق شوق بڑھ جاتا ہے۔

(۶) ترغیب میں سستی اور تاخیر نہ ہو:

جس قدر ترغیب میں سستی اور تاخیر ہوگی اسی بقدر عمل میں سستی اور تاخیر ہوگی۔ [1]

---

[1] علم النفس التربوي (289، 293، 294)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجربہ:

یہ بات تجربات سے ثابت ہے کہ ایک فرد کی عادات کو درست کرنے کے لیے سزا کی بجائے ترغیب و تشجیع انتہائی مؤثر ثابت ہوتی ہے، جیسا کہ یہ بھی طے ہے کہ سزا کا فائدہ وقتی ہوتا ہے دیر پا نہیں۔

اگر کبھی سزا دینے کی ضرورت پیش آئے تو پھر بھی بہتر یہی ہے کہ بدنی سزا کی بجائے سلبی سزا دی جائے، سلبی سزا سے مراد یہ ہے کہ بچے کو اس کی پسندیدہ چیزوں سے روک دیا جائے، محروم کر دیا جائے، مثلا:

۱: تفریحی ٹور پہ جانے سے روک دینا۔

۲: اس کی پسندیدہ ڈش سے روک دینا۔

۳: اس کے ساتھ ناراضگی کا انداز اختیار کرنا۔

۴: اس سے بات نہ کرنا۔

بدنی سزا تو بالکل نہ دی جائے، یہ تو انسانیت کے ہی خلاف ہے اور تربیتی اعتبار سے بھی اس کا فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہی ہے۔ اور جو اوپر سلبی سزائیں ذکر کی ہیں وہ بھی دوران کلاس کسی اخلاقی معاملے کے باعث مجبوری کی صورت میں ہی اختیار کی جائیں سبق میں کمی کوتاہی پر انہیں بھی اختیار نہ کیا جائے۔ [1]

[1] طرائق تدريس التربية الإسلامية، فوز كردي (ص:136)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل السابع:

دوران کلاس سوال کرنے کی مہارات

اولا:.....دوران کلاس سوالات کی اہمیت

ثانیا:.....سوالات کے مقاصد

ثالثا:.....سوالات کی مختلف شکلیں

رابعا:.....جانچ پڑتال والے سوالات

خامسا:.....استاد کا طلبہ کے جوابات کے ساتھ طرز عمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: دوران کلاس سوالات کی اہمیت

دوران کلاس سوالات سے مراد:

استاد دوران کلاس طلبہ سے زبانی ایسے سوالات کرے جن کے ذریعے انہیں متوجہ کرنا یا انہیں سوال کرنے کی طرف راغب کرنا یا ان سے کسی چیز کے متعلق معلومات طلب کرنا مقصود ہو۔

دوران کلاس سوالات کی اہمیت:

۱: سوالات تعلیمی نظام کے بنیادی اجزاء میں سے ہیں۔

۲: یہ ذوق وشوق اور غور وفکر کے جذبے کی حفاظت کا مؤثر ذریعہ ہیں۔

۳: یہ کلاس کے ماحول میں نشاط اور مستعدی کو بڑھاتے ہیں۔

۴: یہ طلبہ کی خود اعتمادی کو بڑھاتے ہیں۔

۵: یہ طلبہ میں غور وفکر کی صلاحیت کو بڑھانے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

۶: یہ طلبہ کی سابقہ معلومات کی درستگی اور پختگی کا باعث بنتے ہیں۔

۷: ان سے استاد کو طلبہ کی تعلیمی حیثیت معلوم ہو جاتی ہے۔

۸: ان سے طلبہ کو اپنی ذاتی معلومات کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

۹: ان سے طلبہ کی سابقہ تعلیمی معلومات جمع ہو جاتی ہیں۔

۱۰: ان سے طلبہ کی عقلی اور فکری صلاحیتیں بھی استاد کے سامنے آجاتی ہیں۔ [1]

---

[1] المدخل إلى التدريس الفعّال (ص:175، 183)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: سوالات کے اقسام

دوران کلاس سوالات کے مندرجہ ذیل دس اقسام ہیں۔

(۱) یاد دہانی کرانے کے لیے:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تَتَطَلَّبُ مُجَرَّدَ تَذَكُّرِ الْمَعْلُوْمَاتِ، وَهِيَ قَلِيْلَةُ الْقِيْمَةِ التَّرْبَوِيَّةِ، وَلَا يَجْرِيْ فِيْهَا أَيُّ نَوْعٍ مِنَ الْمُعَالَجَةِ الْعَقْلِيَّةِ"

''ایسے سوالات جن سے سابقہ معلومات کی یاد دہانی مقصود ہوتی ہے، یہ بھی تربیتی اعتبار سے مفید ہیں مگر کم، ان میں عقل کا زیادہ عمل دخل نہیں ہوتا۔''

اس کے لیے کئی الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں، چند ایک یہ ہیں:

((مَنْ۔هَلْ۔مَتٰى۔أَيْنَ۔كَمْ۔عَرِّفْ۔عَدِّدْ۔سَمِّعْ۔أُذْكُرْ۔رَتِّلْ۔كَرِّرْ))

مثالیں:

۱۔ سَمِّعِ الْآيَاتِ الْآتِيَةَ.

اگلی آیات سناؤ۔

۲۔ كَمْ عَدَدُ سُوَرِ الْمَدَنِيَّةِ؟

مدنی سورتیں کتنی ہیں؟

۳۔ رَتِّلِ الْآيَاتِ مِنْ(۱:۳) مِنْ سُوْرَةِ الْمُلْكِ.

سورت ملک کی پہلی تین آیات کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کریں۔

(۲) دوسری شکل بنانے کے لیے:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تَتَطَلَّبُ تَحْوِيْلَ الْمَعْلُوْمَاتِ الَّتِيْ سَبَقَ دِرَاسَتُهَا مِنْ صِيْغَةٍ إِلَى أُخْرٰى دُوْنَ إِضَافَةِ شَرْحٍ جَدِيْدٍ."

''ایسے سوالات جن کے ذریعے سابقہ پڑھی ہوئی معلومات کو بغیر کسی اضافے، شرح اور وضاحت کے ایک شکل سے دوسری شکل میں منتقل کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے کئی الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں، چند ایک یہ ہیں: ((لَخِّصْ، حَوِّلْ، مَا مُرَادِفُ۔۔؟))

مثالیں:

۱۔ لَخِّصْ أَفْكَارَ الآيَاتِ.

ان آیات کا خلاصہ بیان کرو۔

۲۔ مَا مُرَادِفُ كَلِمَةِ " الصَّمَدُ"؟

لفظ ''الصمد'' کا مترادف کیا ہے؟

(۳) شرح اور تفسیر کے لیے:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تَتَطَلَّبُ تَوْضِيحَ فِكْرَةٍ أَوْ نَصٍّ مُعَيَّنٍ بِأُسْلُوْبِ الْمُجِيْبِ."

''ایسے سوالات جن سے کسی نظریے یا کسی معین نص کی توضیح مقصود ہو۔''

اس کے لیے کئی الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں، چند ایک یہ ہیں:

"اِشْرَحْ آيَةَ كَذَا،اِشْرَحْ حَدِيْثَ كَذَا، أَعْطِ أَمْثِلَةً جَدِيْدَةً لِهَذَا، عَلِّلْ ظَاهِرَةَ كَذَا، نَاقِشْ ظَاهِرَةَ كَذَا."

مثالیں:

۱۔ اِشْرَحْ آيَةَ الأُوْلَى مِنْ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ.

سورت فاتحہ کی پہلی آیت کی شرح کریں۔

۲۔ مَثِّلْ لِإِخْفَاءٍ شَفَوِيٍّ.

اخفاء شفوی کی مثال پیش کریں۔

۳۔ عَلِّلْ بِتَسْمِيَةِ الإِظْهَارِ بِ " الْحَلْقِي".

حروف اظہار کو حروف حلقی کیوں کہتے ہیں؟ وجہ تسمیہ بیان کریں۔

(۴) مقارنہ اور تقابل کے لیے:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تَتَطَلَّبُ بَيَانَ فَهْمِ أَوْجُهِ الشَّبَهِ وَالاِخْتِلَافِ بَيْنَ الأَشْيَاءِ أَوِ الْمَوْضُوْعَاتِ الْمُعَقَّدَةِ ، بِنَاءً عَلَى عَدَدٍ مِّنَ الْمَعَايِيْرِ"

''ایسے سوالات جن سے اصولوں کی بنیاد پر مخفی مسائل اور مختلف چیزوں کے اختلاف اور وجہ شبہ کو سمجھا جائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے کئی الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں، چند ایک یہ ہیں:

((قَارِنْ، وَازِنْ، بَيِّنْ، ضَاهِ، فَاضِلْ، قَابِلْ))

مثالیں:

١۔ مَاالْفَرْقُ بَيْنَ "يَفْتَرُوْنَ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَ"يَفْتُرُوْنَ" بِضَمِّ التَّاءِ.

"يَفْتَرُوْنَ" اور "يَفْتُرُوْنَ" کے درمیان کیا فرق ہے؟

(پہلا تاء کے فتحہ اور دوسرا تاء کے ضمہ کے ساتھ ہے۔)

٢۔ بَيِّنْ أَوْجُهَ الشَّبَهِ بَيْنَ الْإِقْلَابِ وَالْإِخْفَاءِ الشَّفَوِيِّ .

اقلاب اور اخفاء شفوی میں وجہ شبہ بیان کریں۔

٣۔ وَضِّحْ أَوْجُهَ الْخِلَافِ بَيْنَ الْإِظْهَارِ وَالْإِدْغَامِ.

اظہار اور ادغام میں اختلاف کی صورتیں بیان کریں۔

٤۔ قَارِنْ بَيْنَ حَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَهْلِ النَّارِ.

جنتیوں اور جہنمیوں کی حالت کا موازنہ پیش کریں۔

(٥) مختلف قسمیں بنانے کے لیے:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تَتَطَلَّبُ تَصْنِيْفَ الْمَعْلُوْمَاتِ أَوِ الْأَشْيَاءِ إِلَى مَجْمُوْعَاتٍ ،اعْتِمَادًا عَلَى صِفَاتٍ مُحَدَّدَةٍ"

''سابقہ معلومات یا اشیاء کو متعین صفات کی بنا پر مختلف اقسام میں تقسیم کرنے کا کہنا۔''

اس کے لیے کئی الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں، چند ایک یہ ہیں: ((صَنِّفْ، رَتِّبْ))

مثال:.....الألف، العين، اللام، القاف، الطاء میں سے وہ حروف الگ الگ کریں جن میں آواز جاری رہتی ہے اور جن میں بند ہو جاتی ہے۔

(٦) خلاصہ یا نتیجہ نکالنے کے لیے:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تَتَطَلَّبُ اسْتِخْلَاصَ أَمْثِلَةٍ جُزْئِيَّةٍ ،أَوْ نَتِيْجَةً عَامَّةً مِنْ حَالَاتٍ"

''جزئی مثالوں کا خلاصہ یا حالات و واقعات سے ایک عمومی نتیجہ اخذ کرنے کا کہنا۔''

اس کے لیے کئی الفاظ ہو سکتے ہیں، چند ایک یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((اِسْتَخْلِصْ قَاعِدَةً، تَوَصَّلْ إِلَى قَاعِدَةٍ))

مثالیں:

١۔ اِسْتَخْلِصْ قَاعِدَةَ الْهَمْسِ مِمَّا ذُكِرَ.

مندرجہ بالا سے ہمس کے قاعدے کا خلاصہ بیان کریں۔

٢۔ تَوَصَّلْ إِلَى عَلَاقَةٍ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيْمَانِ.

اسلام اور ایمان کے درمیان تعلق بیان کریں۔

٣۔ مِنْ خِلَالِ مَا ذُكِرَ اِسْتَخْلِصْ تَعْرِيْفًا لِلْإِدْغَامِ.

مذکورہ بالا سے ادغام کی تعریف کا خلاصہ بیان کریں۔

(٧) مسئلہ حل کرنے کے لیے:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تَتَطَلَّبُ اسْتِخْدَامَ مَعْلُوْمَاتٍ سَابِقَةٍ فِيْ حَلِّ مُشْكِلَةٍ جَدِيْدَةٍ لَمْ يَسْبِقِ الدَّرْبُ عَلَى حَلِّهَا"

''سابقہ معلومات کی روشنی میں کسی ایسے مسئلے کو حل کرنے کا کہنا جسے پہلے حل کرنے کی کوشش نہ کی گئی ہو۔''

اس کے لیے کئی الفاظ ہو سکتے ہیں، چند ایک یہ ہیں:

((اِحْسِبْ، اِسْتَخْرِجْ، اِسْتَخْدِمْ، اِسْتَعْمِلْ))

مثالیں:

١۔ اِحْسِبْ عَدَدَ أَخْطَاءِ اللَّحْنِ الْجَلِيِّ.

لحن جلی کی غلطیوں کی تعداد بیان کریں۔

٢۔ اِسْتَخْرِجِ الْإِخْفَاءَ الشَّفَوِيَّ مِنَ الْآيَاتِ.

ان آیات سے اخفاء شفوی نکالیں۔

٣۔ اِسْتَخْدِمْ أُسْلُوْبَ الِاكْتِشَافِ فِيْ حَلِّ الْمَسْئَلَةِ.

اسلوب اکتشاف کے ذریعے مسئلہ حل کریں۔

٤۔ اِسْتَعْمِلْ طَرِيْقَةَ التَّدْوِيْرِ فِيْ قِرَاءَتِكَ.

اپنی قراءت میں طریقہ تدویر اختیار کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸) استدلال کے لیے:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تَتَطَلَّبُ فَحْصَ دَقِيْقٍ لِمَادَّةٍ تَعْلِيْمِيَّةٍ، وَتَجْزِئَتَهَا إِلَى عَنَاصِرَ، وَتَحْدِيْدَ مَا بَيْنَهَا مِنْ عَلَاقَاتٍ، وَالتَّوَصُّلَ إِلَى اسْتِدْلَالٍ بِشْأْنِهَا كـ"نَصٍّ قُرْآنِيٍّ أَوْ تَجْوِيْدِيٍّ"

''ایسے سوالات جن کے ذریعے نص قرآنی یا تجویدی اصولوں کی روشنی میں کسی تعلیمی مادے کی باریک شان بین کر کے اسے مختلف عناصر میں بانٹنے اور ان کے باہمی تعلق کی حد بندی کی جائے۔''

اس کے لیے کئی الفاظ ہو سکتے ہیں، چند ایک یہ ہیں:

((حَلِّلْ، بَرْهِنْ، اِسْتَنْتِجْ، حَدِّدِ الْعِلَاقَةَ، اِكْتَشِفْ، لِمَاذَا))

مثالیں:

١۔ بَرْهِنْ عَلَى صِحَّةِ مَا يَأْتِيْ:----------

مندرجہ ذیل کے صحیح ہونے کی دلیل بیان کریں۔

٢۔ اِكْتَشِفْ طَرِيْقَةً لِعِلَاجِ مُشْكِلَةِ التَّرَدُّدِ فِي الْحِفْظِ لَدَى بَعْضِ الطُّلَّابِ.

بعض طلبہ کے حفظ کی اٹکنوں کا حل ذکر کریں۔

٣۔ مَا ذَا يَحْدُثُ لَوْ صَارَتِ التَّاءُ مُسْتَعْلِيَةً؟

اگر تاء مستعلیہ بن جائے تو کیا ہوگا؟

٤۔ مَا الْعِلَاقَةُ بَيْنَ الْإِيْمَانِ وَالْإِحْسَانِ؟

ایمان اور اسلام کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

٥۔ اِسْتَنْتِجْ أَثَرَ قَلْقَلَةِ النُّوْنِ السَّاكِنَةِ لَحْنًا.

غلطی سے نون ساکنہ پہ قلقلہ کے اثر کا نتیجہ بیان کریں۔

(۹) مسلمہ اصول کی روشنی میں فیصلے یا اظہار رائے کے لیے:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تَتَطَلَّبُ إِبْدَاءَ رَأْيٍ أَوْ حُكْمَ نَقْدِيٍّ فِيْ قَضِيَّةٍ مُحَدَّدَةٍ مُدْعِمًا بِالْأَسَانِيْدِ وَالْحُجَجِ الْكَافِيَةِ."

''ایسے سوالات جن کے ذریعے کسی مسئلہ میں دلائل و براہین سے مزین فیصلہ یا رائے طلب کی جائے۔''

اس کے لیے کئی الفاظ ہو سکتے ہیں، چند ایک یہ ہیں: ((بَيِّنْ، قَدِّرْ، قَوِّمْ، مَا رَأْيُكَ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثالیں:

١۔ بَيِّنْ حُكْمَ تَرْكِ اسْتِفَالِ التَّاءِ.

تاء میں استفالت نہ کرنے کا حکم بیان کریں۔

٢۔ قَدِّرْ خَسَارَةَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ.

غزوہ بدر میں مسلمانوں کا نقصان بیان کریں۔

٣۔ قَوِّمْ الْأَفْعَالَ الْآتِيَةَ : ---،---،---،---،---،

مندرجہ ذیل افعال کے متعلق اپنی رائے پیش کریں: ---،---،---،---،---،

٤۔ مَارَأْيُكَ إِذَا حُذِفَ الْمَدُّ الطَّبِيْعِيُّ؟

جب مد طبعی حذف ہو جائے تو اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

(١٠) تجربات کی روشنی میں اپنی رائے کے اظہار کے لیے:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تَتَطَلَّبُ إِعَادَةَ صِيَاغَةِ الْأَفْكَارِ وَتَرْتِيْبَهَا لِلتَّوَصُّلِ لِحَلٍّ جَدِيْدٍ مُبْتَكَرٍ مَعَ عَدَمِ وُجُوْدِ إِجَابَةٍ مُحَدَّدَةٍ عَنْهَا مُسْبِقًا"

''ایسے سوالات جن کے ذریعے کسی ایسے نئے مسئلہ کے عمدہ حل کے لیے افکار ونظریات کو وضع کر کے مرتب کرنے کا مطالبہ کیا جائے جس کے متعلق پہلے کوئی لائحہ عمل موجود نہ ہو۔''

اس کے لیے کئی الفاظ ہو سکتے ہیں، چند ایک یہ ہیں: ((صَمِّمْ، أَلِّفْ، خَطِّطْ اِبْتَدِعْ،اِقْتَرِحْ،أَنْتِجْ))

مثالیں:

١۔ صَمِّمْ مَنْهَجًا فِيْ التَّجْوِيْدِ لِلْمُبْتَدِئِيْنَ.

ابتدائی طلبہ کے لیے منہج تجوید وضع کریں۔

٢۔ اِقْتَرِحْ حَلًّا لِعِلَاجِ التَّكَلُّفِ فِيْ أَدَاءِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ.

قرآن کریم کی اداء میں تکلف سے بچنے کا طریقہ بیان کریں۔

٣۔ ضَعْ خُطَّةً لِتَطْوِيْرِ حِلَقِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ فِيْ الْمَمْلَكَةِ.

ملک میں قرآن کریم کے حلقوں میں بہتری کا ایک خاکہ پیش کریں۔ [1]

---

[1] المدخل إلى التدريس الفعال(176،185)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثالثا: سوالات کی مختلف شکلیں

(۱) تخمینی سوالات:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تَتَطَلَّبُ الْإِجَابَةَ بِنَعَمْ أَوْ لَا"

''ایسے سوالات جن کا جواب ''نعم'' یا ''لا'' کے ساتھ دیا جائے۔''

ان کے جواب میں عقل کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی؛ کیونکہ ان کا جواب صرف اندازے اور تخمینے سے بھی دیا جا سکتا ہے، اسی لیے ان کا فائدہ کم ہوتا ہے۔

مثالیں:

۱۔ هَلِ الرَّسُوْلُ أُمِّيٌّ؟

کیا ہمارے نبی ﷺ امی تھے؟

۲۔ هَلْ كُلُّ آيَةٍ لَهَا سَبَبُ النُّزُوْلِ؟

کیا ہر آیت کا سبب نزول ہوتا ہے؟

۳۔ هَلْ لِلنُّوْنِ السَّاكِنَةِ أَرْبَعَةُ أَحْكَامٍ؟

کیا نون ساکنہ کے چار احکام ہیں؟

(۲) غیر واضح سوالات:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ لَاتُؤَدِّيْ إِلَى إِجَابَةٍ كَامِلَةٍوَهِيَ غَيْرُ وَاضِحَةِ الْغَرَضِ مِنَ السُّؤَالِ"

''ایسے سوالات جو مبہم، غیر واضح اور مخفی ہوں (یعنی: جن کا مقصد واضح نہیں ہوتا)۔''

ایسے سوالات کا جواب کسی صورت بھی مکمل نہیں ہوسکتا۔

مثالیں:

۱۔ تَحَدَّثْ عَنِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ

قرآن کریم کے متعلق بتائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ نَاقِشِ الْإِحْسَانَ.

احسان پہ بحث کریں۔

۳۔ مَاذَا تَعْرِفُ عَنِ الْإِخْلَاصِ؟

آپ اخلاص کے متعلق کیا جانتے ہیں؟

(۳) اشاری سوالات:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تُعْطِي الطَّالِبَ تَوْجِيْهًا نَحْوَ الْإِجَابَةِ أَكْثَرَ مِمَّا يَنْبَغِيْ ، وَلَا تُنَاسِبُ إِلَّا الطَّالِبَ الضَّعِيْفَ"

''ایسے سوالات جن میں طلبہ کو جواب کی طرف اشارہ دیا گیا ہو، ایسے سوالات کے لائق صرف کمزور طلبہ ہی ہوتے ہیں۔''

مثالیں:

۱۔ أَلَيْسَ الْقُرْآنُ أَعْظَمَ الْكُتُبِ؟

کیا قرآن کریم سب سے عظیم کتاب نہیں ہے؟

۲۔ أَلَيْسَ الْأَنْبِيَاءُ هُمْ أَعْظَمَ الْخَلْقِ؟

کیا مخلوق میں سب سے عظیم انبیاء علیہم السلام نہیں ہیں؟

(۴) مخلوط سوال:

"هِيَ وَضْعُ عَدَدٍ مِنَ الْأَسْئِلَةِ ضِمْنَ سُؤَالٍ وَاحِدٍ"

''ایک ہی سوال میں کئی سوالات کو سمو دینا۔''

مثال:

مَا عَدَدُ آيَاتِ سُوْرَةِ الْفَلَقِ وَلِمَاذَا سُمِّيَتْ بِهَذَا الِاسْمِ؟

سورۃ الفلق کی کتنی آیات ہیں؟ نیز اس کے نام کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

(۵) امر و استفہام سے خالی سوال:

مثلاً:

۱۔ اَلْقُرْآنُ هُوَ ----------

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''قرآن یہ ہے کہ:----------''

۲۔ اَلْإِسْلَامُ هُوَ----------

''اسلام یہ ہے کہ:----------''

(۶) ایک ہی سوال میں مختلف شکلیں:

کبھی ایک ہی سوال مختلف شکلوں والا ہوسکتا ہے، مثلاً: ایک ہی سوال اشاری بھی ہو اور تخمینی بھی۔

مثال:

۱۔ أَلَيْسَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَالشَّيَاطِيْنُ مِنْ نَارٍ؟

کیا فرشتے نور سے اور شیاطین آگ سے نہیں ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رابعا: جانچ پڑتال والے سوالات

تعریف:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تُعْقِبَ الْإِجَابَةَ الْأَوَّلِيَّةَ لِلطَّالِبِ لِكَوْنِ هَذِهِ الْإِجَابَةِ غَيْرَ صَحِيْحَةٍ أَوْ غَيْرَ وَاضِحَةٍ أَوْ تَحْتَاجُ إِلَى تَأْكِيْدٍ أَوْ تَرْكِيْزٍ"

''طالب علم کا پہلا جواب غلط یا غیر واضح ہو یا پہلے جواب میں مزید غور وفکر اور تاکید کی ضرورت ہو تو اس سے مزید سوالات کرنا۔''

جان پڑتال والے سوالات کے اسباب:

۱: پہلا جواب غلط ہو۔

۲: پہلا جواب واضح نہ ہو۔

۳: جواب میں مزید تاکید مقصود ہو۔

۴: جواب کو نمایاں کرنا مقصود ہو۔

۵: جواب میں توجہ کو مرکوز کرنا مقصود ہو۔

۶: سوال کو دوسرے قابل طالب علم کی طرف پھیرنا مقصود ہو۔

ایسے سوالات کی اقسام:

(ا) تشجیعی:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تُطْرَحُ عَلَى الطَّالِبِ عِنْدَمَا يُعْطِيْ إِجَابَاتٍ خَاطِئَةٍ ، بِقَصْدِ تَشْجِيْعِهِ نَحْوَ الْإِجَابَةِ الصَّحِيْحَةِ"

''وہ سوالات جو طالب علم سے اس وقت کیے جائیں جب وہ غلط جواب دے تاکہ اس کے اندر صحیح جواب دینے کا حوصلہ پیدا ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثال:

استاد طالب علم سے سوال کرے: مَا حُرُوْفُ الْإِظْهَارِ الْحَلْقِيِّ؟

''حروف حلقی کیا ہیں؟''

طالب علم اس کا غلط جواب دے۔

استاد طالب علم کے حوصلے کو بڑھانے کے لیے ایک اور سوال کرے۔

استاد کہے: أُذْكُرْ حَرْفَيْنِ مِنْ حُرُوْفِ الْإِظْهَارِ الْحَلْقِيِّ؟

''چلو: اظہارِ حلقی کے صرف دو حرف سنا دو۔''

(۲) توجیہی:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تُطْرَحُ عَلَى الطَّالِبِ عِنْدَمَا يُعْطِيْ إِجَابَاتٍ صَحِيْحَةٍ أوخَاطِئَةٍ لِيُقَدِّمَ تَبْرِيْرَاتِهِ لِهَذِهِ الْإِجَابَةِ"

''وہ سوال جو طالب علم کے صحیح یا غلط جواب پر کیا جائے تا کہ وہ اپنے جواب کی دلیل اور توجیہ پیش کرے۔''

مثال:

استاد طالب علم سے سوال کرے: مَاحُكْمُ مَنِ اسْتَبْدَلَ حَرْفًا؟

''جو حرف بدل دے اس کا کیا حکم ہے؟''

طالب علم جواب دے: "يُؤَدِّيْ إِلَى لَحْنٍ جَلِيٍّ" وہ لحن جلی کرے گا۔

استاد طالب علم سے اس کی دلیل و توجیہ طلب کرنے کے لیے مزید سوال کرے:

"لِمَاذَا يُؤَدِّيْ إِلَى لَحْنٍ جَلِيٍّ؟" لحن جلی کیوں؟

(۳) تاکیدی:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تُطْرَحُ عَلَى الطَّالِبِ عِنْدَمَا يُعْطِيْ إِجَابَاتٍ صَحِيْحَةٍ لِأَجْلِ تَأْكِيْدِهَا"

''وہ سوال جو طلبہ سے اس وقت کیا جائے جب وہ درست جواب دیں؛ تا کہ جواب مزید پختہ ہو جائے۔''

مثال:

استاد طالب علم سے سوال کرے: مَاعَدَدُ حُرُوْفِ الْإِخْفَاءِ؟

''حروف اخفاء کتنے ہیں؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طالب علم جواب دے: "خَمْسَةَ عَشَرَ حَرْفًا" پندرہ ہیں۔

استاد طالب علم کے جواب میں مزید مضبوطی اور پختگی پیدا کرنے کے لیے ایک اور سوال کرے۔

استاد کہے: أُذْكُرِ الْبَيْتَ الدَّالَّ عَلَى حُرُوْفِ الْإِخْفَاءِ؟

''چلو: حروف اخفاء کا شعر سناؤ۔''

(۴) توضیح:

"هِيَ أَسْئِلَةٌ تُطْرَحُ عَلَى الطَّالِبِ عِنْدَمَا يُعْطِيْ إِجَابَاتٍ غَيْرِ تَامَّةٍ لِأَجْلِ تَوْضِيْحِهَا"

''وہ سوال جو طلبہ سے اس وقت کیا جائے جب وہ نامکمل جواب دیں؛ تاکہ وہ جواب مکمل کریں۔''

مثال:

استاد طالب علم سے سوال کرے: "عَرِّفِ الْإِدْغَامَ" ادغام کی تعریف کرو۔

طالب علم جواب دے: "إِدْخَالُ حَرْفٍ سَاكِنٍ فِيْ حَرْفٍ مُتَحَرِّكٍ"

''ساکن حرف کو متحرک حرف میں داخل کرنا۔''

اب یہ جواب تو درست ہے مگر نامکمل جواب ہے!!

لہٰذا استاد اس کی وضاحت اور تکمیل کے لیے اسی طالب علم سے ایک اور سوال کرے۔

استاد کہے: كَيْفَ يَصِيْرُ الْحَرْفَانِ فِيْ حَالَةِ الْإِدْغَامِ؟

''جی! یہ بتائیں کہ ادغام میں دو حرف آپس میں کیسے ہو جاتے ہیں؟''

(۵) تحویلی:

تحویل کا معنی ہے: پھیرنا۔

"هِيَ أَسْئِلَةٌ يُحَوِّلُهَا الْمُعَلِّمُ مِنْ طَالِبٍ عَجَزَ عَنِ الْإِجَابَةِ إِلَى طَالِبٍ آخَرَ يَسْتَطِيْعُ تَقْدِيْمَ إِجَابَةٍ صَحِيْحَةٍ"

''جب ایک طالب علم سوال کے جواب سے عاجز آجائے تو استاد اس سوال کو دوسرے قابل طالب علم کی طرف پھیر دے؛ تاکہ وہ درست جواب پیش کرے۔''

مثال:

استاد طالب علم سے سوال کرے: مَا مَخْرَجُ الْيَاءِ الْجَوْفِيَّةِ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یاء جوفی کا مخرج بیان کریں۔''

طالب علم اس کا جواب دے: **"مِنْ وَسَطِ اللِّسَانِ"** وسطِ لسان۔

جو کہ غلط جواب ہے۔

استاد اس سوال کو دوسرے قابل طالب علم کی پھیر دے تا کہ وہ جواب دے۔[1]

[1] المدخل إلى التدريس الفعال (ص:113)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خامسا: استاد کا طلبہ کے جوابات کے ساتھ طرز عمل

طلبہ کے جوابات کے ساتھ طرز عمل کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں جنہیں ایک استاد کو ضرور ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ چند ایک یہ ہیں:

(۱) جواب سننے کی مہارت:

۱: جواب دینے والے طالب علم کو کھڑا کر دینا تا کہ بقیہ طلبہ بھی جواب سن لیں۔

۲: طالب علم کو جواب مکمل کرنے کے لیے کچھ مہلت دینا۔

۳: طالب علم کو دورانِ جواب نہ ٹوکا جائے، نہ روکا جائے۔

۴: اگر کوئی دوسرا طالب علم اسے ٹوکے روکے تو اسے تنبیہ کرنا۔

۵: جواب دینے والے طالب علم کو ترغیب دینا کہ وہ فصیح انداز میں جواب دے۔

۶: طالب علم کے جواب کے بعض نکات کو وائٹ بورڈ پہ لکھ لینا۔

(۲) جواب پر نقد سے پہلے انتظار کی مہارت:

۱: طالب علم کے جواب پر نقد میں جلدی نہ کریں۔

۲: طالب علم کو تھوڑی سی مہلت دیں اگر اس کے پاس مزید کوئی بات ہے تو اسے وہ کر لینے دیں۔

۳: کلاس کے بقیہ طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنے ساتھی کے جواب پر غور و فکر کریں۔

۴: اور خود جواب پر مناسب نقد سوچنے کے لیے اس فرصت کو غنیمت سمجھیں۔

(۳) طلبہ کے جوابات کے علاج معالجے کی مہارت:

اس کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) جب جواب مکمل درست ہو:

۱: استاد طالب علم کے درست جواب پر اسے دعا دے، اس کی تعریف اور حوصلہ افزائی کرے۔

۲: طالب علم کے جواب کو دہرائے یا اسے وائٹ بورڈ پہ لکھ دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳: سوال کو دوسرے طالب علم کی طرف پھیر دے تا کہ بقیہ جواب وہ دے۔

(۲) جب جواب درست ہو مگر باریک بینی پر مبنی نہ ہو:

۱: استاد طالب علم کو بتائے کہ آپ کا جواب تو درست ہے مگر انداز بیان کو مزید بہتر کریں۔

۲: مزید اشارے کنائے یا بتدریج سوالات کے ذریعے طالب علم کی راہنمائی کرے تا کہ وہ مطلوبہ باریک بینی سے جواب دے سکے۔

۳: دوسرے طالب علم کو کہنا کہ وہ جواب کو درست کر کے پیش کرے۔

(۳) جب جواب کا کچھ حصہ درست ہو اور کچھ غلط ہو:

۱: استاد طالب علم کے جواب کے غلط حصے کی نشاندہی کرے تا کہ وہ درستگی کے لیے غور و فکر کرے۔

۲: استاد طالب علم کے جواب میں غلطی کی وجہ بیان کرے اور خود ہی اس کی تصحیح کر دے۔

(۴) جب جواب غلط ہو یا طالب علم کہے: مجھے نہیں آتا:

۱: استاد طالب علم کی حوصلہ افزائی کر کے اسے دوبارہ غور و فکر کرنے کا کہے۔

۲: استاد پہلے سوال کو ہی آسان کر کے پیش کرے۔

۳: استاد پہلے سوال سے کچھ آسان سوال پیش کر دے۔

۴: استاد درست جواب کی طرف اپنے لفظوں سے کچھ اشارہ کنایہ کر دے۔

۵: استاد دوسرے طالب علم سے کہے: تم اپنے ساتھی کی غلطی کی تصحیح کرو۔

۶: استاد خود ہی غلطی کی تصحیح کر دے۔[1]

---

[1] مهارات التدريس الفعال، زيد الهويدي (ص:117)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثامن:

تعلیمی ذرائع کا استعمال

اولا:..... تعلیمی ذرائع کی اہمیت

ثانیا:..... تعلیمی ذرائع کی اقسام

ثالثا:..... تعلیمی ذرائع کے انتخاب کا معیار

رابعا:..... تعلیمی ذرائع کے استعمال کا معیار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: تعلیمی ذرائع کی اہمیت

تعلیمی ذرائع کی تعریف:

"هِيَ كَافَّةُ الْأَدَوَاتِ أَوِ الْأَجْهِزَةِ الَّتِيْ يَسْتَعِيْنُ بِهَا الْمُعَلِّمُ لِتَحْقِيْقِ الْأَهْدَافِ التَّرْبَوِيَّةِ فِيْ عَمَلِيَّةِ التَّعَلُّمِ وَالتَّعْلِيْمِ"

''تمام وہ آلات وادوات جو استاد تعلیمی سلسلے میں تعلیمی مقصود اہداف پانے کے لیے استعمال کرے۔''

تعلیمی ذرائع کی اہمیت:

۱: تعلیمی ذرائع استعمال کرنے سے توجہ اور دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔

۲: ذوق وشوق بڑھ جاتا ہے۔

۳: طلبہ کی کارکردگی بڑھ جاتی ہے۔

۴: زیادہ سیکھنے میں مدد ملتی ہے۔

۵: طلبہ کا جوش وخروش بڑھ جاتا ہے۔

۶: یہ تعلیم کو پراثر، گہرا اور کافی شافی بنا دیتے ہیں۔

۷: یہ الفاظ کی کمی کوتاہی کو چھپا لیتے ہیں۔

۸: یہ غور وفکر میں تسلسل کا باعث بنتے ہیں۔

۹: یہ طلبہ کے طرز عمل اور رجحانات کو بہتر کرتے ہیں۔

۱۰: یہ محنت کرنے اور وقت کو استعمال کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

۱۱: ان سے طلبہ کے پاس لفظی سرمایہ بڑھ جاتا ہے۔

۱۲: ان کے ذریعے استاد کو طلبہ کے باہمی انفرادی فرق کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔[1]

---

[1] المنهج النبوي في التعليم القرآني(ص:105)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: تعلیمی ذرائع کی اقسام

قرآن کریم کی تعلیم بقیہ تمام علوم سے مختلف ہے؛ کیونکہ یہ تلقی بالمشافہ کے طریق سے آیا ہے، اسے نبی ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے لیا تھا اور جبریل امین نے اللہ عزوجل سے لیا تھا۔

۱: اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ۝٦﴾

''اور بلاشبہ یقیناً تجھے قرآن ایک کمال حکمت والے، سب کچھ جاننے والے کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔''[1]

۲: نبی ﷺ ہر سال رمضان المبارک میں قرآن کریم جبریل امین علیہ السلام پر پیش کرتے، اسے سناتے۔

۳: اور نبی ﷺ نے فرمایا:

"خُذُوْا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ"

''قرآن کریم چار سے سیکھو: عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم''[2]

اس سے ثابت ہوا کہ متخصصین میں سے کسی ایک کو بالمشافہ قرآن پیش کرنا، سنانا اور دہرانا انتہائی اہم ہے۔

استاد کے طلبہ کے سامنے قراءت کے کئی فوائد ہیں، چند ایک یہ ہیں۔

استاد کے طلبہ کے سامنے قراءت کے فوائد:

۱: طلبہ کو بالمشافہ سننے سنانے کا عادی بنانا۔

۲: طلبہ استاد کی اقتداء کرتے ہیں۔

۳: طلبہ حروف کی ادائیگی کی کیفیت نوٹ کرتے ہیں۔

۴: طلبہ ادغام و اقلاب کے نطق کی کیفیت نوٹ کرتے ہیں۔

۵: اخفاء کرتے وقت زبان کی حالت نوٹ کرتے ہیں۔

۶: تفخیم اور ترقیق والے حروف کی کیفیت نوٹ کرتے ہیں۔

---

[1] سورۃ النمل (6)۔

[2] صحیح بخاری (4999)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیمی ذرائع کی چار اقسام:

بصری، سمعی، مخلی، مرکب۔ [1]

(۱) بصری ذرائع:

تعریف:

"هِيَ وَسَائِلُ الْإِيضَاحِ الَّتِي تُسْتَعْمَلُ أَسَاسًا حَاسَّةُ الْبَصَرِ، أَيْ: يُمْكِنُ رُؤْيَتُهَا لَا سَمَاعُهَا"

''سبق سمجھانے کے وہ ذرائع جو بنیادی طور پر دیکھنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، یعنی: جنہیں دیکھنا تو ممکن ہوتا ہے مگر سننا ممکن نہیں ہوتا۔''

بصری ذرائع کی اہمیت:

سب سے زیادہ تنوع اور اہمیت کے اعتبار سے بصری ذرائع ہی ہیں، ہماری **85** فیصد معلومات ہم تک اسی راستے سے ہی پہنچتی ہیں اور اسی علم تلے ہی چھپی ہوئی ہیں۔

جو چیزیں بصری ذرائع میں آتی ہیں:

(۱) وائیٹ بورڈ، کارڈ، سلائیڈز:

وائیٹ بورڈ وغیرہ تعلیمی بصری ذرائع میں سے ہیں۔

۱: استاد وائیٹ بورڈ کو تین حصوں میں تقسیم کر لے: مہارات التدبر، مہارات قرآنی، شیخ القراء۔

۲: جب ایک لفظ میں کسی حرف یا حرکت کی ادائیگی سمجھانا مقصود ہو تو اسے باقی لفظ سے مختلف رنگ میں لکھیں

پہلی مثال:

جب طلبہ کو مد کے احکام میں سے کوئی حکم سمجھانا مقصود ہو تو وائیٹ بورڈ پر لفظ **"السَّمَاءَ"** لکھیں مگر اس میں الف کو باقی لفظ سے مختلف رنگ میں لکھیں، مثلاً: السماء کا رنگ نیلا ہو تو الف سرخ رنگ میں لکھ دیں پھر طلبہ کو اس الف کے حکم، مقدار اور ادائیگی کے متعلق سوال کریں۔

دوسری مثال:

جب طلبہ کو بعض حروف کی ادائیگی میں فرق سمجھانا مقصود ہو تو وائیٹ بورڈ پر ایسے الفاظ لکھیں جن میں وہ حروف

---

[1] مهارات التدريس الفعّال (ص:129)، والمرشد في تعليم التربية الإسلامية (ص:210)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں، مثلا: سین اور صاد کی ادائیگی میں فرق سمجھانا مقصود ہو تو وائیٹ بورڈ پر ''سورۃ اور صورۃ'' لکھیں مگر سین اور صاد کو بقیہ لفظ سے مختلف رنگ میں لکھیں پھر طلبہ سے کہیں کہ انہیں پڑھو اور ان میں فرق کرو۔

تیسری مثال:

جب طلبہ کو کسی معین لفظ کی وہ حرکت یاد کرانا مقصود ہو جس میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے، مثلا: **"كُفُوًا"** کی فاء پر ضمہ ہے مگر لوگ اکثر فاء کو سکون کے ساتھ پڑھ جاتے ہیں تو آپ وائیٹ بورڈ پر یہ لفظ لکھیں اور باقی لفظ سے مختلف رنگ میں ضمہ کی طرف اشارہ کر دیں پھر طلبہ سے کہیں کہ اب اسے پڑھو۔

(۲) قرآنی یا توضیحی تختیاں:

مثلاً: چند آیات کی تصویر یا مکمل سورت کی تصویر۔

(۳) تعلیمی سفر:

اسلامی یادگاروں کی طرف سفر کرنا، مثلا: مسجد حرام، مسجد نبوی، بیت المقدس، وغیرہ۔

(۴) تصاویر:[1]

جب قرآنی آیات میں سیرت کے کسی واقعے کا ذکر کیا جا رہا ہو تو استاد کو چاہیے کہ وہ اس کے متعلقہ کچھ تصاویر دکھا دے، مثلا: وہ جگہیں جن میں غزوات ہوئے ان کی تصاویر دکھا دیں، جیسے: جبل احد، میدان بدر، خندق کی جگہیں، مقام تبوک، وغیرہ۔

(۵) اشارات:

کسی بات کو اشارے سے سمجھانا، اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں، مثلاً:

۱: غنے کے وقت ہاتھ کو بند کرنا۔

۲: مد کے وقت ہاتھ کو اٹھانا۔

۳: قلقلہ کے وقت انگلیوں کو کھول دینا۔

اس طرح کے اشارے بچوں کے لیے مفید ہوتے ہیں، استاد بچوں کے لیے ان اشاروں کا استعمال کرے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں کو سمجھنے لگ جائیں پھر انہیں الفاظ کے ذریعے ہی ان مقامات کی یاد دہانی کرائے، اور یوں کہے:

(۱) یہاں مد کرو۔ (۲) یہاں غنہ کرو۔ (۳) یہاں قلقلہ کرو۔

---

[1] التربیۃ الإسلامیۃ و فنّ التدریس (ص:178)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) سمعی ذرائع:

تعریف:

"هِيَ الْوَسَائِلُ الَّتِيْ تُسْتَعْمَلُ أَسَاسًا حَاسَّةَ السَّمْعِ،أَيْ: يُمْكِنُ سَمَاعُهَا لَا رُؤْيَتُهَا."

''یہ وہ ذرائع ہیں جو بنیادی طور پر سننے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، یعنی: جنہیں سننا ممکن ہو نہ کہ دیکھنا''

بصری ذرائع کے بعد سب سے زیادہ تنوع اور اہمیت کے حامل سمعی ذرائع ہیں، تعلیم پر مبنی آڈیوز، ویڈیوز اور تعلیمی کھیل کی ویڈیوز ان سمعی ذرائع میں آتی ہیں۔

تعلیم میں ریکاڈ شدہ تعلیمی مواد کے استعمال کی صورتیں:

۱: جب سبق نیا ہو تو مکرر قراءت سنائیں۔

۲: آواز خوبصورت کرنے کے لیے خوبصورت آواز والے قاری کی قراءت کا انتخاب کریں۔

۳: زیادہ قراء کی قراءت سنائیں؛ تاکہ صاحب صلاحیت طلبہ کو مختلف قسم کی خوبصورت اور میٹھی آواز والے قراء کرام کی قراءت کو کاپی کرنے کا موقع ملے اور ان کی لہجوں میں تنوع پیدا ہو۔

۴: طلبہ کو متوجہ کرنے اور ان کے ذوق وشوق کو بڑھانے کے لیے مشائخ کے مختلف اسلوب، مثلا: حدر، تحقیق وغیرہ کا استعمال کرنا، جیسا کہ مصحف مجود اور مصحف معلم ہیں، ان کا استعمال کیا جائے۔

۵: قراءت میں حدر اختیار کریں؛ کیونکہ اس سے زیادہ پڑھا جاتا ہے اور یہ حفظ میں پختگی اور دہرائی میں مددگار اور معاون ثابت ہوتا ہے۔

۶: ایک کی ریکاڈنگ کر کے سبھی کو سنائیں؛ تاکہ اس کی حوصلہ افزائی ہو اور بقیہ کو بھی شوق پیدا ہو۔[1]

(۳) محلی ذرائع:

محلی ذرائع کی تعریف:

"هِيَ الْوَسَائِلُ الَّتِيْ تَسْتَغِلُّ الْوَاقِعَ وَالْبِيْئَةَ الْمَحَلِّيَّةَ"

''محلی ذرائع: ایسے وسائل جو واقع اور موقع محل کو قیمتی بنا دیتے ہیں۔''

محلی ذرائع کی اہمیت:

اس کی سب سے نمایاں خوبی یہ ہے کہ یہ ایک ایسی حقیقی چیز ہے جسے پانا انتہائی آسان ہے۔

---

[1] مہارات اکتدریس الفعال(ص:129،139)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محلی ذرائع میں کئی چیزیں آتی ہیں:

۱: قدرتی مقامات

۲: تاریخی مقامات

۳: میوزیم (عجائب گھر)

۴: معرض (کتب میلہ)

ان مقامات کی سیر کے وقت کوئی بتانے والا بھی ہو تو سمعی اور بصری دونوں ذرائع اکٹھے ہو جائیں گے۔

تعلیم میں محلی ذرائع کے استعمال کی صورتیں:

۱: طلبہ کو مکہ مکرمہ اپنے ساتھ لے جائیں اور وہاں سب سے نمایاں مقدس مقامات سے آگاہ کریں، ساتھ ساتھ ان مقامات کے متعلقہ قرآنی آیات بھی پیش کریں، مثلا: حج کے متعلقہ وہ آیات جن میں صفا و مروہ، مقام ابراہیم اور عرفات و منیٰ کا ذکر ہے وہ آیات پڑھیں اور ان کا معنی و مفہوم واضح کریں۔

۲: بعض ایسے میوزیم (عجائب گھر) یا معرض (کتب میلوں) میں جانا جن میں ایسی تصاویر اور ایسے قدرتی مناظر ہوں جو اس کائنات کے نظام، اللہ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کاملہ پر دلالت کرتے ہوں۔

۳: عبرت حاصل کرنے کے لیے طلبہ کو اپنے ساتھ قوم صالح کے علاقے مدائن کی طرف لے جانا اور وہاں پر اس مقام کے متعلقہ قرآنی آیات پیش کرنا اور ان کی ہلاکت کے اسباب بیان کریں۔[1]

(۴) مرکب ذرائع:

"هِيَ تَجْمَعُ أَكْثَرَ مِنْ نَوْعٍ أَوْ حَاسَّةٍ مِنَ الْوَسَائِلِ"

''مرکب ذرائع: ایسا وسیلہ جس میں ایک سے زیادہ تعلیمی ذرائع جمع ہوں۔''

مرکب ذرائع کی اہمیت:

مرکب ذریعہ اس اعتبار سے نمایاں خصوصیت کا حامل ہے کہ اس میں تعلیمی ذرائع کی مختلف متعدد انواع (مثلا: سمع، بصر وغیرہ) بیک وقت جمع ہو جاتی ہیں، جب ایک چیز کو اٹھا کر عقل تک پہنچانے میں متعدد ذرائع شریک ہو جائیں تو وہ چیز دل و دماغ پر نقش ہو جاتی ہے۔

مرکب ذرائع میں کئی چیزیں آتی ہیں، مثلاً:

---

[1] التربية الإسلامية و فنّ التدريس (ص:169)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) جامد تصاویر کے ساتھ ساتھ ریکارڈنگ۔ (۲) متحرک تصاویر والی ویڈیوز۔
(۳) آن لائن تعلیم۔ (۴) تعلیمی ڈیوائسز اور کمپیوٹر۔ [1]

عملی مشق:

۱: جو طلبہ پڑھ رہے ہیں ان کے سامنے ان کے ہم عمر طلبہ کی ویڈیو کا ایک کلپ چلا دیں تا کہ وہ اپنا موازنہ کر سکیں۔

۲: کمپیوٹر یا موبائل کے ذریعے حروف کے مخارج سمجھائیں، نیز کمپیوٹر یا موبائل کے ذریعے مراجعہ یا حفظ میں پختگی کی خاطر تکرار کا طریقہ کار واضح کریں۔

۳: جب کسی آیت میں پہاڑوں کا ذکر ہو تو طلبہ کو ایسی تصاویر یا ویڈیوز دکھائیں جن میں پہاڑوں کی شکل وصورت اور اقسام ہوں، پھر طلبہ سے ان کے متعلق کچھ سوال کر لیں۔

۴: جب آیات میں کسی خاص واقعے کا ذکر ہو تو طلبہ کے سامنے اس واقعے کی ویڈیو چلا دیں پھر طلبہ سے اس واقعے کے متعلق سوال کریں کہ وہ اس سے حاصل ہونے والی عبرتیں اور نصیحتیں بیان کریں، نیز طلبہ سے یہ بھی سوال کریں کہ وہ اس نص قرآنی کا معنی ومفہوم واضح کریں۔

۵: مطلوبہ مسئلے یا نظریے یا ویڈیو کلپ کے حساب سے مصحف سے وہ آیات الگ کر کے انہیں بڑا کر کے طلبہ کے سامنے پیش کریں۔

۶: جب آیات میں **"الرَّعْد"** کا ذکر ہو یا ایسی سورت ہو جس کا نام ہی **"الرَّعْد"** ہو تو طلبہ کے سامنے کچھ تصاویر یا ویڈیو کلپ یا متحرک تصویر پیش کریں اور ان سے تعلیق لگانے کا کہیں یا کوئی سوال کر لیں یا انہیں کہیں کہ وہ نص قرآنی کی ان تصاویر کا ساتھ مطابقت بیان کریں۔

۷: جب آیات کریمہ میں تخلیق انسان کے مراحل (مثلا: **نُطْفَة، عَلَقَة، مُضْغَة**، وغیرہ) کے متعلق بات ہو رہی ہو تو نطفہ، علقہ اور مضغہ کی وضاحت کے لیے طلبہ کے سامنے کچھ تصاویر یا ویڈیو کلپ یا متحرک پکچر پیش کریں پھر طلبہ کے سامنے نص قرآنی اور اس ویڈیو وغیرہ کے درمیان ربط بیان کریں۔

۸: جب آیات میں نماز کا ذکر ہو، جیسے: نماز جمعہ وغیرہ تو طلبہ کے سامنے نماز جمعہ کی ادائیگی کے طریقے والی متحرک ویڈیو چلائیں۔ [2]

---

[1] مهارات التدريس الفعّال (ص:129-135)۔

[2] وسائل کی ایک یہ تقسیم بھی کی جا سکتی ہے، نمبر 1: عام مروجہ وسائل، مثلا: کتب، استاد کی قراءت، نمایاں طلبہ کی تلاوت، ریکارڈ شدہ کیسٹیں، لکڑی کا وائیٹ بورڈ وغیرہ۔ نمبر 2: جدید ٹیکنالوجی، مثلا: جدید وائٹ بورڈ۔ شیٹ بورڈ، ٹرانسپیرنسی ڈیوائس، سلائڈ پروجیکٹر، ٹریننگ فلم، کمپیوٹر، میگنیٹک کارڈ ڈیوائس۔ دیکھیے: رؤية منهجية لتدريس القرآن الكريم (ص:164)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثالثا: تعلیمی ذرائع کے انتخاب کا معیار

تعلیمی ذرائع کے معیاری ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ان میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے۔

(۱) مطلوبہ ہدف سے مناسبت:

کسی بھی ذریعے کا چناؤ کرتے ہوئے ضروری ہے کہ استاد مندرجہ ذیل سوالات دینے کے قابل ہو۔

۱: اس سے کون سا فائدہ مطلوب ہے؟

۲: یہ طلبہ کے اوپر کیا اثرات مرتب کرے گا؟

۳: یہ طلبہ کو کیا تجربات مہیا کرے گا؟

اگر استاد ان سوالات کے جواب دینے کے قابل ہو گیا تو سمجھ لیں کہ اس نے ایسے ذریعے کا انتخاب کر لیا ہے جس سے مطلوبہ ہدف حاصل ہوگا۔

(۲) طلبہ کی صلاحیت سے موافقت:

کسی بھی ذریعے کا طلبہ کی عمر اور صلاحیت کے موافق ہونا انتہائی ضروری ہے۔اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ طلبہ اسے جلدی قبول کر لیتے ہیں اور ان کی اس سے جلدی ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے۔

چھوٹے بچوں کے لیے بسیط تعلیمی ذرائع زیادہ مفید ہوتے ہیں، ان ذرائع کے مفید ہونے کے لیے ضروری ہے کہ استاد مندرجہ ذیل سوالات دینے کے قابل ہو۔

۱: یہ ذریعہ کس مرحلے کے لیے پیش کیا جائے گا؟

۲: ان طلبہ کا لیول کیا ہے جن کے لیے اس ذریعے کا انتخاب کیا گیا ہے؟

(۳) معلومات کی تصحیح:

تعلیمی ذریعے میں وارد معلومات کی تصحیح اور ان کے علمی اور فنی پہلوؤں کی چھان بین انتہائی ضروری ہے۔

(۴) عمدہ طریقے سے پیش کرنا:

یاد رکھیں کہ کسی بھی تعلیمی ذریعہ کو عمدہ طریقے سے پیش کرنا ضروری ہے؛ وگرنہ وہ ذریعہ اپنا فائدہ کھو بیٹھے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱: پھٹا ہوا، جدا جدا نہ ہو۔

۲: آواز واضح ہو، الجھن کا باعث نہ ہو۔

۳: تعلیمی ذریعے کا ہر عیب طلبہ کو اس ذریعے سے متنفر کرنے کا باعث بنتا ہے۔

(۵) ذوق وترغیب پیدا کرنے والے ہوں:

مثلاً: خط واضح اور خوبصورت ہو۔ الفاظ مناسب انداز میں ملے ہوئے ہوں۔ مناسب رنگوں کا استعمال کیا گیا ہو۔ کسی بھی تعلیمی ذریعے میں جس قدر شوق دلانے والے عوامل زیادہ ہوں گے وہ اسی قدر اچھے طریقے سے فائدہ اٹھانے میں معاون ثابت ہوگا؛ وگرنہ وہ ایک بے جان اور غیر مرغوب سینری کی مثل ہوگا جس کا کوئی فائدہ نہیں، بھلے اس کی تیاری میں لاکھ محنت کی گئی ہو۔

(۶) تعلیمی اور تربیتی اعتبار سے قیمتی ہو:

یہ ضروری ہے کہ استاد ایسا تعلیمی ذریعہ اختیار کرے جس پہ صرف ہونے والی قیمت کے مقابلے میں تعلیمی وتربیتی فائدہ زیادہ حاصل ہو؛ تاکہ طلبہ کا فائدہ ہو، یہ نہ ہو کہ قیمت زیادہ صرف ہو جائے اور اس سے حاصل ہونے والا تعلیمی فائدہ کم ہو۔ اس چیز کی شناخت کا اصول یہ ہے کہ جس قدر محنت اور خرچ کم ہوگا اسی قدر بہتر ہوگا۔

(۷) استعمال سے پہلے تجربہ کرلیں:

کسی بھی تعلیمی ذریعے کو استعمال کرنے سے پہلے اس کا تجربہ کرلیں؛ تاکہ پتا چل جائے کہ یہ تعلیمی ذریعہ بالکل درست ہے، اس سے مطلوبہ ہدف تک پہنچنا ممکن ہے، طلبہ کے سامنے ناکامی نہیں ہوگی؛ وگرنہ طلبہ کا استاد کے متعلق اعتماد ڈگمگا جائے گا۔[1]

[1] المرشد في تعليم التربية الإسلامية (ص:208)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رابعا: تعلیمی ذرائع کے استعمال کا معیار

کوئی بھی تعلیمی ذریعہ تب نتیجہ خیز ہوگا جب اس کا استعمال معیاری ہو، معیاری استعمال کے لیے چار چیزوں کو ملحوظ خاطر رکھا جائے: تیاری، تمہید، استعمال، جائزہ۔

1۔ تیاری:

تیاری میں پانچ چیزوں کو مدِ نظر رکھیں:

۱: اس کے لیے مناسب جگہ کا انتخاب کریں۔

۲: پہلے اس کا تجربہ کرلیں۔

۳: اس کے متعلقہ سامان مناسب جگہ رکھ لیں۔

۴: اس کے متعلقہ نشاطات تیار کرلیں۔

۵: اس کے لیے وقت کا خطہ (خاکہ) بھی بنالیں۔

(۲) تمہید قائم کرنا:

استاد پورے ذوق وشوق کے ساتھ اس تعلیمی ذریعہ کے متعلق دلچسپی پیدا کرنے کے لئے طلبہ کے سامنے کسی ایسی مشکل کا ذکر کرے یا ان سے ایسا سوال کرے جس کا حل اس تعلیمی ذریعہ میں موجود ہو۔

(۳) استعمال کرنا:

اس میں سولہ چیزوں کو مدِ نظر رکھیں:

۱: اسے مناسب وقت میں پیش کریں۔

۲: اسے پیش کرتے ہوئے اتنا طویل نہ کریں کہ طلبہ اکتا جائیں۔

۳: اتنا مختصر بھی نہ کریں جس سے خلل پیدا ہوجائے۔

۴: تعلیمی ذرائع کی اتنی کثرت نہ ہو کہ سبق میں رش پڑ جائے۔

۵: درمیان میں ایسے ترغیبی سوال کریں جس سے طلبہ میں جواب دینے کا ذوق پیدا ہو۔

۶: مطلوبہ اہداف کو پانے کے لیے آسان سے آسان ذریعہ استعمال کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷: اس کے استعمال میں طلبہ کو بھی باری باری شریک کریں۔

۸: طلبہ کو ترغیب دیں کہ وہ خود اس کے کسی حصے کی وضاحت کریں۔

۹: طلبہ کو ترغیب دیں کہ انہوں نے جو معلومات دیکھی اور سنی ہیں، ان کا خلاصہ بیان کریں۔

۱۰: جب آپ پیش کر رہے ہوں تب تمام طلبہ اسے دیکھ رہے ہوں۔

۱۱: تعلیمی ذرائع کو صرف ایک معاون سمجھا جائے، یہ نہ ہو کہ اسے اصل مقصد ہی سمجھ لیا جائے۔

۱۲: استاد کے ہاتھ میں جب جامد تعلیمی ذرائع ہوں تو وہ انہیں میں ہی نہ الجھا رہے۔

۱۳: متحرک ذرائع کو وہ استاد ہاتھ لگائے جو ان سے واقف اور ماہر ہو۔

۱۴: کسی بھی تعلیمی ذریعے کو بقدر ضرورت دہرانا۔

۱۵: تعلیمی ذریعے کو مسلسل طلبہ کے سامنے نہ رہنے دیں، وگرنہ وہ استاد کو بھول ہی جائیں گے۔

۱۶: جب استاد کو کسی تعلیمی ذریعے کے نتائج وفوائد کا علم ہوگا تو وہ اسے استعمال کر کے فائدہ اٹھائے گا؛ لہذا استاد کا یہ بھی حق بنتا ہے کہ وہ دوران کلاس ان تعلیمی ذرائع کے استعمال وفوائد سے طلبہ کو بھی آگاہ کرے تا کہ جب وہ استاد بنیں تو وہ بھی ان کا استعمال کر کے ان سے فائدہ اٹھائیں، یوں ان کا نفع عام ہوگا۔[1]

(۴) جائزہ لینا:

اس میں آٹھ چیزوں کو مدِ نظر رکھیں:

۱: یہ ذریعہ تعلیمی اہداف کے حصول میں کس قدر کامیاب رہا؟

۲: اس کے ساتھ طلبہ کی دلچسپی کتنی رہی؟

۳: اسے دوبارہ دہرانے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

۴: اس میں پیش کردہ معلومات اور افکار ونظریات پر کیا کیا سوالات ہو سکتے ہیں؟

۵: طلبہ کو موقع دیں کہ وہ بھی اس میں پیش کردہ معلومات پہ سوالات کریں۔

۶: ایسے سوالات کو غنیمت سمجھیں جو دیگر تعلیمی نشاطات (مثلا: دوبارہ تجربہ کرنے یا دیگر تعلیمی مصادر کی چھان بین کرنے) کا باعث بنیں۔

۷: دوران کلاس تعلیمی ذریعے میں جو کمی بیشی نظر آئی ہو، اس کی اصلاح کر لیں۔

۸: اس تعلیمی ذریعہ کو ایسی مناسب جگہ محفوظ کر کے رکھ دیں جہاں سے بوقت ضرورت حاصل کی جا سکے۔

---

[1] التربية الإسلامية و فن التدريس (ص:176)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیمی ذریعہ کے جائزے کا ایک نمونہ

نمبر شمار	اعتبار	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر
۱:	مطلوبہ ہدف سے مناسبت	10	
۲:	طلبہ کی صلاحیت سے موافقت	10	
۳:	اس میں پیش کردہ معلومات کی صحت	10	
۴:	پیش کرنے میں عمدگی	10	
۵:	ذوق وشوق اور ترغیبی پہلو	10	
۶:	تعلیمی اور تربیتی قدر و قیمت	10	
	ٹول نمبر:	60	

جائزہ کی کیفیات:

مقبول	35	سے	39
جید	40	سے	44
جیدجدا	45	سے	50
ممتاز	51	سے	55
متمیز	56	سے	60

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل التاسع:

طلبہ کے انفرادی فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا

اولا: انفرادی فرق کے متعلق مقدمہ۔

ثانیا: انفرادی فرق کا طبعی ہونا اور اس کے مظاہر و خصائص۔

ثالثا: انفرادی فرق کے حصولِ علم پر اثرات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: انفرادی فرق کے متعلق مقدمہ

یہ حکمت الٰہی کا تقاضہ تھا کہ اس کی مخلوق میں انفرادی فرق ہو اور ان کی صلاحیتیں مختلف ہوں؛ یہی وجہ ہے کہ ایک انسان کا عقلی فہم دوسرے انسان سے مختلف ہوتا ہے اور یقیناً یہ اللہ کی عطا اور اس کا خاص انعام ہے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾

''دانائی عطا کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور جسے دانائی عطا کی جائے تو بلاشبہ اسے بہت زیادہ بھلائی دے دی گئی اور نصیحت قبول نہیں کرتے مگر جو عقلوں والے ہیں۔''[1]

اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۗ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝﴾

''ہم ہر ایک کی مدد کرتے ہیں، ان کی اور ان کی بھی، تیرے رب کی بخشش سے اور تیرے رب کی بخشش کبھی بند کی ہوئی نہیں۔''[2]

اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ﴾

''اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فوقیت بخشی ہے۔''[3]

انفرادی فرق کی تعریف:

پہلی تعریف:

"هِيَ تِلْكَ الِاخْتِلَافَاتُ الَّتِيْ يَتَمَيَّزُ بِهَا كُلُّ فَرْدٍ عَنْ غَيْرِهٖ مِنَ الْأَفْرَادِ"

''ایسے اختلافات جن کے ذریعے تمام افراد میں سے ہر فرد دوسرے فرد سے جدا ہوتا ہے۔''

---

[1] سورۃ البقرۃ(269)۔

[2] سورۃ الإسراء(20)۔

[3] سورۃ النحل(71)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری تعریف:

"هِيَ الِانْحِرَافَاتُ الْفَرْدِيَّةُ عَنِ الْمُتَوَسِّطِ الْجَمَاعِيِّ فِي الصِّفَاتِ الْمُخْتَلِفَةِ الْجِسْمِيَّةِ وَالْعَقْلِيَّةِ وَالنَّفْسِيَّةِ"

''مختلف نفسی، عقلی اور جسمانی صفات میں مجموعی معاشرے سے ہر فرد کا جدا جدا ہونا۔''

انفرادی فرق کی حقیقت:

یہ بہت مشکل ہے کہ ہمیں اس روئے زمین پر ایسے دو افراد ملیں جو نفسی، عقلی، جسمانی اور اجتماعی صفات میں مکمل طور پر ایک جیسے ہوں، ہر فرد اپنی الگ پہچان رکھتا ہے، اس روئے زمین پر آپ کو ایسے دو بچے نہیں ملیں گے جو ہر اعتبار سے ملتے جلتے ہوں، حتی کہ وہ بھائی جو ایک ہی چھت کے نیچے رہتے ہیں وہ بھی اپنی ذہانت و رجحان اور انفرادی صفات میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ)).

''لوگ سونے چاندی کی معدنیات کی طرح معدنیات ہیں، ان میں سے جو زمانہ جاہلیت میں اچھے ہوں وہ زمانہ اسلام میں بھی اچھے؛ بشرطیکہ دین میں فقاہت حاصل کر لیں اور روحیں (عالم ارواح میں) مختلف جماعتوں کی شکل میں رہتی ہیں، جن میں وہاں جان پہچان ہوئی وہ یہاں بھی اکٹھی ہو جاتی ہیں، جن میں وہاں آشنائی نہ ہو وہ یہاں بھی الگ تھلگ ہی رہتی ہیں۔''[1]

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اَلنَّاسُ مَعَادِنُ)): أَيْ: أُصُوْلًا: مُخْتَلِفَةٌ،وَالْمَعَادِنُ جَمْعُ مَعْدِنٍ، وَ هُوَ الشَّيْءُ الْمُسْتَقِرُّ فِيْ الْأَرْضِ، فَتَارَةً يَكُوْنُ نَفِيْسًا وَ تَارَةً يَكُوْنُ غَيْرَ ذٰلِكَ،وَكَذٰلِكَ النَّاسُ.

''(لوگ معدنیات کی مثل ہیں): یعنی: بنیادی طور پر: تمام لوگ ایک دوسرے سے مختلف ہیں، معادن کی واحد معدن ہے، معدن سے مراد: وہ چیز جو زمین کے اندر پڑی ہو۔ یہ چیزیں کچھ تو عمدہ ہوتی ہیں اور کچھ ناکارہ، لوگ بھی اسی طرح ہی ہوتے ہیں (کچھ عمدہ اور کچھ ناکارہ)۔''

---

[1] صحیح مسلم (2637)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَوْلُهُ:((خِيَارُهُمْ فِيْ الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ)) وَجْهُ التَّشْبِيْهِ أَنَّ الْمَعْدِنَ لَمَّا كَانَ إِذَا اسْتُخْرِجَ ظَهَرَ مَااخْتَفٰى مِنْهُ وَلَا يَتَغَيَّرُ صِفَتُهُ،فَكَذٰلِكَ صِفَةُ الشَّرَفِ لَا تَتَغَيَّرُ فِيْ ذَاتِهَا، بَلْ مَنْ كَانَ شَرِيْفًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ بِالنِّسْبَةِ إِلٰى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ رَأْسٌ، فَإِنْ أَسْلَمَ اسْتَمَرَّ شَرَفُهُ وَكَانَ أَشْرَفَ مِمَّنْ أَسْلَمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

اور نبی ﷺ کے فرمان:

((خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ))

''ان میں جو زمانہ جاہلیت میں اچھے ہوں وہ زمانہ اسلام میں بھی اچھے۔''

میں لوگوں کو سونے چاندی کی کانوں کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ شبہ بیان ہوئی ہے، اس وجہ شبہ کی تفصیل یہ ہے کہ جیسے جب کان کو نکال لیا جائے تو کان میں چھپی ہوئی چیز ظاہر ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی چیز بدلتی نہیں، ایسے ہی لوگوں کی کیفیات ہیں، وہ بھی طبعی طور پر نہیں بدلتیں؛ جو زمانہ جاہلیت میں عز و شرف کی بنا پر اہل جاہلیت کا سردار ہو، اگر وہ اسلام لے آئے تو اس کی سابقہ شرافت قائم دائم ہی رہتی ہے اور جاہلیت سے اسلام کی طرف آنے والوں میں سے سب سے زیادہ عز و شرف والا وہی ہوتا ہے۔''[1]

طلبہ کے باہمی انفرادی فرق کے نمایاں ہونے کی کئی تعریفات کی جاتی ہیں، سبھی کا محور چار چیزیں ہیں:

۱: جسمانی اختلاف ۲: عقل وفہم میں اختلاف

۳: ہم آہنگی میں اختلاف ۴: شخصی (ذات کا) اختلاف

عمدہ اور مؤثر تعلیم وہی ہوگی جس میں انفرادی فرق کو مدنظر رکھ کر اس کے تقاضوں کو پورا کیا جائے۔

طلبہ کے باہمی انفرادی فرق کو ملحوظ خاطر رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ استاد ان تمام طبعی فروق، ان کے اسباب و عوامل، نتائج و خصائص اور ان کے مظاہر سے پوری طرح واقف ہو؛ تاکہ ان مختلف اہتمامات، مختلف میلانات اور مختلف قدرات کے حامل طلبہ کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے کے لیے تدریس و تربیت اور جائزہ وغیرہ تمام امور کے لیے ایسا مدبرانہ خطہ وضع کرے جو حالات و واقعات اور ضروریات کے عین مطابق ہو۔

طلبہ کے انفرادی فرق سے آگاہی کی اہمیت:

۱: ہر طالب علم کے ساتھ اس کی خاص انفرادی صفات کے مطابق برتاؤ۔

۲: خاص ضرورت مندوں کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کی معرفت۔

---

[1] شرح فتح الباري (ج:6/529)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳: طلبہ کی استعداد و قدرت اور ان کے رجحانات کا ظہور۔

۴: طبعی عادات واطوار اور ان کے اسباب کی معرفت۔

۵: متفرق مقامات میں ایک آدمی کے کردار کی معرفت۔

۶: ایک معین فرد کے کامیاب ہونے یا ناکام ہونے کی پہچان۔

۷: طلبہ کے موافق تدریس کے طرق و مناہج اور اہداف کی حد بندی کی معرفت۔

طلبہ کے انفرادی فرق میں مؤثر عوامل:

انفرادی فرق کے بنیادی عوامل دو ہیں: وراثت اور ماحول۔

(۱) وراثت:

بعض ایسی چیزیں جو والدین کی طرف سے اولاد میں منتقل ہوتی ہیں، مثلاً: قد لمبا ہونا، وزن، رنگ، خوبصورتی، ذہانت وفطانت۔ ذہانت وفطانت میں وراثت کا بہت بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔

(۲) ماحول:

ماحول میں وہ تمام چیزیں آتی ہیں جو ایک فرد اپنے گردونواح، علاقے اور اجتماعی معاشرے سے اخذ کرتا ہے اور وہ چیزیں انسان کی عادات و اطوار پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں، مثلا: غذا، صحت، مؤثر فضا، اقتصادی لیول، تعلیمی لیول، وغیرہ۔[1]

---

[1] علم النفس التربوي في الإسلام (ص:105-110)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: انفرادی فرق کا طبعی ہونا

اور

اس کے مظاہر و خصائص

ہم تینوں چیزوں کی تفصیل الگ الگ بیان کرتے ہیں۔

(۱) انفرادی فرق کا طبعی ہونا:

انفرادی فرق کے طبعی ہونے کے متعلق علماء کرام کی کئی آراء ہیں، ان میں سے اہم ترین آراء دو ہیں۔

۱: پہلی رائے یہ ہے کہ انفرادی فرق والے افراد کے سامنے مساوی مواقع مہیا کرنے سے ان کے انفرادی فرق کو ختم کرنا ممکن ہے؛ کیونکہ تمام افراد بنیادی طور پر برابر پیدا ہوتے ہیں۔

۲: دوسری رائے یہ ہے کہ انفرادی فرق والے افراد کے سامنے مساوی مواقع مہیا کرنے سے ان کے انفرادی فرق کو ختم کرنا ممکن نہیں؛ کیونکہ لوگ پیدائشی طور پر ہی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں؛ لہذا انفرادی فرق ایک موروثی حقیقت اور طبعی چیز ہے۔

(۲) انفرادی فرق کے مظاہر:

(۱) چند افراد کی صلاحیتوں میں فرق:

ایک کلاس کے طلبہ کا آپس میں ایک دوسرے سے فرق، یہ درجے کا فرق ہے نوعیت کا نہیں، جیسا کہ ہر طالب علم کے پاس مختلف خصائص و اوصاف سے ایک معین حصہ ہوتا ہے، لیکن وہ ان خصائص و اوصاف کے حامل اپنے ہم عمر طلبہ سے کچھ یا زیادہ مختلف ہوگا۔

(۲) ایک ہی فرد کی مختلف صلاحیتوں میں فرق:

ایک ہی فرد کی صلاحیتیں مختلف ہوں، مثلا: ایک فرد عقل وفہم کے اعتبار سے بہت ذہین فطین ہو مگر سماعت یا بصارت میں بہت کمزور ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) انفرادی فرق کے خصائص:

افراد کا باہمی فرق کمیت (مقدار) میں ہوتا ہے نوعیت میں نہیں، جیسا کہ ایک جنس کے تمام افراد ایسی عادات وخصال سے متصف ہوتے ہیں جو انہیں دوسری جنس کے افراد سے جدا کرتی ہیں۔

۱: اکثر فرق عقل وشعور میں پایا جاتا ہے، شخصی، ذاتی اور موروثی خصال میں فرق بہت کم پایا جاتا ہے۔

۲: عمر کے مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے انسان کی جسمانی، شعوری اور ہم آہنگی کی کیفیات بدلتی رہتی ہیں؛ کیونکہ وہ اپنے گردونواح، ماحول اور اجتماعی معاشرے کے اثرات سے متاثر ہوتا ہے۔

۳: وراثت اور ماحول دونوں ہی انفرادی فرق کے وقوع کا باعث بنتے ہیں۔

۴: انفرادی فرق جامد اور ٹھوس نہیں ہوتے؛ کیونکہ ایک انسان اپنی قدرت وصلاحیت اور اپنے مناسب تجربات سے دوسروں کے ساتھ اپنے رویے اور اپنے انداز وکردار کو اچھے سے اچھا کرسکتا ہے۔[1]

[1] علم النفس التربوي في الإسلام(ص:103)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثالثا: انفرادی فرق کے حصولِ علم پر اثرات

انفرادی فرق کے کئی عوامل کئی جہات سے حصول علم پر اثر انداز ہوتے ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) افراد کے طرف سے:

۱: افراد کا ایک دوسرے سے ذہانت میں مختلف ہونا۔

۲: افراد کا ایک دوسرے سے صحت میں مختلف ہونا۔

۳: افراد کا ایک دوسرے سے میلان وترجیحات میں مختلف ہونا۔

۴: افراد کا ایک دوسرے سے توجہ میں مختلف ہونا۔

۵: افراد کا ایک دوسرے سے ذوق وشوق میں مختلف ہونا۔

(۲) استاد کی طرف سے:

۱: استاد کے تدریسی انداز اور وضاحتی وسائل میں تنوع کی صلاحیت کا مختلف ہونا۔

۲: استاد کی متفرق صلاحیتوں کے حامل طلبہ کے ساتھ برتاؤ کی صلاحیت۔

۳: استاد کا مزاج، اس کی ذاتی کیفیات اور طلبہ کا اس سے متأثر ہونا۔

۴: استاد میں عزم مصمم اور عمدہ جائزے کی صلاحیت۔

۵: استاد کی سختی یا سستی کی وجہ سے کلاسز کا ثابت قدم نہ رہنا۔

(۳) تعلیمی منہج کی طرف سے:

۱: درسی منہج کا دشوار ہونا، اس کا درمیانے لیول کے طلبہ کے موافق نہ ہونا۔

۲: درسی منہج کا ذوق وشوق اور ترغیبی عناصر سے خالی ہونا۔

۳: درسی منہج کے موضوعات میں باہمی ربط نہ ہونا۔

۴: درسی جدول کا طلبہ کے رجحان کے موافق عمدہ نشاطات سے خالی ہونا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) امتحانی سسٹم کی طرف سے:

۱: امتحانات کا مزاج۔

۲: امتحانات کا موضوع۔

۳: امتحانات کی نوعیت۔

۴: امتحانات کا وقت۔

۵: امتحانی طریقہ کے اندرانی امور۔

(۵) مدرسہ فیلوز کی طرف سے:

۱: ان کے میلانات ورجحانات۔

۲: ان کے اہتمامات۔

۳: ان کا اقتصادی لیول۔

۴: ان کا اجتماعی لیول۔

۵: ان کی صحت اور جسامت۔

(۶) اداری نظام کی طرف سے:

ادارے کا جو نظام ہوتا ہے اس کے طلبہ پر بڑے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں، خواہ مثبت ہوں یا منفی، اگر نظام اچھا ہوگا تو مثبت اثرات ہوں گے اگر نظام خراب ہوگا تو اس کے منفی اثرات ہوں گے، جیسا کہ یہ واضح ہی ہے کہ ایک مدرسہ دوسرے مدرسے سے اچھا ہوتا ہے اور ایک تعلیمی نظام دوسرے تعلیمی نظام سے بہتر ہوتا ہے۔

(۷) خاندان کی طرف سے:

۱: والدین کے علمی اور ثقافتی لیول میں فرق۔

۲: والدین کی ترجیحات میں فرق۔

۳: خاندان کے اقتصادی لیول میں فرق۔

۴: خاندان کے مدرسے سے تعلق میں فرق۔

۵: ایک ہی خاندان کے افراد کا باہمی تعلق اور اس کی کیفیات میں فرق۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل العاشر:

طلبہ کے تعلیمی ذوق وشوق کو بڑھانا

اولا:.....طلبہ کے تعلیمی ذوق وشوق کو بڑھانا

ثانیا:.....ذوق وشوق بڑھانے کے مختلف طریقے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: طلبہ کے تعلیمی ذوق وشوق کو بڑھانا

(۱) ذوق وشوق اور ترغیب کی تعریف اور ان میں بنیادی فرق:

ذوق وشوق کی تعریف:

"هِيَ الْحَالَةُ الدَّاخِلِيَّةُ لِلْمُتَعَلِّمِ وَمَايَنْتَابُهُ مِنْ أَفْكَارٍ تَدْفَعُهُ إِلَى الْمَوْقِفِ التَّعْلِيْمِيِّ وَالْقِيَامِ بِنَشَاطٍ مُوَجِّهٍ وَالاِسْتِمْرَارِ بِهَذَا النَّشَاطِ حَتَّى يَتَحَقَّقَ التَّعَلُّمُ بِوَصْفِهِ هَدْفًا"

''طالب علم کی ایسی اندرونی حالت اور ایسے افکار جو اسے حصول علم کے لیے اس انداز سے کھڑا کریں کہ وہ علمی میدان میں مطلوبہ ہدف کے حصول تک نشاط وچستی کے ساتھ ڈٹا رہے۔''

ترغیب کی تعریف:

"أُسْلُوْبُ حَثٍّ وَتَنْشِيْطٍ يَرْتَكِزُ عَلَى سَدِّ الْحَاجَةِ النَّابِعَةِ مِنَ الدَّافِعِ"

''ترغیب ونشاط کا ایسا اسلوب جس سے ذوق وشوق میں پیدا ہونے والی کمی کوتاہی کو دور کیا جائے۔''

دونوں میں فرق:

۱: ذوق وشوق اندرونی افکار کا نام ہے، جبکہ ترغیب ان افکار میں پیدا ہونے والی کمی کو دور کرتی ہے۔

۲: ذوق وشوق پہلے ہوتا ہے، جبکہ ترغیب اس کے بعد ہوتی ہے۔

۳: ذوق وشوق ایک ایسا ذاتی اور طبعی وصف ہے جو انسان کی ضرورت کے وقت خود بخود پیدا ہوجاتا ہے، جبکہ ترغیب ایک ارادی عمل ہے۔[1]

(۲) طلبہ کے ذہنی انتشار کے اسباب:

۱: تعلیمی مناہج کا طلبہ کی دلچسپی اور ان کی نت نئی ضروریات کے موافق نہ ہونا۔

۲: کلاس کا نظام اور اس کے اصول وضوابط۔

---

[1] علم النفس التربوي، د.عبد العزيز محمد النغيمشي(ص:67)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳: مدرسے کے مجموعی ماحول میں کلی یا جزوی عدم جاذبیت۔

۴: اندورنِ کلاس زندگی کی صورت حال، جیسے: کئی کئی گھنٹے لکڑی کے میزوں پر بیٹھے رہنا۔

۵: استاد کا مکمل سبق میں وائیٹ بورڈ کے بالکل سامنے جم کے کھڑے رہنا۔

۶: روٹین کی اکتا دینے والی یا بار بار دہرائی جانے والی ایسی سرگرمیاں جو طلبہ کی نشاط کو کم کر دیں۔

۷: طلبہ کو اپنی افکار و آراء کے اظہار کے لیے مناسب مواقع کا نہ ملنا۔

۸: انعامات و ترغیبات میں عدم مساوات۔

۹: طلبہ کو دی جانے والی تعلیمات اور ان سے مطلوبہ اہداف میں تناقض۔

(۳) اکتاہٹ کو دور کرنے والے اسباب:

۱: تعلیمی نشاطات میں حصہ لینا۔

۲: تعلیمی نشاطات میں تنافس (ایک دوسرے سے آگے بڑھنا)۔

۳: خود اعتمادی سے کام لینا، نہ کہ صرف استاد کی تقلید کرنا۔

۴: تمام جزئیات کا استقراء اور احاطہ کرنا، صرف رٹے پر نہ رہنا۔

۵: جو پڑھا سیکھا اس کا نتیجہ نکالنا۔

(۴) تعلیمی ذوق وشوق کا وصف:

۱: اس سے طالب علم پہلے ایک معین ہدف طے کرتا ہے، بقیہ تمام امور چھوڑ دیتا ہے۔

۲: پھر اپنی ساری سرگرمیاں اس معین ہدف کو حاصل کرنے میں صرف کر دیتا ہے۔

۳: یہ طالب علم کی جذباتی کیفیت کی اصلاح کر کے اسے تعلیم کی طرف خاص نشاط کے ساتھ آگے بڑھاتا ہے۔

(۵) ذوق وشوق کو بڑھانے والے اسباب:

۱: کلاس کے مادی ماحول کا منظم ہونا، جیسے: کلاس میں درجہ حرارت، بیٹھنے کی جگہوں اور روشنی کا اچھا انتظام ہو۔

۲: طلبہ کے باہمی تعلقات کا اچھا ہونا۔ ۳: استاد کا طلبہ کے متعلقہ مہارات کا اہتمام کرنا۔

۴: مطلوبہ ہدف کا طلبہ کے لیول کے موافق ہونا۔

۵: نشاطات میں حصہ لینے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا اور انہیں انعامات سے نوازنا۔

۶: انعامات میں افراط اور مبالغہ نہ کرنا۔ [1]

---

[1] اسباب کی مزید (نفسی، ایمانی اور نفسیاتی) اقسام کے لیے دیکھیے: **علم النفس التربوي في الإسلام**(ص:151-170)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: ذوق وشوق بڑھانے کے مختلف طریقے

ذوق وشوق بڑھانے کے مختلف کئی طریقے ہیں، چند ایک یہ ہیں۔

(۱) استاد کا کلاس میں حرکت کرتے رہنا:

استاد کلاس میں ایک ہی جگہ پر نہ جما رہے، بلکہ اپنی جگہ تبدیل کرتا رہے: کبھی طلبہ کے قریب ہو جائے، کبھی ڈیسکوں کے درمیان چکر لگائے، کبھی وائیٹ بورڈ کے قریب ہو جائے۔

(۲) طلبہ کی توجہ مرکوز کروانا:

(۱) دوران کلاس عام لفظی تعبیرات استعمال کرنا، مثلا:

۱: اُنْظُرُوْا دیکھو! ۲: اِسْتَمِعُوْا کان لگا کر سنو!

۳: لَاحِظُوْا توجہ کرو!

(۲) یا اشارات کا استعمال کرنا، مثلا: سر ہلانا، دونوں ہاتھوں ہلانا، پیشانی پہ تیور چڑھانا۔

(۳) استاد کا کچھ دیر کے لیے خاموش ہو جانا:

خاموشی اختیار کرنے کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں، چند ایک یہ ہیں:

۱: سوال کر کے کچھ دیر کے لیے خاموش ہو جائیں تا کہ طلبہ کچھ غور وفکر کر لیں پھر ان سے جواب سننا شروع کریں۔

۲: جب کسی طالب علم کے جواب میں کچھ غلطی ہو تو کچھ دیر کے لیے خاموش ہو جائیں تا کہ دوسرے طلبہ خود ہی اپنے اس ساتھی کے جواب کو درست کرنے کی کوشش کریں۔

۳: کسی علمی مسئلے میں سبھی طلبہ کو اپنی اپنی رائے کے اظہار کا موقع دینا اور خود خاموش ہو کر ان کی آراء سننا۔

(۴) حواس میں تنوع اختیار کرنا:

تدریسی تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ طلبہ کی درسی تعلیم کا انحصار جس قدر حواس پر ہو گا اسی قدر ان کے سمجھنے کی صلاحیت بڑھے گی۔

(۵) تعلیمی وسائل میں تنوع اختیار کرنا:

تعلیمی وسائل میں مناسب تنوع ضرور اختیار کریں، مگر حد سے نہ بڑھیں؛ وگرنہ طلبہ انتشار کا شکار ہو جائیں اور اصل مقصد سے ان کی توجہ ہی ہٹ جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الحادی عشر:

تعلیم وتربیت کے اہداف

اولا:.....مقدمہ

ثانیا:.....اہداف کی اقسام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: مقدمہ

(۱) ہدف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف:

ہدف کا لغوی معنی: "اَلْقَصْدُ أَوِ الْمَرْمٰی" ارادہ یا مقصد۔

ہدف کی اصطلاحی تعریف:

"هُوَ أَصْغَرُ نَاتِجٍ تَعْلِيْمِيٍّ سُلُوْكِيٍّ (لَفْظِيٍّ أَوْ غَيْرِ لَفْظِيٍّ) يُتَوَقَّعُ حُدُوْثُهُ وَيُمْكِنُ مُلَاحَظَتُهُ بَعْدَ الْعَمَلِيَّةِ التَّعْلِيْمِيَّةِ"

''لفظی یا غیر لفظی تعلیم کا وہ سب سے چھوٹا نتیجہ جس کے وقوع کی امید ہو اور تعلیم کے بعد جس کا مشاہدہ ممکن ہو۔''

(۲) اہداف کے تدریسی فوائد:

۱: اہداف استاد کے یومیہ کام کو منظم کر دیتے ہیں۔

۲: یہ سبق کے مضمون کو حل کرنے میں استاد کی مدد کرتے ہیں۔

۳: جب ہدف واضح ہو تو تعلیم معیاری ہوگی۔

۴: باریک بینی سے اسباق کے ٹائم ٹیبل میں آسانی ہو جاتی ہے۔

۵: امتحان کے ڈھانچے کی بناوٹ میں آسانی ہو جاتی ہے۔

نوٹ:..... جو تعلیمی مراحل اور ان کے اہداف کی تعیین کی خاطر تعلیمی مواد کے مناہج کا خطہ بناتے ہیں یہ اہداف ان کے لیے بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

(۳) اہداف کے لیول:

تعلیم و تربیت کے اہداف کے کئی لیول ہیں۔

(۱) تعلیم و تربیت کا سب سے بڑا ہدف:

تعلیم و تربیت کا سب سے بڑا ہدف کتاب و سنت کے مطابق اللہ کی عبادت کرنا، اس کی اطاعت کرنا اور لوگوں کا ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہدف ہر معاشرے کی بنیادی اکائی ہوتا ہے اور یہی ہر ملک کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے، اس ہدف کے حصول میں ایک لمبا وقت درکار ہوتا ہے۔

(۲) عام تربیتی اہداف:

جیسے پہلے ہدف کا تعلق تمام نظاموں کے ساتھ ہے، یہ ویسے نہیں، ان کا تعلق صرف تربیتی نظام کے ساتھ خاص ہے، ہاں یہ ہے کہ یہ پہلے ہدف کی تکمیل کا باعث ضرور بنتے ہیں، یہ عمدہ خطے کے ذریعے ایک لمبی درجہ بندی اور مستقل مشق کا متقاضی ہوتے ہیں، عام تربیتی اہداف یہ ہیں:

۱: اللہ سے محبت، رسول سے محبت اور شریعت اسلامیہ سے عقیدت۔

۲: طلبہ کو اس کائنات میں اللہ کی نشانیاں دکھانا اور سمجھانا۔

۳: وہبی صفات کو نمایاں کرنے کا اہتمام کرنا۔

(۳) عام تعلیمی اہداف:

یہ اہداف تعلیمی کارکردگی کے متوقع نتائج ہوتے ہیں، عام تربیتی اہداف سے کم عمومی عبارت میں وضع کیے جاتے ہیں اور یہ عرفانی، وجدانی اور مہارتی میدانوں میں ایک معین میدان کے ذریعے عام تربیتی اہداف کو پانے میں معاون ثابت ہوتے ہیں اور یہ ایک یا ایک سے زائد درسی کلاسز کے محتاج ہوتے ہیں۔

(۴) خاص تعلیمی اہداف:

یہ اہداف تعلیمی کارکردگی کے متوقع نتائج ہوتے ہیں، عام تعلیمی اہداف سے کم عمومی عبارت میں وضع کیے جاتے ہیں، یہ طالب علم کی ایسی کارکردگی کو واضح کرتے ہیں جس کا تعلیمی عمل کے اختتام پر مشاہدہ ممکن ہوتا ہے۔ یہ کم وقت میں حاصل ہو جاتے ہیں، ان کے لیے ایک یا کچھ حصص (پریڈ) کی ضرورت ہوتی ہے۔[1]

(۵) اہداف کا مناہج کے ساتھ تعلق:

اہداف کو حاصل کرنے میں منہج تدریس کا بہت بڑا عمل دخل ہوتا ہے، مثلاً:

۱: بحث مباحثے سے عرفانی تعلیم کے اہداف حاصل ہوتے ہیں۔

۲: املاء سے وجدانی تعلیم کے اہداف حاصل ہوتے ہیں۔

۳: تحقیقات سے مہارتی تعلیم کے اہداف حاصل ہوتے ہیں۔

---

[1] الأهداف السلوكية، د. مهدي محمود سالم (ص:14-19)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) اہداف کا سبق کے مندرجات کے ساتھ تعلق:

تعلیمی اہداف کو پانے میں اہداف کا سبق کے مشتملات و مندرجات کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے، سبق کے مندرجات اگر اہداف کے بغیر ہی پڑھا دیے جائیں تو وہ اہداف کے حصول میں عاجز ثابت ہوں گے؛ کیونکہ وہ جامد سے ہوں گے اور زیادہ مواد و مباحث سے خالی ہوں گے۔

(۲) اہداف کا ٹائم ٹیبل اور امتحان کے ساتھ تعلق:

ٹائم ٹیبل بنانے، اپلائی کرنے اور امتحانی ڈھانچے کو کھڑا کرنے میں اہداف کا بڑا گہرا عمل دخل ہوتا ہے، مثلاً: اگر ہدف یہ ہو کہ طالب علم "مد منفصل" کی ادائیگی کرے تو پھر ایسا طریقہ کار وضع کریں گے جس سے اس ہدف کا حصول ممکن ہو۔

(۶) اہداف کے انتخاب کے مصادر:

۱: خاص مصادر، مثلاً: اصطلاحات، حقائق، طریقے، قواعد، مبادایات، مفاہیم، وقوف کی معرفت۔

۲: عام مصادر، مثلاً: ماحول، اساتذہ یا طلبہ کی خصوصیات وضروریات کی معرفت اور مناہج و وسائل میں تطور کے طریقوں کی معرفت۔

۳: تیار مصادر، مثلاً: طرق تدریس اور مناہج کی کتب۔

۴: غیر ارادی مصادر، مثلاً: استاد دوران کلاس کوئی خاص مشکل دیکھے۔

(۷) اہداف کے انتخاب کا معیار:

اہداف کا انتخاب تب معیاری ہوگا جب ان میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے:

۱: تعلیم کی تینوں اقسام (عرفانی، وجدانی اور مہارتی) کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

۲: طلبہ کی ضروریات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

۳: ان میں استعمال ہونے والے طرق تدریس کو سامنے رکھا جائے۔

۴: ان میں استعمال ہونے والے وسائل کو سامنے رکھا جائے۔

۵: ان کے متعلقہ مفید نشاطات کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

۶: عمومی اہداف کو بھی سامنے رکھا جائے، جیسے: اظہار رائے کی آزادی، ذاتی رجحان وغیرہ۔

نوٹ:..... اکثر مدرسین صرف عرفانی اہداف پر اکتفا کرتے ہیں؛ کیونکہ یہ آسان ہوتے ہیں، بقیہ دو کو چھوڑ دیتے ہیں؛ کیونکہ ان پر محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸) اہداف کی ٹیسٹنگ کا معیار:

ہدف کو ٹیسٹ کرنے کے طریقے ہیں۔

الف: استاد طلبہ سے مطلوبہ ہدف متعین کر کے کہے:

يُسَمِّعُ: فلاں سنائے۔ يُطَبِّقُ: فلاں تطبیق کرے۔

يُصَوِّبُ: فلاں درست کرے۔ يُصَحِّحُ: فلاں تصحیح کرے۔

يُعَدِّدُ: فلاں شمار کرے۔ يُشِيْرُ: فلاں اشارہ کرے۔

يُرَتِّلُ: فلاں ترتیل سے پڑھے۔

ب: استاد پڑھانے کے بعد کہے:

فلاں طالب علم یہ کام کرے، مثلاً: فلاں طالب علم اچھی اداء کی دو صورتوں کی پہچان کرے۔

ج: استاد اداء کی شروط بیان کرنے کے بعد کہے:

۱: فلاں طالب علم حروف میں لحن جلی کے بغیر چند آیات سنائے۔

۲: فلاں طالب علم چند آیات سنائے، مدطبعی میں غلطیاں صرف دس فیصد آئیں۔

د: استاد طلبہ میں مطلوبہ ہدف کا مشاہدہ کرے۔

مثلاً استاد کہے: ''فلاں طالب علم حروف میں غلطیوں کے بغیر چند آیات پڑھے۔''

یہ نہ کہے کہ فلاں طالب علم اچھی اداء کی دو صورتوں کی پہچان کرے؛ کیونکہ صرف پہچان لینا یا سمجھ لینا ایک مبہم ہدف ہے یہ باریک بینی سے بالفعل کام کرنے کے برابر کسی صورت نہیں ہوسکتا۔

نوٹ:..... دوران کلاس اس ہدف کا مشاہدہ مشکل ہوتا ہے۔ [1]

ھ: استاد اداء کا معیار چیک کرے۔

استاد کسی طالب علم کو بالکل کم غلطیوں کے ساتھ اداء کرنے کو کہے تا کہ اس پہ قیاس کرنا ممکن ہو۔

مثلاً استاد کہے:

''چند آیات پڑھو جن میں حروف حلقی کو ظاہر کرنے میں صرف پانچ فیصد کمی ہو۔''

---

[1] مهارات التدريس الفعال، د. زيد الهويدي، دار الكتاب الجامعي (ص:37)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۹) ہدف کے اجزاء ترکیبیہ:

ہدف کے اجزاء ترکیبیہ چار ہیں:

نقشہ.....

ایک	دو	تین	چار
.....	.....	.....	.....
فعل مضارع	طالب علم	مواد سے مطلوب	قبولیت کی کم از کم مقدار
يقرأ	**الطالب**	**الآيات المعينة**	اظہار حلقی میں صرف پانچ فیصد کمی ہو۔
.....	.....	.....	.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: تعلیمی اہداف کی اقسام

اہداف کی تین اقسام ہیں: عرفانی، وجدانی اور مہارتی۔

پہلی قسم: عرفانی اہداف

(۱) عرفانی (معلوماتی) اہداف سے کی تعریف:

"تَعْتَمِدُ عَلَى إِكْسَابِ الطَّالِبِ الْمَعَارِفَ وَالْمَعْلُوْمَاتِ،وَهِيَ أَكْثَرُ شُيُوْعًا فِي الْعَمَلِيَّةِ التَّعْلِيْمِيَّةِ"

''طالب علم کو علم وعرفان اور معلومات مہیا کرنا ہے، تعلیمی میدان میں سب سے زیادہ ہدف یہی ہوتا ہے۔''[1]

مثلاً، طالب علم سے کہا جائے:

أَنْ يَّقْرَأَ: یہ کہ وہ پڑھے۔

أَنْ يَّتْلُوَ: یہ کہ وہ تلاوت کرے۔

أَنْ يُّصَوِّبَ: یہ کہ وہ درست کرے۔

أَنْ يُّصَحِّحَ: یہ کہ وہ تصحیح کرے۔

أَنْ يُّعَدِّدَ: یہ کہ وہ شمار کرے۔

أَنْ يُّشِيْرَ: یہ کہ وہ اشارہ کرے۔

أَنْ يُّرَتِّلَ: یہ کہ وہ ترتیل سے پڑھے۔

أَنْ يُّمَيِّزَ: یہ کہ وہ فرق کرے۔

أَنْ يُّحَدِّدَ: یہ کہ وہ تحدید کرے۔

أَنْ يَّذْكُرَ: یہ کہ وہ ذکر کرے۔

(۲) عرفانی اہداف کے مثبت نتائج:

طالب علم کو علم وعرفان اور معلومات مہیا کرنا، یہ ہدف بقیہ تمام تعلیمی اہداف کی انتہائی اہم بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ وجدانی اہداف اور مہارتی اہداف کا حصول عرفانی اہداف (معنی ومفہوم اور معلومات) کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

(۳) عرفانی اہداف کے منفی نتائج:

جب طالب علم کو اس کی قدرت وصلاحیت سے زیادہ علم وعرفان اور زیادہ معلومات مہیا کرنے کی کوشش کی

---

[1] علم النفس الدعوي، د. عبد العزيز محمد النغيمشي (ص:29)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے تو اس کے منفی نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

(۴) عرفانی اہداف پانے کی شروط:

اس کی دو شروط ہیں:

۱: پیش کردہ معلومات طلبہ کی صلاحیت کے موافق ہوں۔

۲: پیش کردہ معلومات طلبہ کی ضروریات و مشکلات کے مطابق ہوں۔

(۵) عرفانی اہداف کے لیول:

عرفانی اہداف کے لیول ادنی سے اعلیٰ کی طرف درجہ بہ درجہ ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ اَلْمَعْرِفَةُ (معرفت حاصل کرنا):

"هِيَ: تَذَكُّرُ الْمَعْلُوْمَاتِ الَّتِيْ سَبَقَ ذِكْرُهَا"

''سابقہ معلومات کو یاد کرنا۔''

مثلاً استاد طالب علم سے کہے:

يَتَعَرَّفُ: وہ پہچانے۔ يَتَذَكَّرُ: وہ یاد کرے۔

يُعَدِّدُ: وہ شمار کرے۔ يُسْمِعُ: وہ سنائے۔

يُرَدِّدُ: وہ دہرائے۔ يَصِفُ: وہ بیان کرے۔

يَجْمَعُ: وہ جمع کرے۔

۲۔ اَلْفَهْمُ (سمجھنا):

"هُوَ: إِدْرَاكُ أَوِ اسْتِيْعَابُ مَعْنَى الْمَادَةِ الَّتِيْ تَمَّ دِرَاسَتُهَا"

''جو پڑھ لیا اس کا معنی و مفہوم مکمل طور پر سمجھ لینا۔''

مثلاً استاد طالب علم سے کہے:

يَسْتَنْتِجُ: وہ نتیجہ نکالے۔ يُفَسِّرُ: وہ تفسیر کرے۔

يُعِيْدُ: وہ دہرائے۔ يُصَوِّغُ: وہ بنائے۔

يُعَبِّرُ: وہ تعبیر کرے۔ يُشِيْرُ: وہ پہچان کرائے۔

يُلَخِّصُ: وہ تلخیص کرے۔ يَشْرَحُ: وہ شرح کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اَلتَّطْبِیْقُ (اپلائی کرنا):

"هُوَ: اسْتِخْدَامُ مَا تَمَّ تَعَلُّمُهُ فِيْ مَوَاقِفَ جَدِيْدَةٍ"

''جو سیکھ لیا اسے نئی جگہوں میں استعمال کرنا۔''

مثلاً استاد طالب علم سے کہے:

يُطَبِّقُ: وہ انطباق کرے۔ يَحُلُّ: وہ حل کرے۔

يُمَثِّلُ: وہ مثال بیان کرے۔ يَسْتَخْرِجُ: وہ نکالے۔

يُبَيِّنُ: وہ بیان کرے۔ يَجْهَرُ: وہ ظاہر کرے۔

يُعْطِيْ: وہ دے۔

۴۔ اَلتَّحْلِيْلُ (حل کرنا):

"هُوَ: تَحْلِيْلُ الْمَادَّةِ الْعِلْمِيَّةِ إِلَى عَنَاصِرِهَا الْأَسَاسِيَّةِ"

''علمی مواد کو اس کے بنیادی عناصر میں تقسیم کرنا۔''

مثلاً استاد طالب علم سے کہے:

يُحَلِّلُ: وہ تحلیل کرے۔ يُمَيِّزُ: وہ الگ کرے۔

يُفَكِّكُ: وہ کھولے۔ يَحْسُبُ: وہ اندازہ لگائے۔

يُقَارِنُ: وہ موازنہ کرے۔ يُصَنِّفُ: وہ تصنیف کرے۔

۵۔ اَلتَّرْكِيْبُ (جوڑنا):

"هُوَ: اَلْقُدْرَةُ عَلَى التَّعَامُلِ مَعَ أَجْزَاءٍ وَرَبْطُهَا مَعًا؛ لِتَكُوْنَ تَرْكِيْبًا جَدِيْدًا"

''علمی مواد کے اجزاء کو پکڑ کر، ایک دوسرے سے جوڑ کر، نئی چیز تیار کرنا۔''

مثلاً استاد طالب علم سے کہے:

يُرَكِّبُ: وہ جوڑے۔ يُصَمِّمُ: وہ خاکہ پیش کرے۔

يُؤَلِّفُ: وہ تالیف کرے۔ يُخَطِّطُ: وہ خطہ پیش کرے۔

يُنَظِّمُ: وہ منظم کرے۔ يَخْتَرِعُ: وہ ایجاد کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦۔ اَلتَّقْيِيْمُ (قیمت طے کرنا):

((هُوَ:الْحُكْمُ عَلَى قِيْمَةِ الْأَفْكَارِ أَوِ الْأَعْمَالِ أَوِالْوَسَائِلِ أَوِالْحُلُوْلِ فِيْ ضَوْءِ مِعْيَارٍ مُعَيَّنٍ)).

''ایک طے شدہ معیار کی روشنی میں افکار و اعمال اور وسائل و نتائج کی قدر و قیمت طے کرنا۔''

مثلاً استاد طالب علم سے کہے:

يُبَرِّرُ: وہ صحیح الگ کرے۔ يُفَنِّدُ:وہ غلط الگ کرے۔

يُقَيِّمُ: وہ قیمت طے کرے۔ يُنَاقِشُ: وہ مناقشہ کرے۔

يُصْدِرُ حُكْمًا: وہ حکم لگائے۔ يُنَقِّدُ:وہ تنقید کرے۔

يُقَدِّمُ رَأْيًا: وہ اپنی رائے پیش کرے۔ يُبَرْهِنُ: وہ دلیل پیش کرے۔

(٦) عرفانی اہداف کی پہچان کا طریقہ کار:

عرفانی اہداف کی پہچان اکثر چھوٹے چھوٹے سوالات سے ہوتی ہے، ان سوالات کی شرط یہ ہے کہ یہ واضح ہوں اور مطلوبہ ہدف کے موافق ہوں۔ [1]

(٧) عرفانی (معلوماتی) اہداف کی عملی مشق:

١: ایک طالب علم (مَحْظُوْرًا) میں ''ظ'' پڑھتے وقت زبان رکھنے کی جگہ بیان کرے۔

٢: سارے طلبہ ''ض اور ظ'' پڑھتے وقت زبان رکھنے کی جگہ میں فرق بیان کرے۔

٣: ایک طالب علم (كُفُوًا) اور (وُسْعَهَا) میں ضمہ کو ادا کرے۔

٤: سارے طلبہ (بَيْنَنَا) اور (بَيْنِنَا) میں فرق کریں۔

٥: ایک طالب علم (يَدْخُلُوْنَ) میں قلقلہ کر کے دکھائے۔

٦: ایک طالب علم (إِنَّمَا) میں غنہ کر کے دکھائے۔

[1] المرشد في تعليم التربية الإسلامية (ص:53)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری قسم: وجدانی اہداف

1۔ وجدانی (اندرونی صفات) اہداف کی تعریف:

"هِيَ: تَتَعَلَّقُ بِالْمُيُوْلِ وَالْقِيَمِ وَالِاتِّجَاهَاتِ وَالِانْطِبَاعَاتِ الَّتِيْ تُشِيْرُ إِلَى إِظْهَارِ الْمَشَاعِرِ"

''ایسے میلانات ورجحانات اور اقدار واخلاقیات، جوجذبات واحساسات کے اظہار کی طرف اشارہ کریں۔''

وضاحت:..... وجدانی اہداف ،یعنی: اندرونی صفات، یعنی: میلانات و رجحانات اور اقدار واخلاقیات سب ایسی اندرونی صفات ہیں جوانسان کے اندرونی جذبات واحساسات کے اظہار کا باعث بنتی ہیں، اندرونی اہداف سے مراد: یہی اندرونی صفات ہی ہیں۔

2۔ وجدانی (اندرونی صفات) اہداف کے لیول:

وجدانی (اندرونی) اہداف کے لیول ادنی سے اعلیٰ کی طرف درجہ بہ درجہ ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ اَلتَّقَبُّلُ (آمادہ ہونا):

"هُوَ: الِاهْتِمَامُ بِوُجُوْدِ مُثِيْرَاتٍ مُعَيَّنَةٍ وَالرَّغْبَةُ فِيْ تَلَقِّيْهَا"

''خاص ترغیبی اسباب ووسائل کے وجود کا اہتمام کرنا اور انہیں اختیار کرنے کی رغبت کرنا۔''

مثلاً:

يُصْغِيْ: وہ کان لگاتا ہے۔ يُفَاضِلُ: وہ موازنہ کرتا ہے۔

يَتَقَبَّلُ: وہ آمادگی ظاہر کرتا ہے۔ يُبْدِيْ إِهْتِمَامًا: وہ دلچسپی ظاہر کرتا ہے۔

يَصِفُ: وہ بیان کرتا ہے۔ يُتَابِعُ: وہ پیروی کرتا ہے۔

۲۔ اَلِاسْتِجَابَةُ (شریک ہونا):

"هِيَ: الْمُشَارَكَةُ الْإِيْجَابِيَّةُ لِلْمَوْضُوْعِ وَالتَّفَاعُلُ مَعَهُ"

استجابہ سے مراد: ''موضوع میں بالفعل شریک اور اس کے ہم آہنگ ہوجانا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثلاً:

يُسْهِمُ: وہ حصہ لیتا ہے۔ يُشَارِكُ: وہ شریک ہوتا ہے۔

يَقْرَأُ: وہ پڑھتا ہے۔ يَعْرِضُ: وہ پیش کرتا ہے۔

يَرْوِيْ: وہ روایت کرتا ہے۔ يُعَاوِنُ: وہ معاونت کرتا ہے۔

۳۔ اَلْحُكْمُ أَوِ التَّقْيِيْمُ (حکم لگانا):

"هُوَ: الْقِيْمَةُ الَّتِيْ يُعْطِيْهَا الطَّالِبُ لِشَيْءٍ مُعَيَّنٍ"

''طالب علم کا کسی معین چیز کی قدر و منزلت واضح کرنا۔''

مثلاً:

يُسْهِمُ: وہ حصہ لیتا ہے۔ يُشَارِكُ: وہ شریک ہوتا ہے۔

يَقْرَأُ: وہ پڑھتا ہے۔ يَعْرِضُ: وہ پیش کرتا ہے۔

يَرْوِيْ: وہ روایت کرتا ہے۔ يُعَاوِنُ: وہ معاونت کرتا ہے۔

۴۔ اَلتَّنْظِيْمُ (نظام بنانا):

"هُوَ: الِاهْتِمَامُ بِبِنَاءِ نِظَامٍ قِيَمِيٍّ يَتَّسِمُ بِالِاتِّسَاقِ الدَّاخِلِيِّ"

''ایسا قیمتی نظام بنانے میں دلچسپی لینا جو داخلی طور پر منظم ہو۔''

مثلاً:

يُدَعِّمُ: وہ سہارا بناتا ہے۔ يُحَقِّقُ: وہ بروئے کار لاتا ہے۔

يُؤَثِّرُ: وہ کنٹرول کرتا ہے۔ يُنَظِّمُ: وہ منظم کرتا ہے۔

يُوَازِنُ: وہ موازنہ کرتا ہے۔ يُطَوِّرُ: وہ پروان چڑھاتا ہے۔

۵۔ اَلتَّمْيِيْزُ بِقِيْمَةٍ (اقدار و اخلاقیات بنانا):

"هُوَ: تَكْوِيْنُ قِيَمٍ مُنَظَّمَةٍ تُؤَثِّرُ عَلَى سُلُوْكِ الْفَرْدِ فَتْرَةً مِّنَ الزَّمَنِ"

''ایسے منظم اقدار و اخلاق کی بناوٹ، جو عرصہ دراز طلبہ کے کردار پر اثرات مرتب کریں۔''

مثلاً: يَقْتَرِحُ: وہ نئی رائے پیش کرتا ہے۔ يَبْنِيْ: وہ عمارت کھڑی کرتا ہے۔

يُنَقِّحُ: وہ اصلاح کرتا ہے۔ يَخْدِمُ: وہ ضرورت پوری کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَتَدَرَّبُ: وہ مہارت حاصل کرتا ہے۔ **يُرَاجِعُ:** وہ جانچ پڑتال کرتا ہے۔

يَتَجَنَّبُ: وہ پہلو تہی کرتا ہے۔

3۔ وجدانی (اندرونی) اہداف کی پہچان کا طریقہ کار:

وجدانی (اندرونی) اہداف کی پہچان کے دو طریقے ہیں۔

الف: ان کی پہچان اکثر مشاہدے سے ہی ہوتی ہے۔

مثلاً: جب طالب علم نبی ﷺ کا نام سنے تو آپ دیکھیں کہ وہ کیسے جواب دیتا ہے۔

ب: ان کی پہچان کبھی سوال کے جواب سے بھی ہو سکتی ہے۔

مثلاً استاد طلبہ سے سوال کرے:

۱: آپ کی اس شخص کے متعلق کیا رائے ہے جو نبی ﷺ کا نام سنے مگر درود شریف نہ پڑھے؟

۲: آپ اپنے والدین کو دیکھ کر کیا کرو گے؟

4۔ وجدانی (اندرونی) اہداف کی عملی مشق:

۱: طلبہ **(وَمَا أَدْرَاكَ)** سنتے وقت خصوصی اہتمام کا اظہار کریں۔

۲: طلبہ قوم عاد کی تباہی کو ذہن میں لائیں۔

۳: طلبہ قوم عاد کی بستیوں سے گزرتے ہوئے خوف والی کیفیت بنائیں۔

۴: طلبہ خود پسندی اور غرور سے اجتناب کریں، جیسے قوم عاد نے کہا: **(مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً؟!!!)**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری قسم: مہارتی اہداف

مہارتی (عملی) اہداف کی تعریف:

"تُعْرَفُ بِالنَّفْسِ حَرَكِيَّةً وَ تَتَعَلَّقُ بِالْحَرَكَاتِ الْجَسَدِيَّةِ لِإِظْهَارِ الْمَهَارَاتِ وَالْمُعَالَجَاتِ الْبَارِعَةِ"

''ایسی جسمانی حرکات جن کے ذریعے عمدہ امور اور عمدہ مہارات کو ظاہر کیا جائے۔''

مہارتی اہداف کے لیول:

مہارتی اہداف کے لیول ادنی سے اعلیٰ کی طرف درجہ بہ درجہ ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے۔[1]

۱۔ اَلِاسْتِقْبَالُ (آمادگی کا اظہار کرنا):

"هُوَ: الْإِدْرَاكُ الْحِسِّيُّ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ إِلَى نَشَاطٍ حَرَكِيٍّ"

''ایسا حسی ادراک جو حرکی نشاط کے اظہار تک پہنچا دے۔''

مثلاً:

يَكْتَشِفُ: وہ ظاہر کرتا ہے۔ يَرْبِطُ: وہ جوڑتا ہے۔

يُمَيِّزُ: وہ نمایاں کرتا ہے۔ يَتَعَرَّفُ: وہ پتہ چلاتا ہے۔

يُطْرِقُ: وہ ملاتا ہے۔ يُشِيْرُ: وہ پہچان کراتا ہے۔

۲۔ اَلتَّهْنِيَةُ (تیار ہو جانا):

"هُوَ: الِاسْتِعْدَادُ لِأَدَاءِ سُلُوْكٍ مُعَيَّنٍ"

''کوئی خاص کام کرنے کو تیار ہو جانا۔''

مثلاً:

يَسْتَجِيْبُ: وہ قبول کرتا ہے۔ يُحَرِّكُ: وہ حرکت کرتا ہے۔

---

[1] علم النفس الدعوي، د. عبد العزيز محمد النغيمشي (ص:61)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَظْهَرُ: وہ ظاہر ہوتا ہے۔ يَبْدَعُ: وہ ازسرنو شروع کرتا ہے۔
يَشْرَعُ: وہ شروع کرتا ہے۔ يَخْطُوْ: وہ بڑھتا ہے۔
يُؤَدِّيْ: وہ انجام دیتا ہے

۳۔ اَلِاسْتِجَابَةُ الْمُوَجِّهَةُ (توجہ سے شریک ہونا):

"هِيَ: الْمُحَاوَلَةُ وَالْخَطْأُ فِيْ ضَوْءِ مِعْيَارٍ مُعَيَّنٍ"

''ایک خاص معیار کی روشنی میں کوشش کرنا اور آگے بڑھنا۔''

مثلاً:

يَرْبِطُ: وہ جوڑتا ہے۔ يُنَظِّمُ: وہ منظم کرتا ہے۔
يُحَلِّلُ: وہ حل کرتا ہے۔ يُقَيِّسُ: وہ قیاس کرتا ہے۔
يُجَهِّزُ: وہ تیار کرتا ہے۔ يَفْحِصُ: وہ جانچ پڑتال کرتا ہے۔
يُقَوِّمُ: وہ سیدھا کرتا ہے۔

۴۔ اَلِاسْتِجَابَةُ الْمِيْكَانِيْكِيَّةُ (ٹیکنیکل شراکت کرنا):

"هُوَ: خَاصٌّ بِالْأَدَاءِ بَعْدَ تَعَلُّمِ الْمَهَارَةِ بِثِقَةٍ"

''کوئی ٹیکنیکل مہارت اچھی طرح سیکھنے کے بعد استعمال کرنا۔''

مثلاً:

يُشَغِّلُ: وہ چالو کرتا ہے۔ يُقَوِّمُ: وہ سیدھا کرتا ہے۔
يُحَلِّلُ: وہ حل کرتا ہے۔ يَرْبِطُ: وہ جوڑتا ہے۔
يُنَظِّمُ: وہ منظم، مرتب کرتا ہے۔

۵۔ اَلِاسْتِجَابَةُ الْمُرَكَّبَةُ (مرکب شراکت کرنا):

"هُوَ: الْأَدَاءُ لِلْمَهَارَاتِ الْمُرَكَّبَةِ دِقَّةً وَ سُرْعَةً"

''متعدد مہارات کو باریک بینی اور تیزی سے استعمال کرنا۔''

اس درجہ میں بھی سابقہ کام ہی ہیں مگر انہیں باریک بینی اور تیزی سے کرنا ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ اَلتَّكْيِيْفُ (کسی چیز کو کوئی خاص نئی شکل دینا):

"هُوَخَاصٌّ بِالْمَهَارَاتِ الَّتِيْ يُطَوِّرُهَاالطَّالِبُ وَيُقَدِّمُ نَمَاذِجَ مُخْتَلِفَةً لَهَا، تَبَعًا لِلْمَوْقِفِ الَّذِيْ يُوَاجِهُهُ"

''ایسی مہارات جنہیں ایک طالب علم مزید پروان چڑھاتا ہے اور موقع محل کے مطابق ان کے مختلف نمونے پیش کرتا ہے۔''

مثلاً:

يُغَيِّرُ: وہ بدلتا ہے۔ يُنَوِّعُ: وہ تنوع پیدا کرتا ہے۔

يُنَقِّحُ: وہ اصلاح کرتا ہے۔ يُعِيْدُ التَّرْكِيْبَ: وہ دوبارہ جوڑتا ہے۔

۷۔ اَلتَّنْظِيْمُ وَالِابْتِكَارُ (منظم کرنا اور جدت پیدا کرنا):

"وَهُوَ: يَرْتَبِطُ بِعَمَلِيَّةِ الْإِبْدَاعِ وَالتَّطَوُّرِ لِمَهَارَاتٍ حَرَكِيَّةٍ جَدِيْدَةٍ"

''حرکتی نئی مہارات میں مزید تطور اور جدت پیدا کرنا۔''

مثلاً:

يُنَظِّمُ: وہ منظم کرتا ہے۔ يُنْشِئُ: وہ تخلیق کرتا ہے۔

يَقْتَرِحُ: وہ ایجاد کرتا ہے۔ يُبْدِعُ: وہ نئی چیز بناتا ہے۔

يَبْتَكِرُ: وہ ایجاد کرتا ہے۔ يُصَمِّمُ: وہ خاکہ پیش کرتا ہے۔

يُطَوِّرُ: وہ نئی شکل بناتا ہے۔

مہارتی (عملی) اہداف کی عملی مشق:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: فلاں طالب علم اپنی قراءت کے دوران آیات کی طرف اشارہ کرے۔

۲: فلاں طالب علم (ض) پڑھتے وقت زبان رکھنے کی جگہ بیان کرے۔

۳: فلاں طالب علم حرکات وحروف کی غلطی کے بغیر چند آیات پڑھے۔

۴: فلاں طالب علم، روانی سے بغیر اٹکن کے، چند آیات پڑھے۔ [1]

---

[1] مهارات التدريس الفعال، د. زيد الهويدي (ص:40)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثانی عشر:

حفظ اور تدریس کے طریقے

اولا:.....تدریس کا عمومی طریقہ

ثانیا:.....قرآن کریم کو حفظ کرانے کے خاص طریقے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: تدریس کا عمومی طریقہ

تدریس کی تعریف:

"هِيَ: مَجْمُوْعَةٌ مِّنَ الْإِجْرَاءَاتِ وَالْمُمَارَسَاتِ وَالْأَنْشِطَةِ الْعِلْمِيَّةِ الَّتِيْ يَقُوْمُ بِهَا الْمُعَلِّمُ دَاخِلَ الْفَصْلِ بِتَدْرِيْسِ دَرْسٍ مُّعَيَّنٍ ، يَّهْدِفُ إِلَى تَوْصِيْلِ مَعْلُوْمَاتٍ وَّ حَقَائِقَ وَمَفَاهِيْمَ لِلتَّلَامِيْذِ ، بِأَيْسَرِ السُّبُلِ، وَبِأَقَلِّ الْوَقْتِ، وَبِأَدْنٰى النَّفَقَاتِ"

''استاد کا کم ترین خرچ میں، کم ترین وقت میں، آسان ترین طریقوں سے، طلبہ کو مفاہیم وحقائق اور معلومات مہیا کرنے کے لیے، اندرون کلاس، معین مضمون پڑھانے کے لیے، مخصوص علمی نشاطات واقدامات اور مخصوص سرگرمیوں کے مجموعے کو ''تدریس'' کہتے ہیں۔''[1]

تدریس کے میدان میں ضروری ہے کہ

''استاد طلبہ کی دلچسپی کو بڑھانے، مادے کو پیش کرنے، اس کی تمہید اور شرح وتوضیح پر قادر ہو۔''

تدریس کے طریقے:

تدریس کے کئی طریقے ہیں، جن میں سے زیادہ مشہور یہ ہیں:

إِلْقَاء ، سُؤَال ، حِوَار ، حَلُّ الْمُشْكِلَة ، قِيَاس ، اِسْتِقْرَاء

نوٹ:..... ان کی تفصیل اگلے صفحات میں آرہی ہے۔

1۔ طَرِيْقَةُ الْإِلْقَاءِ (پہنچانا):

تعریف:

"عَرْضُ الْمُعَلِّمِ لِلْمَعْلُوْمَاتِ وَالْمَعَارِفِ عَلَى التَّلَامِيْذِ فِيْ عِبَارَاتٍ مُّتَسَلْسِلَةٍ بِأُسْلُوْبٍ شَائِقٍ جَذَّابٍ"

''استاد کا پرکشش اور دلچسپ انداز میں، پے در پے عبارتوں میں، معارف ومعلومات کو طلبہ تک پہنچانا۔''

---

[1] المدخل إلى التدريس الفعال (ص:93,92)، وقفات لمعلم القرآن الكريم (ص:90)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القاء کی چند اقسام یہ ہیں: محاضرہ پیش کرنا، وضاحت کرنا، منظر کشی کرنا، قصے بیان کرنا۔

تدریس میں یہ طریقہ (القاء) سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے اور یہی وہ طریقہ ہے جو کبار مدرسین کے ذریعے تعلیم کے مختلف مراحل میں بھی اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ القاء کا معنی ہے: پیش کرنا، ڈالنا، پھینکنا، پہنچانا، جیسا کہ لفظ القاء سے ہی سمجھ آ رہا ہے کہ تدریس کے اس طریقہ کار میں استاد بالمشافہ طلبہ کے سامنے آتا ہے اور سبق کے موضوع کے متعلق نئی معلومات کی تفصیل اور افکار و نظریات کو طلبہ کے سامنے یوں پیش کرتا ہے کہ اپنی باڈی (ہاتھ، آنکھیں اور سر وغیرہ) سے مناسب اشاروں کے ساتھ ساتھ اپنی آواز میں بھی اتار چڑھاؤ اور مناسب انداز اختیار کرتا ہے۔

مثبت نتائج:

۱: طلبہ کو بہت سی عمدہ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

۲: یہ زیادہ معلومات کو نقل کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

۳: استاد کلاس میں یا کھلے میدان میں بہت زیادہ لوگوں کو اکٹھا ہی پڑھا سکتا ہے۔

۴: طلبہ میں خاموشی سے سننے کا جذبہ بڑھ جاتا ہے۔

۵: استاد کے ساتھ ساتھ چلنے والے طلبہ کا استاد کو تعارف ہو جاتا ہے۔

۶: عموماً طلبہ میں قراءت کرنے کی محبت بڑھ جاتی ہے۔

۷: عموماً طلبہ کی لائبریری سے استفادے کی مہارت بڑھ جاتی ہے۔

۸: استاد اپنی آواز کے اتار چڑھاؤ سے بعض معانی میں تاکید اور بعض مقامات کی اہمیت واضح کر سکتا ہے۔

۹: محاضرے میں استاد کی شخصیت اور ثقافت کے عموماً بڑے گہرے اثرات ہوتے ہیں۔

منفی نتائج:

فی نفسہ کسی طریقے کے منفی اثرات نہیں ہوتے، ہر طریقے کے منفی اثرات کا تعلق حقیقت میں استاد کے طریقہ کار سے ہوتا ہے، ہاں یہ ہے کہ کوئی بھی طریقہ منفی اثرات سے خالی نہیں ہوتا۔

اس طریقہ کے منفی اثرات یہ ہو سکتے ہیں:

۱: استاد کو بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، محاضرہ لمبا ہونے سے استاد تھک جاتا ہے۔

۲: طلبہ مکمل اعتماد اور بھروسہ استاد پر کر بیٹھتے ہیں۔

۳: جب استاد ایک ہی انداز پہ چل رہا ہو یا محاضرہ لمبا ہو جائے تو طلبہ اکتا جاتے ہیں۔[1]

---

[1] طرق تدريس القرآن الكريم، د. محمد الزعبلاوي (ص:40-42)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴: سبق کے اہداف کے حصول میں طلبہ عملاً شریک ہونے سے محروم ہو جاتے ہیں۔

۵: یہ طریقہ صرف معلومات مہیا کرتا ہے اور اسی کو اپنا اصل ہدف سمجھتا ہے۔

۶: یہ طلبہ کی جسمانی، وجدانی اور جذباتی کیفیات سے غافل رہتا ہے۔

۷: اس میں استاد اکیلا ہی معلومات سموئے ہوتا ہے، طلبہ خالی ذہن ہی بیٹھے ہوتے ہیں۔

۸: کبھی مکمل محاضرہ ختم ہو جاتا ہے اور طلبہ کے پلے کچھ بھی نہیں پڑتا!

۹: کبھی استاد سارا وقت کھا جاتا ہے اور کام کی بات کوئی بھی نہیں کرتا!!!

عمدہ القاء کی شروط:

القاء (محاضرے) کو مفید بنانے کے لیے مندرجہ ذیل شروط کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱: محاضرہ کے وقت سے پہلے کھلے وقت میں اس کی اچھی طرح تیاری کرنا۔

۲: طلبہ کے ذوق کو بڑھانے کے لیے پرسکون اور دل نشیں انداز میں سبق شروع کرنا۔

۳: نئے محاضرے کا سابقہ محاضرے کا ساتھ ربط بیان کرنا۔

۴: طلبہ کو بھی گفتگو کا موقع دینا؛ کہیں وہ اکتا ہی نہ جائیں!

۵: محاضرے کا دورانیہ زیادہ لمبا نہ ہونے دیں؛ وگرنہ طلبہ اکتا جائیں گے!

۶: موضوع کے تمام عناصر کی منطقی ترتیب لگائیں، یعنی: اس کا سابق لاحق باہم مربوط ہو۔

۷: موضوع کے عناصر وائیٹ بورڈ پر لکھ لیں؛ تاکہ طلبہ کے لیے ساتھ ساتھ چلنے میں آسانی ہو۔

۸: طلبہ کے فہم کو یقینی بنانے کے لیے ہر عنصر میں طلبہ سے چند سوال ضرور کریں۔

محاضرے کے مناسب مواقع:

۱: بڑے گروپ کو پڑھانا۔

۲: جب وقت کم ہو اور کام زیادہ ہو۔

۳: طلبہ کے غلط جوابات کی تصحیح کروانا۔

۴: طلبہ کو نئی آیات ذہن نشین کرانا، اعادہ کرانا۔

۵: طلبہ کے ناقص جوابات کی تکمیل کروانا۔

۶: درسی کتاب کی غیر واضح عبارات کی وضاحت کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محاضرے کے نامناسب مواقع:

۱: چھوٹے گروپ کو پڑھانا۔
۲: جب وقت وافر ہو۔
۳: جب طلبہ کا مشارکہ ممکن ہو۔
۴: جب طلبہ اکتاہٹ محسوس کریں۔
۵: جب طلبہ زیادہ محاضرات کے پیچھے پڑ جائیں۔
۶: طلبہ جب بڑھ چڑھ کر مہارات ومعلومات کو سمیٹنا چاہیں تو انہیں دہرانے کا اتنا موقع دیا جائے کہ وہ سابقہ سبق اچھی طرح دہرالیں۔[1]

2۔ طَرِيْقَةُ الْأَسْئِلَةِ (سوالات کرنا):

تعریف:

"هِيَ: طَرِيْقَةٌ يَّقُوْمُ فِيْهَا الْمُدَرِّسُ بِإِلْقَاءِ الْأَسْئِلَةِ عَلَى الطُّلَّابِ؛ حَتّٰى يَصِلُوْا إِلَى فَهْمِ الدَّرْسِ"

''ایسا طریقہ جس میں استاد طلبہ سے درجہ بدرجہ اتنے سوال کرے کہ وہ سبق کو اچھی طرح سمجھ لیں۔''

یہ تدریس کا عام پرانا طریقہ ہے، جو شروع سے اب تک چلا آرہا ہے؛ کیونکہ یہ طلبہ کے دماغ کو تیز کرنے اور ان کے فہم کو بڑھانے کا ایک عمدہ ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

سوالات کے عمدہ طریقے کی شروط:

۱: جو موضوع سمجھانا ہے اسے اچھی طرح تیار کرلیں۔
۲: سوالات عمدہ قسم کے ہوں۔
۳: سوالات موضوع کے موافق ہوں۔
۴: سوالات موضوع کے اہداف کے موافق ہوں۔
۵: استاد سوال کرے اور طلبہ کو سوال سننے اور سمجھنے کا موقع دے۔
۶: طلبہ کو بھی موقع دیں کہ وہ خود بھی سوال کریں۔

---

[1] المدخل إلى التدريس الفعال (ص:98)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷: اس بات کا خیال رکھیں کہ طلبہ کے سوال یا جواب آپ کو موضوع سے نہ ہٹا دیں۔

۸: استاد سبق سے مطلوبہ بنیادی نکات وائیٹ بورڈ پر لکھ کر واضح کرے۔

۹: استاد سبق کے آخر پہ سبق کا خلاصہ دہرا دے۔

۱۰: استاد طلبہ سے ان کی صلاحیت سے بڑھ کر سوال کر کے انہیں ضائع نہ کرے۔

سوالات بنانے کی شروط:

۱: سوالات پہلے آسان پھر مشکل، درجہ بدرجہ بنائے جائیں۔

۲: سوالات کی عبارات بالکل واضح ہوں۔

۳: سوالات کا ہدف بالکل واضح ہو۔

۴: سوالات طلبہ کی ذہانت کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتے ہوں، وہ غور وفکر کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

۵: سوالات نہ زیادہ مشکل اور نہ ہی بالکل آسان۔

۶: استاد طلبہ کو وقت کی اہمیت اور عمدہ سوالات کی اہمیت سے آگاہ کرے۔

مثبت نتائج:

۱: طلبہ میں حصول علم کا شوق بڑھ جاتا ہے۔

۲: طلبہ کے ذہنوں میں گھومنے والی کئی چیزیں استاد کے سامنے آجاتی ہیں۔

۳: استاد کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ طلبہ نے سبق کا کس قدر احاطہ کر لیا ہے۔

۴: طلبہ میں غور وفکر کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔

۵: طلبہ میں اپنے افکار ونظریات کو مرتب کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

۶: طلبہ اپنے افکار ونظریات بیان کرنے میں ماہر ہو جاتے ہے۔

۷: استاد کو طلبہ میں کمزور اور مضبوط نکات پہچاننے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

منفی نتائج:

۱: بسا اوقات جب استاد وقت کا خیال نہ رکھے تو سبق کے مطلوبہ اہداف پورے نہیں ہو پاتے۔

۲: بسا اوقات جب بعض اساتذہ بعض طلبہ کو ثقیل سوالات کی دلدل میں پھنسا دیتے ہیں تو وہ سبق سے ہی متنفر ہو جاتے ہیں۔

۳: استاد جب طلبہ کے جوابات میں مشغول ہو جائے تو بسا اوقات سبق کے بنیادی نکات ہی رہ جاتے ہیں۔

۴: بسا اوقات طلبہ پہلے ہی سوالات کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں تا کہ استاد کو سوال کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3۔طَرِيْقَةُ الْحِوَارِيَّةِ (بحث مباحثہ):

تعریف:

"هِيَ: أُسْلُوْبٌ تَرْبَوِيٌّ يُسَاعِدُ عَلَى تَشْجِيْعِ الْحِوَارِ، مِمَّا يَسْهُلُ الْفَهْمُ الْمَبْنِيُّ عَلَى رَغْبَةِ السَّائِلِ، لِلْوُصُوْلِ إِلَى الْحَقَائِقِ وَالْخُبُرَاتِ أَوْ لِمَعْرِفَةِ شَيْءٍ يَّجْهَلُهُ"

''ایسا تربیتی اسلوب جس میں دلچسپ بحث مباحثے کے ذریعے ایک سائل کو نامعلوم چیز کی معرفت یا حقائق و تجربات تک آسانی سے رسائی حاصل ہوجاتی ہے۔''

ماہرین کے بقول حوار سے مراد:

''طلبہ سے تسلسل کے ساتھ چند ایسے سوالات کرنا جو ان کی عقلوں کو نئی معلومات تک پہنچا دیں اور انہیں خود بخود اپنی غلطی واضح ہوجائے۔''

طریقہ حوار کے تین مراحل ہیں:

۱۔مَرْحَلَةُ الْكَشْفِ (ظاہر ہونا):

"هِيَ: طَرْحُ الْمُعَلِّمِ أَسْئِلَةً عَلَى الطُّلَّابِ، لِيَكْتَشِفَ جَوَانِبُ النَّقْصِ لَدَيْهِمْ وَعَجْزُهُمْ عَنْ كَشْفِ الْحَقِيْقَةِ"

''استاد کا طلبہ سے ایسے سوالات کرنا جس سے ان کی کمی اور حقیقت تک نہ پہنچنے کے پہلو ظاہر ہوجائیں۔''

۲۔مَرْحَلَةُ الْإِرْشَادِ (راہنمائی کرنا):

"هِيَ: إِرْشَادُ الطُّلَّابِ إِلَى مَا فِيْ إِجَابَتِهِمْ مِنْ خَطَإٍ"

''طلبہ کو ان کے جواب میں غلطی کی نشاندہی کروانا۔''

۳۔مَرْحَلَةُ التَّرْغِيْبِ (ترغیب دینا):

"هِيَ: حَثُّ الطُّلَّابِ عَلَى طَلَبِ الْمَعْرِفَةِ الصَّحِيْحَةِ، مِنْ خِلَالِ اسْتِدْرَاجِهِمْ إِلَى الْحِوَارِ عِبْرَ السُّؤَالِ وَالْجَوَابِ، حَتَّى يَصِلَ بِهِمْ إِلَى الْحَقِيْقَةِ، مُعْتَمِدِيْنَ بِذَلِكَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ"

''طلبہ کو مکالمہ کے دوران درجہ بدرجہ سوال و جواب کے ذریعے، بذات خود صحیح معرفت حاصل کرنے کی ترغیب دینا، یہاں تک کہ وہ اصل حقیقت تک پہنچ جائیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثبت نتائج:

۱: انسان معلوم غلطی سے نامعلوم درستگی تک پہنچ جاتا ہے۔
۲: طلبہ کے سابقہ تجربات سے نئی معلومات دریافت ہوتی ہیں۔
۳: طلبہ کی چستی بڑھ جاتی ہے، سستی دور ہو جاتی ہے۔
۴: یہ طلبہ میں خود اعتمادی پیدا کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔
۵: طلبہ متنبہ ہو جاتے ہیں اور ان میں غور وفکر کی صلاحیت بیدار ہو جاتی ہے۔
۶: بذات خود حقیقت تک پہنچنے کی صلاحیت سے طلبہ میں خود اعتمادی پروان چڑھتی ہے۔

منفی نتائج:

۱: اس میں طلبہ کی معلومات کو غلط تصور کیا جاتا ہے؛ حالانکہ طلبہ کی تمام معلومات غلط تو نہیں ہوتیں۔
۲: اس میں تمام طلبہ کو جواب سے عاجز سمجھا جاتا ہے؛ جب کہ ممکن ہے کہ بعض طلبہ کے پاس صحیح جواب ہو۔
۳: جو طالب علم پہلے سبق تیار کر کے آتا ہے، یہ اس کے لیے مناسب ہی نہیں ہوتا۔
۴: جو طالب علم صحیح جواب دینے کے قابل ہو، یہ اس کے لیے بھی مناسب نہیں ہوتا۔
۵: زیادہ سوال و جواب سے طلبہ کے ذہن منتشر ہو جاتے ہیں۔

مباحثہ میں کامیابی کی شروط:

۱: طلبہ کو معلوم کروانا کہ یہ مباحثہ بذات خود سبق ہی ہے۔
۲: استاد تمام طلبہ کو اپنے نظریات ظاہر کرنے اور مباحثہ میں شریک ہونے کی دعوت دے۔
۳: استاد کو معلوم ہو کہ ہر وقت یہی طریقہ ضروری نہیں۔
۴: استاد اس طریقے کو اور دوسرے طریقوں کو ملانے کی کوشش کرے۔
۵: ممتاز طلبہ کو غنیمت سمجھنا اور انہیں دوسرے طلبہ کا نگران بنانا۔[1]

4۔ طَرِيْقَةُ حَلِّ الْمُشْكِلَاتِ (مشکلات کو حل کرنا):

تعریف:

"هِيَ: طَرِيْقَةٌ تَعْتَمِدُ عَلَى التَّفْكِيْرِ الْعِلْمِيِّ فِيْ حَلِّ الْمُشْكِلَاتِ"

---

[1] التربية الإسلامية وفن التدريس (ص:50)علم النفس التربوي في الإسلام (ص:289-291)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مشکلات کے حل کے لیے اس طریقے کا انحصار علمی غور وفکر پر ہے۔''

اس کا فائدہ یہ ہے کہ اس علمی غور وفکر سے طلبہ میں درست غور وفکر کرنے کی مہارت بھی پیدا ہو جائے گی۔

معتبر مشکل کی شروط:

۱: اس مشکل کا تعلق طلبہ کی زندگی کے ساتھ ہو۔

۲: طلبہ کے سامنے ایک حقیقی مشکل رکھی جائے؛ تاکہ وہ متفکر ہوں اور اس کے حل میں دلچسپی لیں۔

۳: وہ مشکل، استاد سامنے رکھے یا کوئی طالب علم خود ہی پیش کر سکتا ہے۔

مثبت نتائج:

۱: اس سے طالب علم میں مثبت رویہ پیدا ہوتا ہے؛ کیونکہ وہ مشکل کی تحدید وتوضیح اور اسے حل کرنے میں بذات خود شریک ہو جاتا ہے۔

۲: اس سے علمی نکات اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ اس میں طالب علم اپنی مشکل کو حل کرنے کی خود کوشش کرتا ہے۔

۳: اس سے طالب علم کو عملی کام میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور وہ بذات خود معلومات کے مصادر (مکتبہ جات، لیبارٹری اور کتب ومعاجم وغیرہ) کی طرف دوڑتا ہے۔

۴: طلبہ میں ''تعلّم ذاتی'' کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ (تعلّم ذاتی: حقائق ومعلومات کی خود ریسرچ کرنا)۔

۵: اس سے زندگی کی مشکلات کو حل کرنے والی شخصیت پروان چڑھتی ہے؛ کیونکہ اس میں طلبہ شروع سے ہی اپنی مشکلات کو سمجھنے، حل کرنے اور فن تنقید وتحقیق کے عادی ہو جاتے ہیں۔

۶: اس سے طلبہ کو مشکلات کے حل تک پہنچنے کے لیے مختلف زاویوں سے غور وفکر کرنے کی مشق ہوتی ہے۔

منفی نتائج:

۱: اس کے ذریعے نتائج کے حصول میں بہت وقت اور بڑی محنت لگتی ہے، کبھی کبھار تو سارا پریڈ بھی کم پڑ جاتا ہے۔

۲: یہ ہر وقت ہر سبق کے لیے مناسب بھی نہیں ہوتے۔

۳: یہ بعض کلاسز کے بھی موافق نہیں ہوتے، جیسے: بچوں کی ابتدائی کلاسز؛ کیونکہ اس میں خالص علمی غور وفکر کی ضرورت ہوتی ہے۔

۴: کبھی مشکل کے حل کے لیے، معاون مصادر ومراجع میسر نہیں ہوتے۔ [1]

---

[1] المدخل إلى التدريس الفعال (ص:112)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل حل کرنے کے مراحل:

مشکل حل کرنے کے مراحل درجہ بہ درجہ ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مشکل کو سمجھنا:

اپنے تجربات اور طلبہ کے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی مشکل سامنے لائیں جس کے حل میں طلبہ کی دلچسپی بڑھ جائے۔

۲۔ مشکل کی حد بندی کرنا:

مشکل کی حد بندی کر لیں؛ کیونکہ بسا اوقات ایک مشکل کے کئی پہلو ہو سکتے ہیں؛ جس سے انتشار پیدا ہو گا اور مطلوبہ مقامات واضح نہیں ہو پائیں گے۔

۳۔ کئی حل سوچنا:

اس مشکل کے جتنے بھی ممکنہ حل ہو سکتے ہیں، ایک دفعہ سبھی کو جمع کر لیں۔

۴۔ سبھی کو اپلائی کرنا:

جتنے حل جمع کیے سبھی کو ایک ایک کر کے اپلائی کریں یہاں تک کہ مشکل دور ہو جائے۔

۵۔ پھر درست حل کی نشاندہی کرنا:

جس حل سے مشکل دور ہو گی سمجھ لیں وہی حل درست ہے۔

شاعر نے کیا خوب کہا:

مشکل کو نہ سمجھ مشکل کاٹ دے سرِ مشکل
اسی مشکل سے نکلے گی کوئی شکلِ مشکل

5۔ اَلطَّرِيْقَةُ الْقِيَاسِيَّةُ (قاعدہ اپلائی کرنا):

تعریف:

"هِيَ: طَرِيْقٌ تَقُوْمُ عَلَى عَرْضِ الْقَاعِدَةِ ثُمَّ اسْتِعْرَاضُ الْأَمْثِلَةِ وَالتَّطْبِيْقُ عَلَيْهَا"

''ایسا طریقہ جس میں پہلے قاعدہ پیش کیا جائے پھر مثالیں ذکر کر کے ان پہ قاعدے کو اپلائی کیا جائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں پہلے قاعدہ ذکر کرتے ہیں، پھر مقصود و مطلوب تک پہنچنے کے درجہ بدرجہ مثالیں ذکر کرتے ہیں۔[1]

طریقہ قیاس کے مراحل:

۱: پہلے طلبہ کے سامنے ایک قاعدہ پیش کریں۔

۲: پھر اس کے متعلقہ مثالیں ذکر کریں اور وائیٹ بورڈ پر لکھ دیں۔

۳: پھر مثالوں پر قاعدے کو اپلائی کریں، نیز قاعدے کے مطابق چند مزید مثالیں بھی ذکر کر دیں۔

مثبت نتائج:

۱: اس سے استاد کی تدریس کا بڑا مقصد حاصل ہو جائے گا۔

۲: اس میں زیادہ عقلی محنت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

۳: ممکن ہے اس کا متخصصین کو بھی فائدہ ہو؛ کیونکہ یہ متقدمین کے طریقہ کار کے موافق ہے۔

منفی نتائج:

۱: اس میں طالب علم کا کردار صفر اور مشارکت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

۲: عموماً طلبہ قواعد کو بھول جاتے ہیں۔

۳: وہ قاعدے کو سمجھے بغیر حفظ کر لیتے ہیں؛ کیونکہ انہوں نے محنت کر کے خود استنباط نہیں کیا ہوتا۔

۴: اس سے خود اعتمادی پیدا نہیں ہوتی۔

۵: یہ طریقہ بچوں کے موافق نہیں؛ کیونکہ شروع میں ہی قواعد حفظ کرنا مشکل ہوتا ہے۔

6۔ اَلطَّرِيْقَةُ الِاسْتِقْرَائِيَّةُ (استقرائی طریقہ):

تعریف:

”هِيَ: طَرِيْقَةٌ تَقُوْمُ عَلَى التَّفَحُّصِ وَالتَّتَبُّعِ ، مِنْ خِلَالِ: عَرْضِ الْأَمْثِلَةِ وَمُنَاقَشَةِ التِّلْمِيْذِ فِيْهَا وَالْمُوَازَنَةِ بَيْنَهَا وَاسْتِخْلَاصِ الْقَاعِدَةِ ثُمَّ التَّدْرِيْبِ عَلَيْهَا“

”اس طریقہ کی بنیاد جانچ پڑتال، تحقیق اور کھوج لگانے پر ہے، اس میں پہلے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں، پھر ان میں طلبہ بحث مباحثہ کر کے ایک قاعدہ نکالتے ہیں، پھر اس قاعدے پہ مزید مشق کرتے ہیں۔“

---

[1] أصول التربية الإسلامية (ص:195)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

استقراء کے مراحل:

۱: مثالیں جمع کرنا، انہیں وائیٹ بورڈ پہ لکھنا، ان میں مطلوبہ جگہ کی طرف رنگین اشارہ کرنا یا اس پر لکیر لگانا۔

۲: ان مثالوں پر خوب بحث مباحثہ کرنا اور ان کا آپس میں باہمی موازنہ کرنا۔

۳: سابقہ امور کے بعد ایک حتمی جامع مانع قاعدہ اخذ کرنا۔

۴: اس قاعدہ کو حفظ کرنا اور اسے مزید مثالوں پر اپلائی کرنا، یہ چوتھا مرحلہ تدریس کا طریقہ قیاس بھی ہے۔[1]

مثبت نتائج:

۱: طلبہ میں غور وفکر کی کئی مہارات پروان چڑھتی ہیں، مثلاً: استقراء کرنا، نتیجہ نکالنا، خلاصہ نکالنا، تطبیق دینا۔

۲: جو قاعدہ طلبہ خود نکال لیں، وہ یاد رہتا ہے، بھولتا نہیں۔

۳: قاعدہ نکالنے کے لیے شروع سے آخر تک تمام نشاطات کی وجہ سے طلبہ کا مورال اپ ہو جاتا ہے۔

۴: طلبہ میں کئی ایسی عادات پیدا ہوتی ہیں جو ان کی درست غور وفکر کی طرف راہنمائی کرتی ہیں، مثلاً: باریک بینی، استنباط میں ٹھہراؤ، وغیرہ۔

۵: یہ طریقہ فطرت کے موافق ہے؛ کیونکہ ہر انسان فطری طور پر خود ہی اسباب سے نتائج اخذ کرتا ہے۔

منفی نتائج:

۱: اس میں بڑا وقت لگ جاتا ہے۔

۲: کبھی ہدف مکمل نہیں ہوتا، خصوصا جب ہدف بڑا ہو۔

۳: کبھی استاد کی پیش کردہ مثالیں کم ہوتی ہیں۔

۴: اس میں بس قاعدہ نکالنے کی پڑی ہوتی ہے۔

۵: اس میں پیش کی گئی مختلف مثالوں میں اکثر باہمی نظریاتی ربط نہیں ہوتا۔

---

[1] التربية الإسلامية وفنّ التدريس (ص:49)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: قرآن کریم کو حفظ کرانے کے خاص طریقے

1۔ اَلطَّرِيْقَةُ الْكُلِّيَّةُ (سارا سبق اکٹھا ہی یاد کرنا):

"حِفْظُ الْحِزْبِ الْمُحَدَّدِ أَوِ الصَّفْحَةِ أَوِ الْجُزْءِ أَوِ الْوَحْدَةِ ، جُمْلَةً وَّاحِدَةً ، دُوْنَ تَجْزِئَةٍ ، وَذَلِكَ بِتَكْرَارِهَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا ، حَتَّى يَتِمَّ حِفْظُهَا ، سَوَاءٌ تَمَّ ذَلِكَ بِالطَّرِيْقَةِ الْجَمَاعِيَّةِ أَوْ بِالطَّرِيْقَةِ الْفَرْدِيَّةِ"

"مکمل پارہ یا مکمل ربع یا مکمل صفحہ یا مکمل مضمون، تھوڑا تھوڑا یاد کرنے کی بجائے، سارا اکٹھا ہی یاد کرنا، اس کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ ہر طالب علم علیحدہ علیحدہ یا سارے طلبہ اکٹھے اجتماعی انداز میں، اسے شروع سے آخر تک بار بار دہرائیں؛ یہاں تک سارا سبق اکٹھا ہی ایک ساتھ یاد ہو جائے۔"

مثبت نتائج:

۱: ایک معین حصے کو حفظ کر لینے سے طلبہ میں مزید حفظ کا شوق بڑھتا ہے۔

۲: جو صفحہ یا مضمون حفظ ہو جائے وہ مکمل اسی طرح حافظہ میں محفوظ ہو جاتا ہے، ٹکڑوں میں نہیں، بلکہ سارا اکٹھا ایک ساتھ ملا ہوا، پھر اسے بار بار دہرانے سے، وہ شروع سے آخر تک سب اچھی طرح پکا ہو جائے گا۔

۳: حفظ پکا ہوگا؛ کیونکہ مقررہ ساری آیات کو پڑھنے اور حفظ کرنے میں ہر ہر آیت کو ایک جیسا حصہ ملا ہوگا۔

۴: استاد کی توجہ آیات کے مکمل مضمون پر ایک جیسی ہوگی، ان کا مفہوم شروع سے آخر اکٹھا سامنے ہوگا۔ [1]

منفی نتائج:

۱: اس سے اکتاہٹ پیدا ہو جاتی ہے، خصوصا کمزور طلبہ میں، جس کی وجہ سے تمام آیات کا حفظ یا تمام آیات کا باہمی ربط پکا نہیں ہو پاتا، خصوصا جب آیات لمبی ہوں۔

۲: ایک مضمون کو اکٹھا حفظ کرنے کے لیے اچھے فہم، قوی حافظہ اور مکمل توجہ کی ضرورت ہوتی ہے، اور یہ تو واضح ہی ہے کہ تمام طلبہ ہر لحاظ سے برابر نہیں ہوتے۔

۳: یہ طریقہ طویل وقت اور بڑی محنت کا تقاضا کرتا ہے، خصوصا: جب آیات مختلف ہوں (چھوٹی بڑی ہوں یا کچھ

[1] رؤية منهجية لتدريس القرآن الكريم (ص:40-45)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسان اور کچھ مشکل ہوں) یا مشابہ والی ہوں۔

۴: جب آیات لمبی لمبی ہوں تو طلبہ کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے۔

۵: جلدی جلدی اور زیادہ حفظ کرنے کی وجہ سے حفظ کیا ہوا جلد ہی بھول جاتا ہے۔

2۔ اَلطَّرِيْقَةُ الْجُزْئِيَّةُ (سبق تھوڑا تھوڑا کر کے یاد کرنا):

تعریف:

"تَقْسِيْمُ الْوَحْدَةِ الْمُرَادُ حِفْظُهَا إِلَى خَمْسَةِ أَسْطُرٍ أَوْ سَبْعَةٍ أَوْ عَشْرَةٍ أَوْ صَفْحَةٍ أَوْ حِزْبٍ، أَوِالسُّوْرَةِ إِلَى أَجْزَاءٍ سَوَاءٌ كَانَتْ مُتَسَاوِيَةً أَوْمُخْتَلِفَةً، وَيَحْفَظُ التَّلَامِيْذُ قِسْمًا، وَذَلِكَ بِتَرْدِيْدِهِ وَتَكْرَارِهِ حَتّٰى يَتِمَّ حِفْظُهُ، ثُمَّ يَنْتَقِلُ إِلَى غَيْرِهَا مِنَ الْآيَاتِ الْمَطْلُوْبِ حِفْظُهَا، حَتّٰى يُحْفَظُ الْآيَاتُ الْمُحَدَّدَةُ كَامِلَةً، سَوَاءٌ كَانَ ذَلِكَ بِالطَّرِيْقَةِ الْجَمَاعِيَّةِ أَوْبِالطَّرِيْقَةِ الْفَرْدِيَّةِ"

''جس مضمون یا جس سورت کو یاد کرنا ہو اسے پانچ، سات، دس لائنوں میں یا ایک صفحہ، ایک جزء یا ویسے ہی کئی حصوں میں تقسیم کر دیں، خواہ وہ حصے برابر ہوں یا نہ ہوں، پھر طلبہ اکیلے اکیلے یا اکٹھے ایک حصے کو یاد کریں، اسے بار بار دہرائیں حتی کہ وہ اچھی طرح یاد ہو جائیں، پھر اگلی مطلوبہ آیات کو یاد کرنا شروع کریں، ایسے ہی کرتے جائیں حتی کہ مطلوبہ ساری آیات یاد ہو جائیں۔''

طریقہ جزئیہ کی حقیقت وافادیت:

۱۔ اکثر حفاظ یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں، سیدنا ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((تَعَلَّمُوْا الْقُرْآنَ، خَمْسَ آيَاتٍ خَمْسَ آيَاتٍ ؛ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُهُ مِنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام خَمْسًا خَمْسًا)).

''قرآن کریم پانچ پانچ آیات کر کے سیکھو؛ کیونکہ نبی ﷺ اسے جبریل علیہ السلام سے پانچ پانچ آیات کر کے لیتے تھے۔''[1]

۲۔ تدریسی تجربات سے بھی یہ ثابت ہو چکا کہ'' یہ انتہائی مناسب اور بہت کامیاب طریقہ ہے؛ کیونکہ اس میں تعلیم کو مختلف ٹکڑوں میں بانٹ دیا جاتا ہے، پھر کچھ وقفے وقفے سے ان کی مشق کی جاتی ہے، درمیان

---

[1] أخرجه البيهقي، بسند ضعيف.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آرام کا وقت مل جاتا ہے، اس انداز سے حفظ جلدی ہوتا ہے اور دماغ میں پکا ہو جاتا ہے۔ اس طریقے سے حاصل کی گئی تعلیم ''طریقہ ترکیز'' میں حاصل ہونے والی تعلیم سے کہیں بہتر ہوتی ہے۔

''طریقہ ترکیز'' میں حاصل ہونے والی تعلیم سے مراد:

((اَلَّذِيْ يَتِمُّ فِيْ فَتْرَةٍ زَمَنِيَّةٍ مُّتَّصِلَةٍ دُوْنَ أَنْ يَّتَخَلَّلَهَا رَاحَةٌ))

''وہ تعلیم: جو لگا تار وقت لگا کر حاصل کی گئی ہے، درمیان میں آرام نہ کیا گیا ہو۔''[1]

مثبت نتائج:

۱: حفظ کا یہ طریقہ ذاتی ذوق وشوق پر مشتمل ہے، جس کی وجہ سے طالب علم حفظ میں آسانی محسوس کرتا ہے۔

۲: جب طالب علم اپنی محنت کا پھل دیکھتا ہے تو اس کی حفظ میں رغبت مزید بڑھ جاتی ہے۔

۳: جب طالب علم یہ دیکھتا ہے کہ وہ ایک ٹکڑے سے دوسرے ٹکڑے، ایک صفحے سے دوسرے صفحے، ایک پارے سے دوسے پارے پہ چلا گیا ہے تو اس کی نشاط بڑھ جاتی ہے اور اکتاہٹ دور ہو جاتی ہے۔

۴: یہ طریقہ قرآنی حلقہ میں داخل تمام طلبہ کے موافق ہوتا ہے۔

منفی نتائج:

۱: اس سے طلبہ کبھی الجھاؤ کا شکار ہو جاتے ہیں اور وہ ان اجزاء کو ایک دوسرے کا ساتھ جوڑ نہیں پاتے، خصوصا جب دہرائی میں کمزوری ہو۔

۲: کبھی ان ٹکڑوں کی پختگی میں فرق آجاتا ہے؛ وہ ٹکڑا جسے زیادہ دہرایا گیا ہو وہ زیادہ دیر یاد رہتا ہے۔

3۔ اَلطَّرِيْقَةُ الْمُشْتَرِكَةُ (مشترکہ طریقہ):

"هِيَ: طَرِيْقَةٌ تَجْمَعُ بَيْنَ الطَّرِيْقَةِ الْكُلِّيَّةِ وَالطَّرِيْقَةِ الْجُزْئِيَّةِ ، وَيَتِمُّ تَنْفِيْذُ هَذِهِ الطَّرِيْقَةِ بِالصُّوْرَةِ التَّالِيَةِ: يَقْرَأُ التِّلْمِيْذُ الْوَحْدَةَ الْمُحَدَّدَةَ دَفْعَةً وَّاحِدَةً، وَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى يَرْبِطَ بَيْنَ جَمِيْعِ أَجْزَائِهَا، فَتَنْطَبِعَ فِيْ ذِهْنِهِ، ثُمَّ يُرَكِّزُ عَلَى الْآيَاتِ الَّتِيْ لَمْ تُحْفَظْ جَيِّدًا، وَيُلِحُّ بِالتَّكْرَارِ حَتَّى يَتِمَّ اسْتِظْهَارُ الْوَحْدَةِ الْمُحَدَّدَةِ أَوِ الصَّفْحَةِ اسْتِظْهَارًا جَيِّدًا"

''اس میں پچھلے (کلی، جزئی والے) دونوں طریقے جمع ہو جاتے ہیں، اس کی عملی صورت یہ بنے گی کہ: طالب علم مطلوبہ مضمون کو اکٹھا پڑھے اور اسے بار بار دہرائے حتی کہ اس کے تمام اجزاء کو جوڑ دے اور وہ

[1] رؤية منهجية لتدريس القرآن الكريم (ص:43)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب اجزاء اس کے ذہن میں نقش ہو جائیں، پھر اپنی توجہ کو ان آیات پر مرکوز کرے جو ابھی تک اچھی طرح یاد نہیں ہوئیں اور بار بار دہراتا رہے؛ حتی کہ وہ مضمون یا وہ صفحہ اچھی طرح یاد ہو جائے۔''

مثبت نتائج:

۱: اس میں کلی جزئی (دونوں طریقوں) کی خوبیاں جمع ہو جاتی ہیں۔

۲: یہ کلی جزئی (دونوں طریقوں) کی خامیوں سے محفوظ رہتا ہے۔

۳: حفظ کے لیے مقررہ وقت سے کچھ وقت بچ جاتا ہے، خصوصا جب آیات چھوٹی اور آسان ہوں۔

۴: حفظ کے لیے مقررہ آیات کا حفظ عمدہ اور مضبوط ہوتا ہے۔

۵: یہ طریقہ کم صلاحیت والے طلبہ کے لیے بھی مفید ہے۔

4۔ طَرِيْقَةُ الْمَحْوِ التَّدْرِيْجِيِّ (آہستہ آہستہ لفظ مٹاتے جانا):

''هِيَ: أَنْ يَّقْرَأَ التِّلَامِيْذُ الْآيَاتِ الْمَكْتُوْبَةَ عَلَى السَّبُّوْرَةِ أَوِ الْوَسِيْلَةِ التَّعْلِيْمِيَّةِ أَوِ اللَّوْحِ أَوْ دَفْتَرِ التِّلْمِيْذِ ، ثُمَّ يَبْدَأُ الْمُدَرِّسُ بِمَحْوِ بَعْضِ مَا كُتِبَ أَوْ يَطْلُبُ مِنَ التِّلَامِيْذِ مَحْوَ بَعْضِ الْآيَاتِ أَوْ نِصْفِ الْآيَةِ أَوِ الْآيَةِ كَامِلَةً أَوْ أَكْثَرَ مِنْ آيَةٍ، وَالتِّلَامِيْذُ يُرَدِّدُوْنَ الْآيَاتِ كَامِلَةً ، وَ بِهٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ يَتِمُّ الْحِفْظُ''

''طلبہ وائیٹ بورڈ یا کسی اور تعلیمی وسیلے یا تختی یا اپنی کاپی پہ لکھی ہوئی آیات کو پڑھیں، پھر استاد خود لکھی ہوئی آیات تھوڑی تھوڑی کر کے مٹاتا جائے یا وہ طلبہ سے کہے کہ وہ آدھی آدھی آیت یا ایک ایک مکمل آیت یا ایک سے زیادہ آیات یا کچھ آیات آہستہ آہستہ کر کے مٹاتے جائیں، طلبہ مکمل آیات ہی دہراتے رہیں گے؛ یہاں تک کہ اسی انداز سے حفظ مکمل ہو جائے۔''

مثبت نتائج:

۱: یہ طلبہ کا محبوب ترین طریقہ ہے، اس سے وہ بڑے ذوق وشوق سے حفظ کرتے ہیں۔

۲: اس سے آہستہ آہستہ طلبہ کے حفظ کرنے کی صلاحیت بھی بڑھتی جاتی ہے۔

۳: اس سے آہستہ آہستہ طلبہ کے حافظے میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

۴: یہ طریقہ حفظ کے لیے متعین مضمون کے مختلف اجزاء کو جوڑنے میں طلبہ کی مدد کرتا ہے۔

۵: اس سے طلبہ بڑے اہتمام سے حفظ کرتے ہیں۔[1]

---

[1] مهارات التدريس في الحلقات القرآنية، د. علي إبراهيم الزهراني (ص:187)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5۔ طَرِيْقَةُ الْحِفْظِ عَلَى فَتَرَاتٍ (وقفے وقفے سے حفظ کرنا):

تعریف:

"هِيَ: أَنَّ التِّلْمِيْذَ يَقْرَأُ الْوَحْدَةَ أَوِالصَّفْحَةَ أَوِ الْآيَاتِ الْمُقَرَّرَ حِفْظُهَا، عَلَى فَتَرَاتٍ مِّنَ الزَّمَنِ، ثُمَّ يَتْرُكُهَا، ثُمَّ يَعُوْدُ إِلَى قِرَاءَتِهَا وَتَكْرَارِهَا فِيْ فَتْرَةٍ أُخْرٰى، ثُمَّ فِيْ فَتْرَةٍ ثَالِثَةٍ، وَهٰكَذَا حَتّٰى يَتِمَّ حِفْظُهَا"

''طالب علم حفظ کے لیے مقررہ ایک مضمون یا ایک صفحہ یا چند آیات کو وقفے وقفے سے بار بار پڑھے، پھر اسے چھوڑ دے، پھر کسی دوسرے وقت میں بار بار پڑھے اور دہرائے، پھر تیسرے وقت میں، اور ایسے ہی کرتا رہے یہاں تک کہ وہ اچھی طرح یاد ہو جائے۔''

مثبت نتائج:

۱: طلبہ کو ایک ہی وقفے میں حفظ کی بجائے مختلف وقفوں میں زیادہ حفظ ہوتا ہے۔

۲: اس سے طلبہ کو کچھ آیات یا ایک ٹکڑا خوب پکا ہو جاتا ہے۔

۳: اس سے طلبہ کی عقلی صلاحیتوں میں نشاط پیدا ہوتی ہے؛ خوشی اور تازگی کے باعث جلدی حفظ ہوتا ہے۔

۴: اکتاہٹ دور ہو جاتی ہے، تھکاوٹ کم ہو جاتی ہے، یاد کرنے اور دہرانے کا شوق بڑھ جاتا ہے۔

۵: طلبہ حفظ کیے ہوئے سبق کو وقفوں کے درمیان چیک کر کے، پہلے وقفوں والی غلطیوں کو یاد کر کے، بعد والے وقفوں میں دور کر سکتے ہیں۔

منفی نتائج:

۱: یہ طریقہ چھوٹے بچوں کے لیے مناسب نہیں۔

۲: یہ طریقہ حلقاتِ قرآنیہ اور منظم مدارس کے لیے بھی مناسب نہیں۔

۳: اس طریقے کی وجہ سے طلبہ کے لیے سبق میں پوری توجہ مرکوز کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

نوٹ:..... یہ چند ایسے تعلیمی و تربیتی طریقے ہیں جنہیں ماہرین فن قرآن کریم کی تعلیم و تحفیظ میں اختیار کرنے کی نصیحت کرتے ہیں؛ لہٰذا معلم قرآن پر لازم ہے کہ وہ ان طریقوں میں سے وہ طریقہ اختیار کرے جو حلقاتِ قرآنیہ میں اس کے طلبہ کے موافق ہو اور قرآنی حلقات و مدارس کے تربیتی اہداف میں معاون بھی ہو، اس کے ساتھ ساتھ استاد مطلوبہ سبق کی بھی رعایت رکھے کہ وہ آسان ہے یا مشکل، تھوڑا ہے یا زیادہ، طلبہ کی حالت اور ان کی صلاحیت کو بھی دیکھے اور ان کے باہمی انفرادی فرق کو بھی ملحوظ خاطر رکھے۔ [1]

---

[1] كيف تحفظ القرآن الكريم، د. يحي عبد الرزاق الغوثاني (ص:74)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثالث عشر:

اسباق کا خطہ بنانا

اولا:.....خطہ کی تعریف اور اس کی اقسام۔

ثانیا:.....سالانہ خطہ اور اس کے اہداف۔

ثالثا:..... یومیہ خطہ کی اہمیت۔

رابعا:..... یومیہ خطہ میں کرنے کے کام۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: خطہ کی تعریف اور اس کی اقسام

خطہ کی تعریف:

"مَنْهَجٌ يَّهْدِفُ إِلَى حَصْرِ الْإِمْكَانَاتِ الْمُتَوَفِّرَةِ وَدِرَاسَتِهَا وَتَحْدِيْدِ إِجْرَاءَاتِ الِاسْتِفَادَةِ مِنْهَا ، لِتَحْقِيْقِ أَهْدَافٍ مَرْجُوَّةٍ ، خِلَالَ فَتْرَةٍ زَمَنِيَّةٍ مُّحَدَّدَةٍ ، بِالنِّسْبَةِ لِإِعْدَادِ الدُّرُوْسِ "

''ایسا منہج: جو اسباق کی تیاری کے لیے، مقررہ وقت میں، ممکنہ اہداف کے حصول کے لیے، ممکنہ احتمالات کی حد بندی اور دراسہ کرے اور ان سے استفادے کا طریقہ کار وضع کرے۔''

خطہ کی اہمیت:

۱: یہ تعلیم میں فضول چیزوں سے بچاتا ہے۔

۲: یہ سبق اور ٹیسٹ کے لیے مناسب طریقہ کار وضع کرتا ہے۔

۳: یہ استاد کو ہنگامی اور پریشان کن صورت حال سے محفوظ رکھتا ہے۔

۴: یہ تعلیم کے لیے مناسب طریقہ اختیار اور تیار کرنے میں استاد کی مدد کرتا ہے۔

۵: یہ سبق کے وقت سے، مثالی انداز سے استفادے کے لیے، معاون ثابت ہوتا ہے۔

۶: یہ بہتری کے اسباب اور قوت وضعف کے پہلوؤں کی حد بندی کرتا ہے۔

خطہ کی اقسام:

۱: زیادہ مدت کے لیے، مثلاً: پورے سال کا درسی خطہ۔

۲: تھوڑی مدت کے لیے، مثلاً: ہر ہفتے یا ہر دن کا درسی خطہ۔

درسی خطہ کے مراحل:

۱: پہلے طلبہ کے متعلقہ سابقہ تجربات اور ان کے عقلی نشونما کے لیول کو دیکھیں۔

۲: پھر تدریس کے لیے ممکنہ وسائل کو دیکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳: پھر تعلیمی مندرجات کی حد بندی کے لیے درسی مواد کا تجزیہ کریں۔

۴: پھر تعلیمی اہداف طے کریں۔

سبق کے اہداف کی شروط:

۱: ان کا درسی مواد، کلاس اور تربیت کے عمومی اہداف کے ساتھ تعلق ہو۔

۲: یہ معرفی، وجدانی اور مہارتی اہداف کے بنیادی نکات پر مشتمل ہوں۔

۳: یہ صحیح طریقے سے بنائے جائیں۔[1]

سبق کی تمہید کی شروط:

۱: سبق کی تمہید مختلف قسم کے ذوق وشوق اور ترغیبی عناصر پر مشتمل ہو۔

۲: تمہید سے سبق کے اہداف چھلک رہے ہوں۔

۳: تمہید سابقہ لاحقہ اسباق کو جوڑنے والی ہو۔

سبق کے مضمون کی شروط:

۱: یہ سبق کے اہداف کے حصول میں معاون ثابت ہو۔

۲: اس کے موضوعات پریڈ کے وقت کے حساب سے بالکل مناسب ہو۔

۳: یہ صحیح موضوعات پر مشتمل ہو۔

۴: اس کے عناصر منطقی ترتیب کے مطابق ہوں۔

۵: اس کے عناصر قابل اعتماد مصادر سے اخذ کیے گئے ہوں۔

سبق میں تعلیمی نشاطات ووسائل کی شروط:

۱: سبق کے اہداف کے حصول میں معاون ثابت ہوں۔

۲: مختلف اور انوکھے ہوں۔

۳: ان میں طلبہ کے لیول اور ان کے انفرادی فرق کی رعایت رکھی گئی ہو۔

۴: کلاس میں عملی نشاط پر مشتمل ہوں۔

۵: سبق کے اہداف اور موضوع کو جوڑنے والے ہوں۔

---

[1] المدخل إلى التدريس الفعال (ص:68-90)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبق کی درسی کتاب کی شروط:

۱: یہ کلاس روم میں مناقشہ کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے استعمال کی جائے۔

۲: یہ مشکلات کے حل کے طریقے کے طور پر استعمال کی جائے،
جیسے: کسی اہم سوال کے جواب تک پہنچنا ہو تو کتاب سے مدد لی جائے۔

۳: درسی کتاب کلاس ورک مکمل کرنے کے لیے استعمال کی جائے۔

۴: مراجع کی قراءت طلبہ کی صلاحیت اور طاقت کے موافق ہو۔

سبق کے ٹیسٹ اور امتحان کی شروط:

۱: ٹیسٹ اور امتحان سبق کے اہداف کے مطابق ہو۔

۲: ٹیسٹ کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جائیں، مثلاً: شفوی، تحریری، سبق وائیز۔

۳: ٹیسٹ میں اہم سوالات ہی کیے جائیں۔

۴: ٹیسٹ میں طلبہ کی معلومات، مہارات اور ان کے رجحانات کو پرکھا جائے۔

سبق کے ہوم ورک کی شروط:

۱: سبق کے اہداف کے حصول میں معاون ہو۔

۲: مختلف موضوعات پر مشتمل ہو۔

۳: طلبہ کے ذہنوں میں واضح اور متعین ہو۔

۴: ایسا ہو کہ طلبہ اسے شوق سے کریں۔

۵: طلبہ کو خارجی مطالعہ کی بھی ترغیب دے۔ [1]

---

[1] مهارات التدريس الفعال ، د. زيد الهويدي (ص:76-85)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: سالانہ خطہ اور اس کے اہداف

سالانہ خطے کی تیاری کے مراحل:

۱: کلاس میں مقررہ مضامین سے آگاہ ہونا۔

۲: پھر ان کا ایک عام سا خاکہ بنانا۔

۳: پھر کلاس میں مقررہ تمام مضامین کو ایک ایک کر کے بنظر غائر دیکھنا۔

۴: پھر بالتفصیل خطہ مرتب کرنا۔

۵: درسی مواد کے علمی مضامین کے باہمی ربط کو ملحوظ خاطر رکھنا۔

۶: یقینی وقت (مقررہ مضمون پڑھانے کے لیے کلاس ٹائم) کو ہی سامنے رکھنا۔

۷: نئے استاد کا اپنے ایسے ساتھی سے مشاورت کرنا جو ماہر تجربہ کار استاد ہو۔

سالانہ خطے کے اہداف:

۱: درسی مضامین کے مشتملات کی روشنی میں مادے کے تدریسی اہداف کا مطالعہ کرنا۔

۲: ممکنہ امکانات کی حد بندی کرنا۔

۳: درسی مضامین کو تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھانے کے لیے ٹائم ٹیبل مرتب کرنا۔

۴: تدریس کے متعلقہ ضروری تعلیمی وسائل کا ٹائم ٹیبل بنانا۔

۵: درسی مقررہ موضوعات کے لیے مناسب اسالیب وطرق کی حد بندی کرنا۔

۶: سالانہ درسی خطہ میں ان اسالیب وطرق کا ٹائم ٹیبل مرتب کرنا۔

۷: اندرون کلاس اور بیرون کلاس لازمی نشاطات کی حد بندی کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثالثاً: یومیہ خطہ کی اہمیت

استاد کی تدریسی ذمہ داریوں میں سے سب سے اہم ذمہ داری یومیہ تدریسی خطہ ہے؛
کیونکہ اس سے وہ طلبہ کو ان اسباق میں موجود معارف و مفاہیم اور علمی نکات و تجربات سکھانے کے لیے، آزمودہ، نتیجہ خیز، جسمانی، تربیتی اور مادی پہلوؤں کے اعتبار سے، اپنے آپ کو اس انداز سے تیار کرے گا، جس سے وہ مطلوبہ تعلیمی اہداف پالے گا۔

کامیاب یومیہ خطہ کی صفات:

۱: درسی اکائیوں کے خطے سے بنا ہوا ہو۔
۲: طلبہ کی ضروریات کو پورا کرنے والا ہو۔
۳: لچکدار ہو، ردوبدل کے قابل ہو۔
۴: اس میں طلبہ کے انفرادی فرق کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہو۔
۵: ترغیب اور شوق پیدا کرنے والے مناسب وسائل اور مناسب نشاطات پر مشتمل ہو۔
۶: ایسے تربیتی رہنما اصولوں پر مشتمل ہو جن کا سبق کے ساتھ بھی تعلق ہو۔
۷: سبق کی موضوعی اکائی سے متصف ہو۔
۸: مناسب ترغیبی تمہید پر مشتمل ہو۔
۹: استاد کی گفتگو اور نشاطات میں افکار کا تسلسل ہو، مصطلحات اور اہم علمی نکات کی توضیح ہو اور یہ سب کچھ دروس کے یومیہ خطہ کے اندر اندر ہو۔
۱۰: وقت کی ایسی تقسیم جس سے سبق کے مقررہ وقت سے اچھے طریقے سے استفادہ ممکن ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رابعا: یومیہ خطہ میں کرنے کے کام

یومیہ خطہ میں کرنے کے کام:

۱: اس سے استاد کو علمی مواد کی چھان بین اور اس سے کچھ مزید حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔

۲: یہ مواد کے عناصر کو منظم کرنے میں اور اس کے افکار کو جمع کرنے میں مدد دیتا ہے۔

۳: یہ وقت اور کام کے موافق طریقہ تدریس کی نشاندہی کرتا ہے۔

۴: یہ سبق کے متعلقہ نشاطات کو انتہائی عمدہ طریقے سے استعمال کرنے میں مدد دیتا ہے۔

۵: یہ سبق کے موضوع کے متعلقہ تمام عملی اہداف کو حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔

۶: اسے تعلیمی نشاطات کا رجسٹر سمجھا جاتا ہے۔

۷: اس سے استاد کی سبق پہ گرفت مضبوط ہو جاتی ہے اور اس سے تمام ضروری نکات یاد رہتے ہیں۔

۸: اس سے مدیر التعلیم آسانی سے استاد کے درسی خطہ کو چیک کر سکتا ہے۔

یومیہ خطہ کے عناصر:

۱: اہداف

۲: تمہید

۳: پیش کرنا

۴: تعلیمی وسائل

۵: ٹیسٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الرابع عشر:

تقویم (جائزہ لینا)

اولا:.....تقویم کا معنی اور اہمیت

ثانیا:.....تقویم و قیاس کے طریقے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: تقویم کا معنی اور اہمیت

تقویم تعلیمی میدان میں ایک بنیادی عنصر سمجھا جاتا ہے؛ کیونکہ اس سے طلبہ اور اساتذہ کی اداء اور دیگر تعلیمی امور میں بڑا نکھار پیدا ہوتا ہے۔

تقویم کا عمل دُور سے ہی خطہ اور عمل دونوں کو جوڑ دیتا ہے؛ اسی لیے تقویم کا عمل طلبہ، اساتذہ، مشرفین، مسؤولین اور والدین سبھی کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل سمجھا جاتا ہے۔

تقویم کی لغوی تعریف:

"لُغَةً: اَلتَّثْمِيْنُ، أَيْ: إِعْطَاءُ الشَّيْءِ قِيْمَةً مَّا"

تقویم کا لغوی معنی ہے: تَثْمِيْن، یعنی: کسی معین چیز کی کوئی قیمت طے کرنا۔

(یعنی: کسی معین چیز کو نمبر دینا کہ اس کے اتنے فیصد نمبر بنتے ہیں۔)

تقویم کی عملی تعریف:

"قِيَاسُ مَدَى تَحَقُّقِ الْأَهْدَافِ التَّرْبَوِيَّةِ"

''تربیتی اہداف کے حصول کی انتہاء کا اندازہ کرنا۔''

تقویم کی اہمیت:

۱: طلبہ کو حاصل ہونے والی معلومات و مہارات کو جاننا۔

۲: طلبہ کو مفید علمی غذا مہیا کرنا۔

۳: تدریس میں مستعمل طریقوں کی کامیابی کا اندازہ لگانا۔

۴: رپورٹس لکھنے کے لیے بیانات اور معلومات جمع کرنا۔

۵: جس کا سبق پیچھے ہو اس کا تعین کرنا اور سبق کے پیچھے ہونے کے اسباب معلوم کرنا۔[1]

تقویم کے مراحل:

عملی تقویم کے کئی مراحل ہیں، مثلاً:

---

[1] القياس والتقويم، د. تاج السر عبد الله الشيخ وآخرون (ص:45,44)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱: تقویم کا ہدف طے کرنا۔

۲: تقویم میں مطلوبہ معلومات کے حجم کی حد بندی کرنا۔

۳: تقویم کے اسالیب ولوازمات کی تیاری اور خاکہ۔

۴: تقویم کے متعلقہ بیانات اور معلومات کو جمع کرنا۔

۵: بیانات کو حل کرنا۔

۶: بیانات کی وضاحت کرنا۔

۷: جج (ممتحن) مقرر کرنا۔[1]

تقویم (جائزہ) کے بنیادی عناصر:

۱: تقویم کا تعلیمی منہج کے ساتھ گہرا تعلق ہو۔

۲: تقویم تعلیمی (معرفی، وجدانی اور مہارتی) تینوں اہداف کو سموئے ہوئے ہو۔

۳: تقویم کے اسالیب ولوازمات میں تنوع ہو۔

۴: اس میں انفرادی فرق کا لحاظ رکھا گیا ہو۔

۵: تقویمی عمل میں استمرار ہو۔

۶: تقویم میں صدق وثبات کے معیار وافر ہوں اور وہ ان کے موافق ہو۔[2]

تقویم (جائزہ) کی اقسام:

الف: اَلْقُبُلِيّ (ابتدائی جائزہ):

استاد جب بھی نئے سبق کی جزئیات ولوازمات تیار کرے ساتھ ساتھ ان کا عمومی جائزہ بھی لیتا جائے، اور جب بھی نیا سبق پڑھانے لگے تو طلبہ کا ابتدائی جائزہ ضرور لے، طلبہ کے سامنے ایسے سوالات رکھے جن سے ان کی اس نئے سبق کو سمجھنے کی استعداد اور ان کی سابقہ ایسی معلومات ومہارات اور حقائق سے واقفیت ہو جائے جن کی بنیاد پر اس نے اپنا نیا سبق پیش کرنا ہے۔

ب: اَلْبِنَائِيُّ وَالتَّكْوِيْنِيّ (تعمیراتی اور تخلیقی جائزہ):

۱: یہ جائزہ تعلیمی کام کے ساتھ ساتھ ہی لیا جاتا ہے۔

---

[1] التقويم التربوي أسسه و إجراءاته، د. ماهر إسماعيل وآخرون (ص:111)۔

[2] صدق وثبات کی تفصیل سولویں فصل میں آ رہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲: جب یہ جائزہ درست بنیادوں پہ قائم کر کے تعلیم سے مطلوبہ اہداف سامنے رکھتے ہوئے لیا جائے تو یہ تعلیم کے نتائج سامنے لانے میں بہت معاون ثابت ہوتا ہے۔

۳: یہ جائزہ استاد اور طلبہ دونوں کے لیے واضح کرتا ہے کہ: طلبہ نے کتنا اچھی طرح سیکھ لیا ہے، کتنا ابھی باقی ہے جسے سیکھنا ضروری ہے، کتنا ایسا سیکھا ہے جس میں ابھی کمزوری ہے اور کون سے ایسے نکات ہیں جن پر طلبہ کو اپنی توجہ مزید مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔

۴: اسی طرح یہ جائزہ استاد کی مدد کرتا ہے کہ وہ مطلوبہ اہداف کی اصلاح اور رد و بدل کے لیے مناسب اسالیب کی حد بندی کر سکے اور وہ اپنے اور طلبہ کے تعلیمی مواد یا تعلیمی اسالیب میں بہتری لا سکے۔ [1]

ج: اَلنِّهَائِيّ (آخری جائزہ):

درس کے آخر میں آخری جائزہ لیا جائے، اس جائزہ میں ان مطلوبہ معلومات، مہارات اور اخلاقیات وغیرہ کو سامنے لانے کی کوشش کی جائے جنہیں اس سبق میں حاصل کرنا طلبہ کے لیے ضروری سمجھا گیا تھا۔

قیاس کی عملی تعریف:

"قِيَاسُ تَحْصِيْلِ الدَّارِسِيْنَ لِلْأَهْدَافِ، مِنْ خِلَالِ: دَرَجَةٍ أَوْ عَلَامَةٍ"

''نمبروں یا علامات سے اندازہ لگانا کہ طلبہ نے کس قدر اپنے اہداف کو پا لیا ہے۔''

قیاس اور تقویم میں فرق:

قیاس سے کسی چیز کی کمیت (مقدار) کا اندازہ لگایا جاتا ہے؛ جبکہ تقویم علامات کی دلالتوں پر بحث کرتی ہے اور نمبروں کی بنیاد پر کامیابی اور ناکامی کا خطہ وضع کرتی ہے۔

[1] القياس والتقويم، د. تاج السر عبدالله الشيخ وآخرون، (ص: 43,42,41)، التقويم التربوي أسسه وإجراءاته، د. ماهر إسماعيل وآخرون (ص:49,48,47)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: تقویم وقیاس کے طریقے

تقویم وقیاس کے نمایاں ترین دو طریقے ہیں: ملاحظہ اور امتحانات۔

1۔ اَلْمُلَاحَظَةُ (مشاہدہ، چیکنگ):

"هِيَ: جَمْعُ الْمَعْلُوْمَاتِ مِنْ خِلَالِ الْمُشَاهَدَةِ وَالسَّمْعِ"

''دیکھ کر یا سن کر معلومات جمع کرنا۔''

اس کی دو اقسام ہیں: براہ راست (بلاواسطہ) اور بالواسطہ۔

۱: براہ راست: استاد براہ راست خود طلبہ کی کارکردگی کو چیک کرے۔

۲: بالواسطہ: جو دوسرے اساتذہ نے رپورٹس لکھی ہوں انہیں دیکھنا۔

ملاحظہ (چیکنگ) کے نمایاں فوائد:

۱: یہ عملی ماحول میں ہی مکمل ہوجاتی ہے۔

۲: اس میں طلبہ کو امتحانی دباؤ سے خالی ماحول میں جواب دینے کا موقع ملتا ہے۔

۳: اس میں بعض ایسے پہلو بھی نکھر کر سامنے آجاتے ہیں جو امتحانات میں سامنے نہیں آسکتے، مثلاً: حاضر جوابی، عمدہ ادائیگی اور تکلف وغیرہ۔

۴: اس میں براہ راست فوراً تدبیر ممکن ہوتی ہے؛ لہذا طلبہ کی غلطیاں فوراً دور کردی جاتی ہیں۔ [1]

2۔ اَلِاخْتِبَارَاتُ (امتحانات):

امتحانات تقویم وقیاس کے اہم ترین ذرائع میں سے ہیں، ان کی دو اقسام ہیں: شفوی اور تحریری۔

ا۔ شفوی امتحان:

شفوی امتحانات عموماً مندرجہ ذیل صورتوں میں لیے جاتے ہیں۔

۱: قراءت کی صلاحیت کو دیکھنے لیے۔

---

[1] المدخل إلى التدريس الفعال ، د. حسن عايل ، د. سعيد جابر المنوفي (ص:223)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲: تجویدی احکام کے مطابق تلاوت سننے کے لیے۔

۳: کسی بحث کی تیاری کو چیک کرنے کے لیے۔

شفوی امتحان کی خوبیاں:

۱: یہ طلبہ کی اداء کی کیفیت پر حکم لگانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

۲: یہ طلبہ میں مباحثہ کی صلاحیت دیکھنے کے لیے معاون ثابت ہوتا ہے۔

۳: شفوی امتحان دوسرے امتحانات کی مزید تحقیق (یقین دہانی) کے لیے بھی لیا جاتا ہے۔

شفوی امتحان کی خامیاں:

۱: اس کے نتائج پر طلبہ کی نفسیات کا بڑا اثر پڑھتا ہے؛ بسا اوقات وہ پریشان ہوجاتے ہیں یا الجھ جاتے ہیں۔

۲: شفوی امتحان لینے میں وقت بہت زیادہ لگ جاتا ہے، خصوصا جب طلبہ زیادہ ہوں۔

۳: سوالات ایک جیسے نہ ہونے کی وجہ سے یا استاد کے بعض طلبہ کے متعلق سابقہ ذاتی نظریے کی وجہ سے شفوی امتحان کے نتائج بسا اوقات حقیقی تعبیر پر پورے نہیں اترتے۔

ان خامیوں کا علاج:

۱: دوران امتحان پرسکون اور باعث اطمینان اسباب و ذرائع کا استعمال کرنا۔

۲: شفوی امتحان کا طریقہ کار ایک ہی اختیار کرنا۔

۲۔تحریری امتحان:

تحریری امتحان کی دو اقسام ہیں: اَلْمَقَالِيَّةُ ،اَلْمَوْضُوْعِيَّةُ ، (انشائیہ پیپر اور معروضی پیپر)۔

النوع الاول: اَلْمَقَالِيَّةُ (انشائیہ پیپر):

"هِيَ: الَّتِيْ يُجِيْبُ عَنْهَا الدَّارِسُ بِفَهْمِهِ وَأُسْلُوْبِهِ بِحُرِّيَّةٍ مِّنْ خِلَالِ كِتَابَةِ جُمْلَةٍ أَوْ مَوْضُوْعٍ ، وَتُعْتَبَرُ مِنْ أَكْثَرِ الِاخْتِبَارَاتِ شُيُوْعًا"

''اس میں طلبہ آزادی سے اپنے اسلوب اور اپنے فہم کے مطابق کسی موضوع یا سوال کے متعلق جواب لکھ کر دیتے ہیں، امتحانات کے لیے سب سے زیادہ رائج طریقہ یہی سمجھا جاتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقالیہ (انشائیہ پیپر) کی خوبیاں:

۱: امتحان کا یہ طریقہ کار انتہائی آسان ہے؛ کیونکہ اس میں زیادہ مہارت اور خاص تجربہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔[1]

۲: یہ طریقہ مختلف صلاحیتوں کو پرکھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے، مثلاً: کسی بات کو بیان کرنے کی صلاحیت۔

۳: اس میں اندازے لگانے کے احتمالات کم ہوجاتے ہیں۔

اس کی خامیاں:

۱: امتحان کی یہ قسم سوالات کے چناؤ کی محتاج ہوتی ہے۔

۲: اس سے تمام صلاحیتیں سامنے نہیں آتیں۔

۳: اس کا زیادہ تر اعتماد حفظ (رٹہ سسٹم) پر ہوتا ہے۔

۴: اس میں سوالات بہت کم ہی ہو پاتے ہیں۔

۵: سوالات کی تصحیح (چیکنگ) میں مشقت کے ساتھ ساتھ استاد کو بہت زیادہ وقت بھی لگانا پڑتا ہے۔[2]

النوع الثانی: اَلْمَوْضُوْعِيَّةُ (معروضی پیپر):

"هِيَ: الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيهَا عَلَامَةُ الطَّالِبِ مُسْتَقِلَّةً عَنْ شَخْصِيَّةِ الْمُصَحِّحِ"

''معروضی پیپر میں طلبہ کے نمبر ممتحن (چیکنگ کرنے والے) کی شخصیت سے آزاد ہوتے ہیں۔''

نوٹ:..... اس قسم کی اہمیت کے پیش نظر اس پہ خصوصی مفصل بحث کی ہے، جو اگلے صفحات میں آرہی ہے۔

---

[1] التقويم التربوي أسسه وإجراءاته، د. ماهر إسماعيل و آخرون (ص:253,252)۔

[2] المدخل إلى التدريس الفعال، د. حسن عايل، د. سعيد جابر المنوفي (ص:230)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الخامس عشر:

موضوعی پیپر

(یعنی: معروضی پیپر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موضوعی پیپر (یعنی: معروضی پیپر)

معروضی پیپر:

"هِيَ: الَّتِيْ تَكُوْنُ الْإِجَابَةُ فِيْهَا مُحَدَّدَةً وَتَكُوْنُ فِيْهَا عَلَامَةُ الطَّالِبِ مُسْتَقِلَّةً عَنْ شَخْصِيَّةِ الْمُصَحِّحِ"

''معروضی پیپر میں جواب متعین ہوتا ہے اور طلبہ کے نمبر ممتحن کی مرضی سے آزاد ہو جاتے ہیں۔''

معروضی پیپر کی خوبیاں:

۱: استاد جس مضمون کا جائزہ لینا چاہے اس پیپر میں اس کے متعلقہ ہر طرح کے سوالات آ جاتے ہیں۔

۲: اس کی بنیاد ثبات و قیاس اور معروضی سوالات پر ہی ہوتی ہے۔[1]

۳: طلبہ میں امتحانی خوف اور گھبراہٹ کی کیفیت نہیں ہوتی۔

۴: کسی ایک جواب میں غلطی، بقیہ سوالوں کے جواب میں الجھن کا باعث نہیں بنتی۔

۵: وقت اور محنت کی بچت ہو جاتی ہے؛ کیونکہ اس میں لکھنے کی محنت نہیں کرنی پڑتی۔

۶: ان کی چیکنگ انشائیہ سوالات کی بنسبت آسان ہوتی ہے۔

۷: اس میں بے جا گفتگو و طوالت اور لغوی چالاکیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

۸: اس میں تمام تعلیمی و تربیتی اہداف کو پرکھنا ممکن ہوتا ہے۔

۹: یہ ہر عمر کے طلبہ کے موافق ہوتا ہے۔

معروضی پیپر کی خامیاں:

۱: معروضی سوال بنانے بہت مشکل ہوتے ہیں۔

۲: ان کے لیے تعلیمی اور تربیتی اچھے خاصے تجربہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

۳: باریک بین اور مفید سوال بنانے کے لیے بہت زیادہ وقت صرف ہو جاتا ہے۔

۴: طلبہ کو اپنی معلومات پیش کرنے اور اپنی رائے کو دلائل سے مضبوط کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔

۵: درسی مضامین کو مکمل پڑھنے کی بجائے صرف چھوٹے چھوٹے سوالات یاد کرنے کی پڑی ہوتی ہے۔[2]

---

[1] ثبات کی تفصیل سولویں فصل میں آ رہی ہے اور قیاس کی تفصیل چودھویں فصل میں گزر چکی ہے۔

[2] مهارات التدريس الفعال، (ص:143-170)، القياس والتقويم، أحمد عودة (ص:19)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معروضی پیپر (کے سوالات) کی اقسام:

۱: درست جواب کا انتخاب کریں (کثیر الانتخابی سوالات)۔
۲: صحیح، غلط کی نشاندہی کریں۔
۳: خالی جگہ پُر کریں۔
۴: ایک کالم کو دوسرے کالم سے ملائیں۔
۵: ترتیب درست کریں۔

نوٹ:..... ان سب کی تفصیل اگلے صفحات میں آ رہی ہے۔

پہلی قسم: درست جواب کا انتخاب کریں (کثیر الانتخابی سوالات):

"تَكُوْنُ الإِخْتِيَارُ الْمُتَعَدِّدُ مِنْ جِذْعٍ بِصِيْغَةِ جُمْلَةٍ نَاقِصَةٍ أَوْ سُؤَالٍ أَوْ مُشْكِلَةٍ تَتَطَلَّبُ حَلًّا ، وَعَدَدٍ مِّنَ الْجُمَلِ أَوِ الرِّدْفِ يُجِيْبُ أَحَدُهَا عَلَى الْجِذْعِ"

"پہلے سوال یا ناقص جملے یا قابل حل مشکل کی صورت میں ایک سوال ہوتا ہے، پھر متعدد جملوں یا متعدد اختیاری جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔"[1]

اَلْجِذْعُ: رَأْسُ السُّؤَالِ، وَالرِّدْفُ: اَلاِخْتِيَارَاتُ مِنْ مُتَعَدِّدٍ

جذع سے مراد: اصل سوال ہے۔ اور ردف سے مراد: جو متعدد اختیاری جوابات دیے گئے ہوں۔

الف: اس کی اہمیت اور خوبیاں:

معروضی امتحان کی اقسام میں سے سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ رائج یہی قسم سمجھی جاتی ہے؛ کیونکہ اس میں اس کے مفردات کو مختلف پہلوؤں سے بڑی باریک بینی سے تیار کیا جاتا ہے اور یہ قسم صدق وثبات سے بھی متصف ہوتی ہے۔[2]

اس کے کئی فوائد ہیں، چند ایک یہ ہیں:

۱: اس میں اندازہ اور تخمینہ کم چلتا ہے۔
۲: اس میں سب نمبر معروضی کے ہی ہوتے ہیں۔

---

[1] التقويم التربوي أسسه وإجراءاته ، د. ماهر صبر ، محب الرفاعي (ص:254)۔

[2] صدق وثبات کی تفصیل سولویں فصل میں آ رہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳: اس میں طلبہ اصطلاحات و مفاہیم اور جوابات میں بڑی باریک بینی تک پہنچ جاتے ہیں۔

۴: ایسے سوالات طلبہ کو فہم میں کجی پیدا کرنے والی غلطیوں اور لغزشوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

۵: اس سے کئی چیزیں نکھر کر سامنے آتی ہیں، مثلاً: معنی و مفہوم، تحلیل، ترکیب، تطبیق، مزید کئی قسم کے عملی کام اور بسیط یا مرکب عقلی نشاطات۔

۶: اس میں طلبہ کے انفرادی فرق کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

۷: اس سے طلبہ میں کتاب کے تمام مضامین کو بار بار دہرانے کا ذوق پیدا ہوتا ہے۔

۸: متبادل الفاظ یا جملے کی سیٹنگ یا تبدیلی کے ذریعے امتحان کے مشکل ہونے کا فیصلہ کرنا ممکن ہوگا؛ کیونکہ متبادل الفاظ یا جملے جس قدر ایک دوسرے کے قریب اور ملتے جلتے ہوں گے اسی قدر وہ سوال مشکل ہوگا۔

۹: درست جواب کا انتخاب کرنا صحیح غلط کی نشاندہی سے آسان ہوتا ہے؛ کیونکہ اس میں ابہام کم ہوتا ہے۔

ب: اس کی خامیاں:

۱: کثیر الانتخابی سوالات میں طلبہ کی انوکھی صلاحیتوں کو پرکھنا ممکن نہیں ہوتا۔

۲: کثیر الانتخابی سوالات میں طلبہ کی تمام صلاحیتوں کو پرکھنا بھی ممکن نہیں ہوتا۔

۳: کثیر الانتخابی سوالات میں طلبہ کی لغوی اور تعبیری صلاحیتوں کو پرکھنا بھی ممکن نہیں ہوتا۔

۴: کثیر الانتخابی سوال بنانے والے کے لیے ضروری ہے کہ اسے اس اسلوب کی اچھی طرح مہارت ہو۔

۵: کثیر الانتخابی سوال بنانے کے لیے طویل وقت اور اعلی صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

۶: کثیر الانتخابی سوال بنانے کے لیے بڑی محنت اور بڑے تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔

۷: کثیر الانتخابی سوال کے جوابات کے مفردات اور بند بنانے کے لیے بھی طویل وقت لگ جاتا ہے۔

۸: کثیر الانتخابی سوال کے جواب دینے میں بھی وقت زیادہ لگتا ہے۔

۹: کثیر الانتخابی سوالات میں اوارق بھی زیادہ لگ جاتے ہیں۔

۱۰: کثیر الانتخابی سوالات میں طلبہ کا غور و فکر صرف جوابات میں آنے والے نکات میں ہی محدود ہو جاتا ہے۔

ج: اس کی خصوصیات:

کثیر الانتخابی سوالات کی چند ایسی اہم خصوصیات ہیں اگر وہ نہ ہوں تو یہ معیوب ہو جاتے ہیں۔

۱: اختیاری جوابات تین سے کم اور چھ سے زیادہ نہ ہوں۔

۲: سارے جوابات کی نمبرنگ عددی یا حرفی ہو۔ [1]

---

[1] عددی نمبرنگ: 1/6,5,4,3,2، ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶۔ حرفی نمبرنگ: ا، ب، ج، د، ھ، و)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳: سارے جوابات ملمع کیے ہوئے ہوں (یعنی: غلط جوابات بھی صحیح محسوس ہوں)، مثلاً:

سوال: "مَجْرَاهَا" میں امالہ کے باعث راء کا حکم ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوگا۔

الف: ترقیق

ب: چار الف کے برابر مد کرنا جائز

ج: تفخیم، ترقیق دونوں جائز

اب یہ سوال اس طرح درست نہیں ہے؛ کیونکہ جواب (ب) میں راء کا مد بیان کیا گیا ہے؛ جبکہ راء میں تو مد ہوتا ہی نہیں؛ لہٰذا یہ جوابات ملمع (درست یا غلط کے احتمال والے) نہیں ہیں، اب اسی سوال کو ہم درست کر کے ملمع جوابات کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

سوال: "مَجْرَاهَا" میں امالہ کے باعث راء کا حکم ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوگا۔

الف: تفخیم

ب: ترقیق

ج: تفخیم، ترقیق دونوں جائز

۴: جوابات کے شروع اور آخر والے الفاظ ایک جیسے نہ ہوں، مثلاً:

سوال: "إِخْرَاجًا" کی ادائیگی میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوگی۔

الف: خاء میں کم تفخیم

ب: خاء میں زیادہ تفخیم

ج: خاء میں درمیانی تفخیم

اب یہ سوال اس طرح درست نہیں ہے؛ کیونکہ اس کے جوابات کا شروع (خاء) اور آخر (تفخیم) ایک جیسا ہے، اب اسی سوال کو ہم درست کر کے ملمع جوابات کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

سوال: "إِخْرَاجًا" کی ادائیگی میں خاء میں تفخیم ۔۔۔۔۔۔ ہوگی۔

الف: کم ب: زیادہ ج: درمیانی

۵: جواب کو جب سوال کے ساتھ ملائیں تو نحوی، صرفی اور لغوی اعتبار سے مکمل جملہ بن جائے اور جواب سوال کے بالکل موافق ہو جائے۔[1]

---

[1] القیاس والتقویم۔ د. تاج السر عبداللہ الشیخ و آخرون (ص:189,188)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السؤال: "اَلْمِيْمُ فِيْ قَوْلِهِ "إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ)) حُكْمُهُمَا _____"

الف: إِدْغَامُ الْمِثْلَيْنِ

ب: اَلْإِظْهَارُالشَّفَوِيُّ

ج: اَلْإِخْفَاءُ الشَّفَوِيُّ

اس مثال میں سوال اور جواب کی عبارت لغوی اعتبار سے درست نہیں؛ کیونکہ (حُكْمُهُمَا) کے لفظ سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس میں دونوں میم کا حکم بتانا مقصود ہے، حالانکہ سوال تو صرف ایک میم (پہلی میم) کے حکم کے متعلق کیا جارہا ہے، لہٰذا درست عبارت (حُكْمُهَا) ہوگی۔

۶: سوال اور جواب دونوں غیر مقصود عبارت سے خالی ہو۔

سوال: نون تنوین اور نون ساکنہ کے چار احکام ہیں، (مِن الْجَنَّةِ) میں نون کو۔۔۔دیا جائے گا۔

الف: ضمہ ب: فتحہ ج: کسرہ

اس میں سوال ضرورت سے زائد غیر مقصود عبارت پر مشتمل ہے، وہ عبارت یہ ہے (نون تنوین اور نون ساکن کے چار احکام ہیں) یہ تو تحصیل حاصل ہے؛ کیونکہ یہ تو تمام طلبہ کو معلوم ہی ہوتا ہے کہ نون تنوین اور نون ساکن کے چار احکام ہوتے ہیں، درست سوال یوں ہونا چاہیے تھا:

سوال: (مِن الْجَنَّةِ) میں نون کو۔۔۔دیا جائے گا۔

الف: ضمہ ب: فتحہ ج: کسرہ

۷: تمام اختیاری جوابات ایک جیسے اور مقدار میں ترتیب وار ہونے چاہیے۔

پہلی مثال، سوال: (اَلسَّمَاءُ) میں وصل کی صورت میں مد کی مقدار۔۔۔۔حرکات کے برابر ہوگی۔

الف: چار یا ہمزہ کی پانچ ب: چار ج: چار یا پانچ یا چھ حرکات

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس سوال کے جوابات ایک جیسے نہیں ہیں؛ کیونکہ (الف) جواب میں ''ہمزہ'' کا ذکر زائد ہے، اس کا کوئی مقصد ہی نہیں۔ دوسری بات یہ کہ سوال میں ''حرکات'' کا لفظ موجود ہے اور جوابات میں کہیں موجود ہے اور کہیں نہیں، درست سوال یوں ہونا چاہیے تھا:

سوال: (اَلسَّمَاءُ) میں وصل کی صورت میں مد کی مقدار۔۔۔۔حرکات کے برابر ہوگی۔

الف: چار ب: چار یا پانچ ج: چار یا پانچ یا چھ

دوسری مثال، سوال: (اَلسَّمَاءُ) میں مد کی مقدار۔۔۔۔۔حرکات کے برابر ہوگی۔

الف: چار ب: چار یا پانچ ج: چار یا پانچ یا چھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب یہ سوال واضح ہی نہیں ہے کہ یہاں مد کی وصلا پوچھی جا رہی ہے یا وقفا؟! وصلا کا جواب (چار، پانچ) ہوگا، جبکہ وقفا کا جواب (چار، پانچ، چھ) ہوگا۔

۸: سوال منفی انداز میں نہیں ہونا چاہیے، مثلاً:

سوال: (الْقُرْآن) کی راء میں ترقیق نہیں ہوگی؛ کیونکہ یہ ساکن ہے اور اس سے پہلے ۔۔۔۔ ہے۔

الف: فتحہ ب: ضمہ ج: حرفِ استعلاء

اس مثال میں سوال کے ابتدائی حصے میں نفی پائی جا رہی ہے، وہ نفی یہ ہے (الْقُرْآن کی راء میں ترقیق نہیں ہوگی)، اس امتحانی قسم میں سوال میں نفی پسندیدہ نہیں، اب ہم اسی سوال کو درست کر کے پیش کرتے ہیں۔

سوال: (الْقُرْآن) کی راء میں تفخیم ہوگی؛ کیونکہ یہ ساکن ہے اور اس سے پہلے ۔۔۔۔ ہے۔

الف: فتحہ ب: ضمہ ج: حرفِ استعلاء

۹: اختیاری جوابات کے شروع میں یہ عبارتیں نہ ہی لکھی جائیں تو بہتر ہے:

- بعض مذکورہ جوابات میں سے ۔۔۔۔۔۔۔
- مندرجہ ذیل تمام جوابات میں سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔
- جو جوابات ذکر کیے گئے ان میں سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۱۰: جوابات میں ایسے لفظ سے اجتناب کیا جائے جس سے طلبہ جواب کے صحیح یا غلط ہونے کا اندازہ لگا سکیں۔

مثلاً:

" كُلّ ، دَائِمًا ،أَبَدًا ، غَالِبًا، فَقَطْ، لَا شَيْءَ"

''تمام، سارے، ہمیشہ، ہمیشہ، اکثر، صرف، کچھ بھی نہیں''

۱۱: جب پیپر میں کئی سوالات بنائیں تو جوابات میں صحیح جواب کی جگہ بدلتے جائیں تا کہ طلبہ کو صحیح جواب تلاش کرنے میں کچھ محنت کرنی پڑے، وگرنہ وہ بالترتیب نشان لگاتے جائیں گے۔

۱۲: ضروری ہے کہ ہم کسی سوال میں یا سوال کے فقروں میں پہلے یا بعد والے سوال کا جواب نہ ذکر کریں۔

مثلاً: اگر سوال نمبر 4 میں سوال نمبر 5 کا جواب لکھا ہوا ہو تو یہ جائز نہیں۔

۱۳: ایسے لغوی اشارے سے اجتناب کیا جائے جس سے طلبہ کو صحیح جواب پہچاننا بالکل آسان ہو جائے۔

جیسے: عددی، جنسی، صرفی یا ترکیبی مطابقت، مثلاً:

سوال: میم ساکنہ کے بنیادی تین احکام ہیں اور وہ ہیں: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الف: اظہار، ادغام ب: اظہار اور اخفاء شفوی ج: اظہار شفوی، اخفاء شفوی اور ادغامِ مثلین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں صحیح جواب بالکل آسانی سے معلوم رہا ہے جو کہ سوال میں عدد کے مطابق (ج) میں موجود ہے۔

۱۴: ممتحن کے لیے ضروری ہے کہ وہ پیپر کو پہلے خود حل کرے، اس کے مفردات کو دیکھے، سوالات کے مشکل ہونے کے لیول کو دیکھے؛ تاکہ تعلیمی معیار کو مزید بہتر اور مفید بنایا جاسکے۔

د: سوال میں مشکل کی پہچان کا طریقہ:

سوال میں مشکل کے لیول کی پہچان کا طریقہ:

''سوال کا صحیح جواب والے طلبہ کو سو سے ضرب دیں پھر جواب کو سو پر تقسیم کردیں۔''

نوٹ:.....جس سوال میں دشواری 30 سے 70 فیصد کے درمیان ہو وہ سوال بہترین معیاری ہوگا اور جس سوال میں دشواری جس قدر 0 فیصد کی طرف آتی جائے گی وہ اسی قدر مشکل ہوتا جائے گا اور جس سوال میں دشواری جس قدر 100 فیصد کی طرف بڑھتی جائے گی وہ اسی قدر آسان ہوتا جائے گا، یہ بات یاد رہے کہ سوال نہ تو انتہائی مشکل ہونا چاہیے اور نہ ہی انتہائی آسان، بلکہ درمیانے لیول کا ہونا چاہیے۔

تطبیقی مثال:

۱: ہمارے پاس 100 طلبہ ہیں، ان میں سے 15 طلبہ نے سوال کا جواب صحیح دیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ سوال کس قدر مشکل ہے؟

اس کی پہچان کا طریقہ: [15 × 100 ÷ 100 = 15%]

15% سے معلوم ہوا کہ سوال انتہائی مشکل ہے؛ کیونکہ یہ 30 سے کم ہے، اس کی مشکل کو کم کریں۔

.....

۲: اگر 100 طلبہ میں سے 55 طلبہ نے جواب صحیح دیا ہو تو اس کی پہچان کا طریقہ: [15 × 100 ÷ 100 = 55%]

55% سے معلوم ہوا کہ سوال متوسط ہے؛ کیونکہ یہ 30 اور 70 کے درمیان ہے؛ لہٰذا اسے قائم رکھیں۔

.....

۳: اگر 100 طلبہ میں سے 90 طلبہ نے جواب صحیح دیا ہو تو اس کی پہچان کا طریقہ: [90 × 100 ÷ 100 = 90%]

90٪ سے معلوم ہوا کہ سوال انتہائی آسان ہے؛ کیونکہ یہ 70 سے اوپر ہے، اس کی آسانی کو کم کریں۔

.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ھ: سوال کی عمدگی کی پہچان کا طریقہ:

سوال کی عمدگی کی پہچان سے نتائج کے بعد ذہین اور کمزور طلبہ نمایاں ہو جاتے ہیں۔

اس میں معیار یہ ہے کہ:

''سوال کا صحیح جواب دینے والے کمزور طلبہ کی بنسبت ذہین طلبہ زیادہ ہوں۔''

اس میں نتیجہ جس قدر 50% سے اوپر جاتا جائے گا اسی قدر بہتر ہوگا۔

50% میں طلبہ کا تناسب یوں ہوگا:

مثلاً: سوال حل کرنے والے ذہین طلبہ: 27 فیصد

سوال حل کرنے والے کمزور طلبہ: 27 فیصد

وہ طلبہ جنہوں نے سوال حل نہیں کیا: 46 فیصد۔

سوال کے ممتاز، نمایاں اور عمدہ ہونے کے لیول کی پہچان کا اصول:

''صحیح جواب والے ذہین طلبہ، تفریق صحیح جواب والے کمزور طلبہ، ضرب سو، تقسیم ایک گروپ کی مکمل تعداد۔''

تطبیقی مثال:

مکمل ذہین طلبہ: 50

مکمل کمزور طلبہ: 50

سوال کا صحیح جواب دینے والے ذہین طلبہ: 45

سوال کا صحیح جواب دینے والے کمزور طلبہ: 20

حل: 45 تفریق 20=25 ضرب 100 تقسیم 50=50 فیصد

50% تناسب (جید) ہے، مگر یہ تناسب جس قدر بڑھتا جائے گا اسی قدر ممتاز، نمایاں اور باذوق طلبہ کی کثرت پر دلالت کرے گا۔

دوسری قسم: صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں:

''هِيَ: عِبَارَةٌ عَنْ طَرْحِ عَدَدٍ مِّنَ الْعِبَارَاتِ ، وَيُطْلَبُ مِنَ الطَّالِبِ تَحْدِيْدُ مَا إِذَا كَانَتِ الْعِبَارَةُ صَحِيْحَةً أَوْ خَطَأً بِوَضْعِ عَلَامَةٍ مُّنَاسِبَةٍ أَمَامَ كُلِّ عِبَارَةٍ''

''اس میں کئی جملے پیش کر کے طلبہ سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ ہر جملے کے سامنے مناسب علامت لگا کر صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور غلط جملے کی نشاندہی کریں۔"[1]

اس کی شروط:

۱: ہر جملہ مکمل صحیح ہو یا مکمل غلط ہو۔

۲: جس قدر ہو سکے عبارت مختصر ہو؛ تاکہ سوال واضح ہو سکے۔

۳: عبارت سے جواب کا اندازہ نہ لگایا جا سکے۔

۴: مطلق نفی کے اسلوب سے اجتناب کیا جائے، مثلاً: سب، ہمیشہ، بالکل، کبھی بھی نہیں۔

۵: کمیت (مقدار) والے الفاظ سے اجتناب کیا جائے، مثلاً: اکثر، غالبا، زیادہ تر۔

۶: عبارت میں مطلوبہ جواب کی طرف اشارہ نہ ہو۔

۷: جس قدر ہو سکے ہر سوال کی عبارت کی لمبائی ایک جیسی ہو۔

۸: کوئی بات عقیدے کے خلاف نہ ہو؛ کہیں وہ طلبہ کے ذہن میں ہی نہ بیٹھ جائے۔

۹: ایسے اندازے سے خالی ہو جو سبب پر مشتمل عبارت کو بھی سموئے ہوئے ہو۔

نمونہ:

صحیح جملے کے سامنے (ٹک) اور غلط جملے کے سامنے (کٹ) کا نشان لگائیں، نیز غلط جملے کی تصحیح بھی کریں۔

۱: ابن جزری رحمہ اللہ کی رائے کے مطابق مخارج کی تعداد (16) ہے۔ (ٹک)

جواب: یہ غلط ہے، درست: 17۔

۲: ہر شدوالے حرف میں صفت "جہر" ہوتی ہے۔ (.....)

جواب: درست، سوائے، کاف اور تاء کے، ان دونوں میں صفت "ہمس" ہوتی ہے۔

تیسری قسم: خالی جگہ پُر کریں:

تعریف:

"تَكْمِيْلُ جُمْلَةٍ بِوَضْعِ كَلِمَةٍ مُحَدَّدَةٍ فِيْ بِدَايَةِ الْجُمْلَةِ أَوْ مُنْتَصَفِهَا أَوْ نِهَايَتِهَا"

"کسی جملے کے شروع، درمیان یا آخر میں کوئی مناسب لفظ لگا کر اس جملے کو مکمل کرنا۔"

---

[1] التقويم التربوي وإجراءاته (ص:257)، القياس والتقويم (ص:187)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا مقصد:

طلبہ کی بعض حقائق ومعلومات اور اصطلاحات سے واقفیت اور یادداشت کو چیک کرنا۔

اس کی شروط:

۱: جوبات طلبہ سے مطلوب ہے سوالات کے شروع میں ہی اس کی وضاحت کردیں۔

۲: تمام سوالات کی عبارت کے الفاظ اور لمبائی برابر ہو۔

۳: کوئی بھی خالی جگہ ایک سے زیادہ درست جوابات کی متحمل نہ ہو۔

۴: واضح سوال والے جملے بنائیں اور طلبہ کے جواب کے لیے خالی جگہ چھوڑ دیں۔

۵: جملے میں ایک سے زیادہ خالی جگہ نہ ہوں؛ وگرنہ عبارت میں الجھاؤ پیدا ہوجائے گا۔

۶: سوالات انتہائی باریک بینی سے بنائیں؛ تاکہ مترادف الفاظ یا مختلف جوابات کا احتمال ختم ہوجائے۔

نمونہ:

مندرجہ ذیل جملوں میں مناسب لفظ سے خالی جگہ پُر کریں۔

۱: .....: احکام تجوید کی رعایت رکھتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرنا۔

۲: حروف ادغام کی تعداد..... ہے۔

۳: "مَنْ رَاقَ" میں نون کا حکم ہے:.....

۴: ادغام کے موانع میں سے ---------- بھی ہے۔

۵: ض ---------- کی وجہ سے (ظ) سے ممتاز ہوجاتا ہے۔

چوتھی قسم: ایک کالم کو دوسرے کالم سے ملائیں:

اس کے مندرجہ ذیل کئی نام ہیں:

((اَلْمُقَابَلَةُ ، اَلرَّبْطُ ، اَلْمُزَاوَجَةُ ، اَلْمُطَابَقَةُ))

''دو چیزوں کو: آمنے سامنے کرنا، جوڑنا، ملانا، برابر کرنا۔''

تعریف:

"تَتَكَوَّنُ هَذَاالنَّوْعُ مِنْ عَمُوْدَيْنِ أَوْ قَائِمَتَيْنِ ، يَحْتَوِيَانِ عَلَى مَعْلُوْمَاتٍ ، يَرْتَبِطُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ ، وَيُمْكِنُ لِأَحَدِ الْعَمُوْدَيْنِ أَنْ يَّحْتَوِيَ عَلَى أَسْمَاءٍ أَوْ رُمُوْزٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْآخَرُ يَحْتَوِيْ عَلَى أَسْمَاءٍ وَّ مُصْطَلَحَاتٍ أَوْ حَقَائِقَ ، وَ دَوْرُ الطَّالِبِ هُوَ مُطَابَقَةُ مَا فِي الْعَمُوْدِ (أ) بِمَا يُنَاسِبُهُ فِي الْعَمُوْدِ (ب) أَوِ الْعَكْسُ"

''اس قسم میں باہم مربوط معلومات پر مشتمل دو کالم یا دو جدول ہوتے ہیں، مثلاً: ایک میں اسماء و رموز ہوں اور دوسرے میں اسماء، اصطلاحات اور معلومات ہوں۔ طلبہ کا کام کالم (الف) کو کالم (ب) کے ساتھ یا کالم (ب) کو کالم (الف) کے ساتھ ملانا ہوتا ہے۔''

اس کی شروط:

۱: اس میں دو ایسے کالم ہوں کہ ہر کالم اجزاء کے ایک گوشوارے پر مشتمل ہو۔[1]

۲: طلبہ سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ پہلے کالم کے اجزاء کو دوسرے کالم کے اجزاء کے ساتھ جوڑیں۔

۳: ایک کالم کے اجزاء دوسرے کالم سے کچھ زیادہ ہوں، خواہ پہلے کے ہوں یا دوسرے کے۔

۴: پہلے کالم کا ایک جزء دوسرے کالم کے صرف ایک جزء سے جڑ سکے، زیادہ سے نہیں۔

۵: الفاظ کی بناوٹ سے جواب کی نشاندہی نہ ہو۔

۶: جب ایک کالم میں اسماء ہوں تو بہتر یہی ہے کہ وہ حروف تہجی کی ترتیب سے لکھے جائیں۔

۷: جب ایک کالم میں تاریخیں یا اعداد ہوں تو بہتر یہی ہے کہ انہیں تسلسل سے لکھا جائے؛ تاکہ طلبہ کو صحیح جواب تلاش کرنے میں آسانی ہو۔[2]

نمونہ 1:

کالم (الف) کے الفاظ کو کالم (ب) کی مناسب عبارت کے ساتھ ملائیں۔

	(الف)	(ب)
۱:	جوف دہن	کا ایک مخرج ہے
۲:	حلق	کے دو مخارج ہیں
۳:	زبان	کے تین مخارج ہیں
۴:	دونوں ہونٹوں	کے دس مخارج ہیں
۵:	ناک	.....

[1] التقويم التربوي أسسه وإجراءته (ص:264)۔

[2] القياس والتقويم ، د. تاج السر عبد الله الشيخ و آخرون (ص:194)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمونہ 2:

کالم (الف) کو کالم (ب) کے مناسب لفظ سے ملائیں۔

	(الف)	(ب)
۱:	اخفاء	ادخال
۲:	ادغام	بیان
۳:	اظہار	تحویل
۴:	اقلاب	تحقیق
۵:	.....	ستر
۶:	.....	سکتہ

پانچویں قسم: ترتیب درست کریں:

"هِيَ : عِبَارَةٌ عَنْ مَجْمُوْعَةٍ مِّنَ الْكَلِمَاتِ أَوِ الْعِبَارَاتِ أَوِ الْمُصْطَلَحَاتِ ، وَيَطْلُبُ الْمُعَلِّمُ مِنَ الطُّلَّابِ تَرْتِيْبَهَا وَفْقَ نِظَامٍ مُعَيَّنٍ"

''اس میں چند کلمات، عبارات یا اصطلاحات ذکر کر کے طلبہ سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس کی مخصوص انداز سے ترتیب لگائیں۔''

اس کا فائدہ:

اس سے معلومات کو باہم جوڑنے کی صلاحیت اور طلبہ کی یادداشت کا پتا چلتا ہے۔

اس کی شروط:

۱: طلبہ کے سامنے غیر مرتب کلمات یا غیر مرتب تاریخوں کا ایک مجموعہ پیش کیا جائے۔

۲: پھر طلبہ سے کہا جائے کہ تقدیم تاخیر، صحت وضعف یا کسی اور اعتبار سے ان کی نئی ترتیب لگاؤ۔

۳: وہ کلمات وتواریخ بالکل واضح ہوں، ان میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہ ہو۔

۴: ان کے درمیان برابری کا کوئی احتمال نہ ہو۔

۵: ان کی آپس میں کوئی برتری نہ ہو، مثلاً: ایک کو مقدم کریں عبارت تو ٹھیک ہو جائے مگر وہ مفضول ہو۔

۶: ان کی نئی ترتیب سے ایسی عبارت بن سکے جو طلبہ کی سمجھ میں بھی آسکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمونہ 1:

مندرجہ ذیل کلمات کی یوں ترتیب لگائیں کہ مطلوبہ تعریف صحیح بن جائے۔

١۔الإشمام، هو:

((بعيد ۔ ضم الشفتين ۔ تراخ ۔ آخذ النفس ۔ إسكان الحرف ۔مع ۔ بدون)).

٢۔ الإخفاء الحقيقي، هو:

((بالنون الساكنة۔صفة۔والإدغام۔غنة۔ النطق ۔على ۔ بدون۔ بين ۔ الإظهار)).

جوابات:

ج١:((ضَمُّ الشَّفَتَيْنِ بُعَيْدَ إِسْكَانِ الْحَرْفِ بِدُوْنِ تَرَاخٍ مَّعَ آخِذِ النَّفَسِ)).

ج٢:((اَلنُّطْقُ بِالنُّوْنِ السَاكِنَةِ عَلَى صِفَةٍ بَيْنَ الْإِظْهَارِ وَالْإِدْغَامِ بِدُوْنِ غُنَّةٍ)).

نمونہ 2:

سوال: مندرجہ ذیل کلمات میں (ص) میں تفخیم کی قوت کی ترتیب کے اعتبار سے مرتب کریں۔

((اَلْمَصِيْرُ ، صَبَرَ ، وَالصَّادِقِيْنَ))

جواب: ((وَالصَّادِقِيْنَ ، صَبَرَ ، اَلْمَصِيْرُ))

اور یہ بھی ممکن ہے کہ جواب کے ساتھ ساتھ علت بھی بیان کر دیں، مثلاً: یوں کہیں:

پہلے درجے میں ((وَالصَّادِقِيْنَ)) ہے؛ کیونکہ اس میں (ص) مفتوح ہے اور اس سے پہلے الف ہے۔

ایسے ہی باقی بتاتے جائیں۔

نمونہ 3:

سوال: نیچے وضو کے صحیح اعمال لکھے گئے ہیں، آپ سے مطلوب یہ ہے کہ آپ ان کی ایسی ترتیب لگائیں جو وضو کے طریقے کے مطابق ہو، نیز ساتھ ساتھ نمبر بھی لگائیں:

''کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، چہرہ دھونا، دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا، کلائیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، کلی کے ساتھ ہی استنشاق بھی کرنا، سر کے ساتھ ساتھ کانوں کا بھی مسح کرنا، بسم اللہ پڑھنا''

مذکورہ سوال کا درست ترتیب اور نمبرنگ کے ساتھ جواب:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضو کا طریقہ:

۱: بسم اللہ پڑھنا۔

۲: کلائیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔

۳: کلی کے ساتھ ہی استنشاق بھی کرنا۔

۴: چہرہ دھونا۔

۵: کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔

۶: سر کے ساتھ ساتھ کانوں کا مسح بھی کرنا۔

۷: دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

نمونہ 4:

جب آیات کا تعلق غزوات سے ہو، مثلاً: غزوہ بدر، احد وغیرہ اور استاد تمہید یا ترغیب کے لیے سوال کرنا چاہے تو یوں سوال کرے کہ ((غزوہ خندق، غزوہ بدر اور غزوہ احد)) کو تقدیم و تاخیر کی ترتیب کے ساتھ ذکر کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل السادس عشر:

پیپر بنانے کا طریقہ

اولا:.....عمدہ پیپر کے اوصاف

ثانیا:.....پیپر بنانے کے مراحل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: عمدہ پیپر کے اوصاف

عمدہ پیپر کے سات اوصاف ہیں:

موضوعیت، صدق، ثبات، شمول، تمیز، دافعیت، واقعیت۔

1: موضوعیت (اس میں معروضیت، مضبوطی ہو):

تعریف:

"هِيَ: عَدَمُ تَأَثُّرِ تَصْمِيْمِهَا وَ تَصْحِيْحِهَا بِذَاتِيَّةِ الْمُصَحِّحِ وَعَدَمُ تَأَثُّرِهَا بِعَوَامِلَ خَارِجِيَّةٍ، كَخَطِّ الدَّارِسِ وَ أُسْلُوْبِهِ وَ تَرْتِيْبِهِ"

معروضیت سے مراد یہ ہے کہ:

''پیپر کی مضبوطی اور درستگی، چیک کرنے والے کے ذاتی رجحان اور دیگر خارجی عوامل سے متاثر نہ ہو، مثلاً: طلبہ کا خط، اسلوب تحریر اور ترتیب وغیرہ۔''

2: صدق (وہ حقیقت پر مبنی ہو):

تعریف:

"هُوَ: الَّذِيْ يَقِيْسُ الْوَظِيْفَةَ الَّتِيْ أُعِدَّ لِقِيَاسِهَا فِعْلًا"

''وہ چیز جو اس مطلوبہ چیز کا اندازہ لگائے جسے عملا پرکھنے کے لیے یہ پیپر تیار کیا گیا ہے۔''

۲۔صدق دو چیزوں پر موقوف ہے:

۱: وہ افراد جن کا امتحان ہونا ہے۔[1]

۲: وہ مقصد جس کی وجہ سے امتحان ہونا ہے۔

۳: صدق ایک نسبی چیز ہے؛ کوئی امتحان ایسا نہیں ہوگا جس میں یہ کلی پائی جائے یا کلی نہ پائی جائے۔

۴: امتحان کا تجربہ بعض دفعہ امتحان کی تیاری اور تطبیق مراحل میں ہی اپنے صدق کو کھو بیٹھتا ہے۔

---

[1] اسی لیے بہتر یہی ہے کہ ہر مدرس اپنا پیپر خود بنائے؛ کیونکہ طلبہ کی علمی استعداد کو سب سے بہتر وہی جانتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵: صدق دوران امتحان مندرجہ ذیل چیزوں سے متاثر ہوتی ہے:

(۱) طلبہ کی بے چینی۔

(۲) سوالات میں ابہام۔

(۳) سوالات کا زیادہ آسان یا زیادہ مشکل ہونا۔

(۴) سوالات کی بناوٹ۔

(۴) طبعی عوامل، (مثلاً: بیماری، غمی)

(۶) ماحولیاتی عوامل، مثلاً: سردی، گرمی، نمی، شور وغل۔

3: الثبات (اس میں پائیداری ہو):

۱۔تعریف:

"يُقْصَدُ بِثَبَاتِ الِاخْتِبَارِ: إِعْطَاءُ نَفْسِ النَّتَائِجِ تَقْرِيبًا إِذَامَا أُعِيْدَ عَلَى نَفْسِ الْأَفْرَادِ فِيْ نَفْسِ الظُّرُوْفِ"

امتحان میں ثبات (پائیداری) سے مراد یہ ہے کہ: ''انہی وسائل میں، انہیں افراد کا، جب بھی دوبارہ امتحان لیا جائے تو تقریباً یہی نتیجہ سامنے آئے۔''

۲۔ثبات کو چیک کرنے کا طریقہ:

''طلبہ نے جو پہلے امتحان میں نمبر حاصل کیے وہ اور جو دوسرے امتحان میں نمبر حاصل کیے وہ، ان دونوں نمبروں کا باہمی تناسب دیکھیں، یہ تناسب جس قدر قریب ہوتا جائے گا اسی قدر ثبات (پائیداری) میں اضافہ ہوتا جائے گا۔''

۳۔امتحان میں ثبات کا انحصار مندرجہ ذیل امور پر ہے:

۱: تعلیمات کو سمجھنا۔ ۲: امتحان کا درست ہونا۔

۳: امتحان میں کشش ہونا۔ ۴: امتحان میں ہم آہنگی ہونا۔

۵: مزید کئی خارجی عوامل کا ہونا۔

4: شمول (وہ مضمون کی تمام جہات کو گھیر لے):

تعریف:

"هِيَ: تَغْطِيْ أَسْئِلَةِ الِاخْتِبَارِ جَمِيْعَ الْجَوَانِبِ وَالْمَهَارَاتِ الَّتِيْ يُرَادُ تَقْوِيْمُهَا فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الطَّالِبِ"

شمول: ''طلبہ سے جس چیز کا امتحان لینا ہو، امتحانی سوالات اس کی تمام جہات ومہارات کو گھیر لیں۔''

نوٹ:..... یہ ضروری ہے کہ: پیپر ایک موضوع کے لیے خاص تمام حصص کے حساب سے تعلیمی منہج کے تمام مفردات کو گھیرنے والا ہو۔

5: تمیز (وہ ذہین اور کمزور طلبہ میں فرق کردے):

۱: تعریف:

"هُوَ: أَنْ يَّكُوْنَ الِاخْتِبَارُ قَادِرًا عَلَى التَّمْيِيْزِ بَيْنَ الطُّلَّابِ الضِّعَافِ وَالْمُتَفَوِّقِيْنَ مِنْ حَيْثُ التَّحْصِيْلِ"

تمیز سے مراد یہ کہ: پیپر علم حاصل کرنے میں لائق وفائق اور کمزور طلبہ میں فرق کرنے کے قابل ہو۔

۲: یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہر لیول کے سوالات بنائے جائیں؛ تاکہ طلبہ مختلف نمبر حاصل کریں۔

۳: امتحانی سوالات میں تمیز کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ:

الف: ہر سوال کا نتیجہ نکال کر دیکھا جائے۔

ب: ہر سوال میں آسانی اور مشکل کو دیکھیں۔

ج: ہر سوال میں طلبہ میں فرق کرنے والی استعداد کو دیکھیں۔

6: دافعیت (وہ ذوق وشوق پیدا کرنے والا ہو):

تعریف:

"هُوَ: أَنْ يَّشْعُرَ الطُّلَّابُ مِنْ خِلَالِ أَسْئِلَةِ الِاخْتِبَارِ أَنَّهُ لَابُدَّ مِنْ بَذْلِ الْجُهْدِ لِلْإِجَابَةِ عَنْهَا ، وَ أَنَّهُ لَمْ يُوْضَعِ الِاخْتِبَارُ تَعْجِيْزًا لَهُمْ أَوِ انْتِقَامًا مِّنْهُمْ،كَوَسِيْلَةِ عِقَابٍ أَوْ أَنَّهُ سَهْلٌ لَايَحْتَاجُ مَعَهُ الطَّالِبُ إِلَى الِاسْتِعْدَادِ الْمُسْبَقِ لَهُ بَلْ لَا بُدَّ، وَأَنْ تُّثِيْرَ الِاخْتِبَارُ مَا يَدْفَعُهُمْ وَ يُحَمِّسُهُمْ لِلْإِجَابَةِ عَنْهُ"

''دافعیت یہ ہے کہ: امتحانی سوالات سے طلبہ محسوس کریں کہ جواب کے لیے اب کچھ محنت کرنی پڑے گی، اور طلبہ کو یقین ہو کہ یہ سوالات انہیں عاجز کرنے یا ان سے انتقام کے لیے (بطور سزا) نہیں ہیں، اور سوالات اتنے آسان بھی نہ ہوں کہ طلبہ کو اس کی تیاری کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو، نیز سوالات دیکھتے ہی طلبہ میں جواب دینے کا ذوق وشوق بڑھ جائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

7: واقعیت (وہ انصاف پسندی پر مبنی ہو):

تعریف:

"هُوَ: أَنْ تَكُوْنَ أَسْئِلَةُ الِاخْتِبَارِ وَاقِعِيَّةً مِنْ حَيْثُ الْجُهْدِ الْمَبْذُوْلِ فِيْهَا مِنْ قِبَلِ الطَّالِبِ وَالْمُعَلِّمِ"

واقعیت یہ ہے کہ:

''امتحانی سوالات استاد اور طلبہ کی طرف سے صرف ہونے والی محنت کے سلسلے میں دیانتداری پر مبنی ہوں۔''

یعنی:

۱: نہ تو سوالات حل کرنے میں طلبہ کا زیادہ وقت لگے۔

۲: اور نہ ہی چیکنگ اور نتائج مرتب کرتے وقت استاد کا زیادہ وقت لگے۔

۳: امتحان میں استاد، طلبہ اور ادارے کے اوقات و لوازمات یکساں صرف ہوں۔[1]

[1] القياس والتقويم، د. تاج السر الشيخ و آخرون (ص:199,198)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: پیپر بنانے کے مراحل

پیپر کی تیاری کے آٹھ مراحل ہیں:

۱۔اہداف کا تعین ۲۔ہر موضوع کا الگ خطہ ۳۔امتحانی سوالات ۴۔سوالات کی ترتیب
۵۔طلبہ کے لیے ہدایات ۶۔امتحان کا انعقاد ۷۔پیپر کی چیکنگ ۸۔نمبروں کی وضاحت

1۔اہداف کا تعین:

پیپر کے اہداف متعین کرنے کا فائدہ:

''استاد کی توجہ ان اہداف کی طرف ہوجاتی ہے جنہیں امتحان کے ذریعے چیک کرنا مقصود ہو۔''

استاد پر لازم ہے کہ وہ پیپر بنانے سے پہلے اپنے آپ سے یہ تین سوال کرے:

۱: کیا امتحان کا مقصد طلبہ کی معلومات سے آگاہی کو چیک کرنا ہے؟

۲: یا امتحان کا مقصد طلبہ کی قواعد اخذ کرنے کی صلاحیت کو چیک کرنا ہے؟

۳: یا امتحان کا مقصد طلبہ کا متشابہات میں فرق کرنے کی صلاحیت کو چیک کرنا ہے؟

2۔ہر مضمون کا الگ خطہ:

اہداف کے تعین کے بعد استاد گرامی امتحانی مضامین کا خطہ بنائیں گے۔

خطہ بنانے کا طریقہ کار یہ ہوگا:

۱: ہر کلاس کے تمام مضامین کا الگ الگ جدول بنالیں، پھر ہر مضمون کے نمبروں کا تناسب نکال لیں۔

۲: نمبروں کے تناسب کی تعیین ہر مضمون کے تدریسی وقت کے حساب سے ہوگی۔

۳: یوں ہر موضوع میں مطلوبہ اہداف کے حساب سے سوالات کی تعداد بھی معلوم ہوجائے گی۔

یہ ساری چیزیں ایک ٹیبل میں مرتب کی جائیں، جسے: جدول المواصفات (نمبروں کا ٹیبل) کہتے ہیں۔[1]

3۔امتحانی سوالات:

یہ ضروری ہے کہ امتحانی عناصر مختلف اور متعدد ہوں، تمام جہات کو گھیرنے والے ہوں، درسی مضامین کی حقیقی ترجمانی کرنے والے ہوں اس کے ساتھ ساتھ متعینہ حدود سے نکلنے والے نہ ہوں۔

---

[1] التقويم التربوي أسسه وإجراءاته، د. ماهر إسماعيل وآخرون (ص:275)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتحانی سوالات بناتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱: ایسے جملے استعمال کریں جو واضح ہوں، جدا جدا ہوں اور طلبہ کی سمجھ میں آنے والے ہوں۔

۲: پہلے ایک رف پیپر پر مطلوبہ سوالات سے زیادہ سوالات بنالیں، پھر اصل پیپر بنائیں۔

۳: خصوصی اہداف معلوم کرنے کے لیے زیادہ تر ذوق وشوق والا اسلوب اختیار کریں۔

۴: سوالات وائٹ بورڈ کے اوپر لکھنے کی بجائے تمام طلبہ کو الگ الگ سوالیہ پیپر دیں۔

۵: کسی سوال کا جزو صفحے کے آخر میں نہ لکھیں۔

۶: طلبہ کے لیے کچھ ہدایات لکھ دیں جس میں جوابات دینے کا طریقہ کار واضح ہو جائے۔

۷: صحیح جوابات اس انداز سے مرتب نہ کریں جس سے درست جواب کے طرف اشارہ مل رہا ہو۔

4۔سوالات کی ترتیب:

سوالات کی ترتیب کا کوئی خاص نظام نہیں ہے، اس کا تعلق استاد کے تجربہ سے ہے، استاد خود ہی سوالات لکھنے کے بعد ان کو کوئی مناسب ترتیب لگالے، مندرجہ ذیل ترتیب بھی لگائی جاسکتی ہے:

۱: پہلے آسان پھر مشکل۔

۲: درسی کتاب کے موضوعات کے حساب سے۔

5۔طلبہ کے لیے ہدایات:

استاد پیپر کے متعلقہ چند ضروری ہدایات ضرور لکھے، مثلاً:

۱: پیپر کا دورانیہ (وقت)۔

۲: ہر سوال کے جواب کے لیے مناسب لائنیں۔

۳: ہر سوال کے جواب کا طریقہ کار۔

۴: سوال کی اہمیت کے پیش نظر ضروری سوالات کی نشاندہی۔

6۔امتحان کا انعقاد:

امتحان کا انعقاد کرتے ہوئے مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال رکھیں:

۱: امتحان کے لیے پرسکون، ہوادار اور روشن کمرے ہوں۔

۲: ان کمروں میں طلبہ کو تقسیم کر کے یوں بٹھائیں کہ نقل کا موقع نہ ملے۔

۳: پیپر میں غلطی پر طلبہ کو دوران امتحان ہی نہ ڈانٹیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴: طلبہ کو ترغیب دیں کہ وہ سکون سے لکھیں، جلدی جلدی نہ لکھیں۔

۵: استاد کسی طالب علم کو جواب کے درمیان نہ روکے، وگرنہ اس کی توجہ ہٹ جائے گی۔

۶: استاد ایسی جگہ کھڑا ہو جہاں سے تمام طلبہ نظر آئیں۔

۷: استاد طلبہ کو صحیح جواب کے لیے کوئی اشارہ کنایہ نہ کرے۔

7۔ پیپر کی چیکنگ:

پیپر کی چیکنگ کے وقت استاد مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنے کی ضرور کوشش کرے:

۱: چیکنگ کے لیے جوابات کے علاوہ کلر (پینسل) استعمال کریں۔

۲: پہلے تمام طلبہ کا پہلا سوال چیک کریں، پھر دوسرا، پھر تیسرا، ایسے ہی سبھی۔

۳: چیکنگ کے ساتھ ساتھ نمبر بھی لگاتے جائیں۔

8۔ نمبروں کی وضاحت:

ہر طالب علم کے نمبروں کی فیصد کے دو اعتبار ہیں۔

۱۔ **تَفْسِيْرُ دَرَجَةِ الطَّالِبِ بِمُقَارَنَتِهَا بِبَقِيَّةِ دَرَجَاتِ الْفَصْلِ.**

ایک طالب علم کے نمبروں کا کلاس کے بقیہ طلبہ کے نمبروں سے تناسب کو دیکھنا۔

اسے: مرجع معیاری (۔۔۔۔) کہتے ہیں۔

۲۔ **تَفْسِيْرُ دَرَجَةِ الطَّالِبِ بِمُقَارَنَتِهَا بِمُسْتَوَى مُحَدَّدٍ لِلْأَدَاءِ.**

ایک طالب علم کے نمبروں کا اداء (مضمون) میں مطلوبہ نمبروں سے تناسب کو دیکھنا۔

اسے: مرجع محکی (۔۔۔۔) کہتے ہیں۔

ان اعتبارات کے پیش نظر طلبہ کے نمبروں کی نسبت میں فرق آجائے گا۔

مثلاً: ایک طالب علم نے **60%** نمبر حاصل کیے، جبکہ اس نے اس سے پہلے **40%** نمبر حاصل کیے تھے۔

اس کے نمبروں کے تناسب کی مختلف صورتیں:

۱: اگر موجودہ اور سابقہ نمبر دیکھیں تو اب علمی کیفیت پہلے سے بہتر ہے، (اسے مرجع ''ذاتی'' کہتے ہیں)۔

۲: اگر اس کے نمبروں کو کلاس کے بقیہ طلبہ کے نمبروں سے ملائیں تو نتیجہ ''جید'' نکلے گا، (مرجع معیاری)۔

۳: اگر اس کے نمبروں کو اس امتحان سے مطلوبہ نمبروں سے ملائیں تو نتیجہ ''مقبول'' نکلے گا، (مرجع محکی)۔[1]

---

[1] التقويم التربوي أسسه وإجراءاته، د. ماهر إسماعيل وآخرون (ص:287,197)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل السابع عشر:

قرآن کریم کا تشخیصی جائزہ

اولا:.....تجویدی مہارت کے جائزے کے مختلف طریقے۔

ثانیا:.....قرآن کریم میں کمی وکوتاہی کو دور کرنے کی مہارات

ثالثا:.....قرآن کریم میں مزید بہتری پیدا کرنے کی مہارات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: تجویدی مہارت کے جائزے کے مختلف طریقے

مہارات کے جائزے کے نمایاں ترین طریقے:

(۱) ملاحظہ (۲) مقابلہ شخصیہ (۳) اختبارات (۴) استبانات۔

(۱) ملاحظہ:

"هِيَ: مُلَاحَظَةُ الْمُعَلِّمِ لِلطَّالِبِ وَ مَعْرِفَةُ مَدَى إِتْقَانِهِ لِلْمَهَارَاتِ)).

''استاد کا طالب علم کو دیکھنا اور اس کی مہارات میں پختگی سے واقفیت حاصل کرنا۔''

۲۔ مقابلہ شخصیہ:

"هِيَ: تَحْدِيْدُ النِّقَاطِ وَالْمَعَايِرِ الْمَطْلُوْبِ تَقْوِيْمُهَا"

''ایسے نکات اور معیارات کی تعیین کرنا جن کا جائزہ لینا مطلوب ہے۔''

نوٹ:

۱: مقابلہ کے نتائج انتہائی باریک بینی سے لکھنا تاکہ بوقت تجزیہ ان کی طرف لوٹنا ممکن ہو۔

۲: نتائج کا دراسہ اور تجزیہ کرنا۔

۳۔ اختبارات:

اس میں امتحان کی تینوں اقسام شامل ہیں۔

تحصيلية ، نفسية ، مواقف

۴۔ استبانات:

"هِيَ :إِحْدَى طُرُقِ جَمْعِ الْمَعْلُوْمَاتِ وَتُسْتَخْدَمُ فِي الْكَشْفِ عَنِ الْعَلَاقَاتِ وَالْمُيُوْلِ وَ الِاتِّجَاهَاتِ ، كَرَأْيِ أَوْلِيَاءِ الْأُمُوْرِ وَ الطُّلَّابِ"

''یہ معلومات جمع کرنے کا ایک طریقہ ہے اور یہ طریقہ تعلقات، میلانات اور رجحانات ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً: طلبہ یا مختلف امور کے نگرانوں کی رائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہارت کی مثال: نون ساکنہ اور نون تنوین کی مہارت۔

مہارت میں ہدف: طلبہ ہوتے ہیں۔

مہارت کے جائزے کے مراحل:

مہارت کے جائزے کے چار مراحل ہیں:

المرحلة الأولى: اِسْتِخْرَاجُ الْمَهَارَاتِ مِنَ الْآيَاتِ.

''آیات سے مہارات اخذ کرنا۔''

المرحلة الثانية: تَدْوِيْنُ عَدَدِ الْمَهَارَاتِ فِيْ جَدْوَلِ التَّقْوِيْمِ.

''جائزہ ٹیبل میں مہارات کی تعداد لکھنا۔''

المرحلة الثالثة:

قِيَاسُ الْمَهَارَةِ وَ تَدْوِيْنُ الْأَخْطَاءِ عِنْدَ تِلَاوَةِ الطَّالِبِ وَ إِخْرَاجُ نِسْبَةِ الْأَخْطَاءِ.

''طالب علم کی تلاوت سے مہارت کا اندازہ لگانا، غلطیاں نوٹ کرنا اور غلطیوں کا تناسب نکالنا۔''

المرحلة الرابعة:

تَقْوِيْمُ الْمَهَارَةِ مِنْ خِلَالِ وَضْعِ خُطَّةِ عِلَاجٍ لِلْمَهَارَةِ الَّتِيْ يُخْفِقُ فِيْهَا غَالِبُ الطُّلَّابِ ، فَتَكُوْنُ بِنَاءً عَلَى الْأَرْقَامِ وَالنِّسَبِ.

''جس میں اکثر طلبہ کمزور ہوں اس کے حل کا خطہ بنا کر مشق کرنا، یہ کام نمبروں اور فیصد کی بنا پر ہوگا۔''

نوٹ: سبھی کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نون ساکنہ اور نون تنوین کی مہارت کے جائزے کا عملی نمونہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

﴿ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ ﴾

''یقیناً پرہیزگاروں کے لیے ایک بڑی کامیابی ہے۔باغات اور انگور۔اور ابھری چھاتیوں والی ہم عمر لڑکیاں۔اور چھلکتے ہوئے پیالے۔وہ اس میں نہ کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ (ایک دوسرے کو) جھٹلانا۔تیرے رب کی طرف سے بدلے میں ایسا عطیہ ہے جو کافی ہوگا۔(اس رب کی طرف سے) جو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا رب ہے، بے حد رحم والا، وہ اس سے کوئی بات کرنے کی قدرت نہیں رکھیں گے۔جس دن روح اور فرشتے صف بنا کر کھڑے ہوں گے، وہ کلام نہیں کریں گے، مگر وہی جسے رحمان اجازت دے گا اور وہ درست بات کہے گا۔یہی دن ہے جو حق ہے، پس جو چاہے اپنے رب کی طرف لوٹنے کی جگہ بنا لے۔''[1]

المرحلة الأولى:

اِسْتِخْرَاجُ الْمَهَارَاتِ مِنْهَا بِحَسَبِ الْقِرَاءَةِ فِي الْوَقْفِ عَلَى رُؤُوْسِ الْآيَاتِ.

''مندرجہ بالا آیات سے آیات کے اختتام پر وقف کی صورت میں مہارات اخذ کریں۔''

۱۔اظہار حلقی تین جگہ ہے۔ ۱۔عَطَآءً حِسَابًا، ۲۔مِنْهُ خِطَابًا، ۳۔مَنْ اَذِنَ لَهُ

۲۔ادغام بالغنہ دو جگہ ہے۔ ۱۔لَغْوًا وَّ لَا ۲۔جَزَآءً مِّنْ

۳۔ادغام بغیر غنہ دو جگہ ہے۔ ۱۔مِّنْ رَّبِّكَ ۲۔صَفًّا لَّا

۴۔ان میں اقلاب نہیں ہے۔

۵۔اخفاءِ حقیقی دو جگہ ہے۔ ۱۔وَ كَاْسًا دِهَاقًا ۲۔فَمَنْ شَآءَ

---

[1] سورۃ النبأ (31-39)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المرحلة الثانية:

((تَدْوِيْنُ عَدَدِ الْمَهَارَاتِ فِيْ جَدْوَلِ التَّقْوِيْمِ)).

''جائزہ ٹیبل میں مہارات کی تعداد لکھنا۔''[1]

نمبر شمار	طلبہ کے نام	اظہار حلقی	اقلاب	ادغام بالغنہ	ادغام بغیر غنہ	اخفاء حقیقی
.....	.....	۳	نہیں ہے	۲	۲	۲
:۱	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۲	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۳	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۴	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۵	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۶	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۷	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۸	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۹	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۱۰	.....	.....	.....	.....	.....	.....
طلبہ کی غلطیوں کی تعداد		.....	.....	.....	.....	.....
ٹوٹل نمبر = ٹوٹل طلبہ میں ٹوٹل مہارات				.....	.....	.....
فیصد = ٹوٹل طلبہ میں ٹوٹل غلطیاں				.....	.....	.....

[1] المهارات الفنية لمعلم القرآن ، لمعد الكتاب[لم يطبع]۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المرحلة الثالثة:

"قِيَاسُ الْمَهَارَةِ وَ تَدْوِيْنُ الْأَخْطَاءِ عِنْدَ تِلَاوَةِ الطَّالِبِ وَ إِخْرَاجُ نِسْبَةِ الْأَخْطَاءِ"

''طالب علم کی تلاوت سے مہارت کا اندازہ لگائیں، غلطیاں نوٹ کریں اور غلطیوں کا تناسب نکالیں۔''

نون ساکنہ کی مہارت کے اندازے کا عملی نمونہ:

نمبر شمار	طلبہ کے نام	اقلاب	اظہار حلقی	ادغام بالغنہ	ادغام بغیر غنہ	اخفاء حقیقی
.....	.....	نہیں	۳	۲	۲	۲
:۱	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۲	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۳	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۴	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۵	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۶	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۷	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۸	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۹	.....	.....	.....	.....	.....	.....
:۱۰	.....	.....	.....	.....	.....	.....
طلبہ کی غلطیوں کی تعداد			8	6	3	10
ٹوٹل نمبر = تمام طلبہ میں ٹوٹل مہارات			15	10	10	10
فیصد = تمام طلبہ میں ٹوٹل غلطیاں			53%	60%	30%	80%

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المرحلة الرابعة:

"تَقْوِيْمُ الْمَهَارَةِ مِنْ خِلَالِ وَضْعِ خُطَّةِ عِلَاجٍ لِلْمَهَارَةِ الَّتِيْ يُخْفِقُ فِيْهَا غَالِبُ الطُّلَّابِ ، فَتَكُوْنُ بِنَاءً عَلَى الْأَرْقَامِ وَالنِّسَبِ"

''جس میں اکثر طلبہ کمزور ہوں اس کے حل کا خطہ بنا کر مشق کرنا، یہ کام نمبروں اور فیصد کی بنا پر ہوگا۔''

الف۔ سابقہ رپورٹ پہ غور وفکر کرنے سے ہمارے سامنے یہ بات آئے گی کہ:

''وہ مہارت جس میں اکثر طلبہ ناکام رہے وہ ''اخفاء حقیقی'' ہے؛ کیونکہ اس میں غلطیاں 80% آئی ہیں، یعنی: طلبہ کی یہ مہارت صرف 20% درست ہے!

اس سے معلوم ہوا کہ ''اخفاء حقیقی'' کی علاجی مشق (کمزوری دور کرنے) کا کوئی پلان بنانا چاہیے۔

سابقہ کمزوری دور کرنے کے لیے تجاویز:

۱: ہر سبق میں اس مہارت پر خصوصی توجہ دی جائے۔

۲: اس کی عملی مشق کے لیے معاون وسائل استعمال کیے جائیں، مثلاً: تختی، کارڈ وغیرہ۔

۳: اس مہارت کے متعلقہ خاص نوٹس تیار کیے جائیں۔

ب۔ رپورٹ دوبارہ دیکھیے:

وہ مہارت جس میں طلبہ کی کارکردگی بہت عمدہ رہی وہ ''ادغام بغیر غنہ'' ہے؛ کیونکہ اس میں غلطیاں صرف 30٪ آئی ہیں، یعنی: طلبہ کی یہ مہارت 70٪ درست ہے، لہٰذا اس مہارت کو علاجی مشق کی ضرورت نہیں، ہاں اس میں مزید بہتری کی کوشش کی جاسکتی ہے؛ تاکہ یہ مزید بہتر ہو جائے۔

مزید بہتری کے لیے تجاویز:

۱: غلطی کے بغیر پڑھنا۔

۲: لحن خفی اور دیگر چھوٹی چھوٹی غلطیوں کی جگہوں سے واقفیت حاصل کرنا۔

۳: ایسی غلطیوں سے واقفیت حاصل کرنا جنہیں ماہر ہی پہچان سکتے ہیں۔

۴: بغیر تردد کے، روانی سے قراءت کرنا۔

ج۔ اس مذکورہ تفصیل سے طلبہ کی بقیہ مہارات کو بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

د۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی بھی قرآنی مہارت وغیرہ کو چیک کرنے کے لیے یہی اصول اساتذہ پر بھی اپلائی کیا جائے؛ تاکہ کمی والی یا مزید بہتری والی جگہوں کو سامنے لاکر ان کا تدارک کیا جاسکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: قرآن کریم میں کمی وکوتاہی دور کرنے کا پروگرام

کمی وکوتاہی کو دور کرنے کا پروگرام:

تعریف:

"هِيَ: بَرْنَامَجٌ تَهْدِفُ إِلَى تَحْدِيْدِ جَوَانِبِ الضَّعْفِ الْمَوْجُوْدَةِ ، تَعْلِيْمِيَّةً كَانَتْ أَوْ تَرْبَوِيَّةً ، ثُمَّ مُعَالَجَتُهَا ، وَتُقَدَّمُ فِيْ ضَوْءِ خُطَّةٍ زَمَنِيَّةٍ مُّتَكَامِلَةٍ"

''یہ ایک ایسا پروگرام جس کے ذریعے سابقہ تعلیمی یا تربیتی پہلوؤں کی کمزوریوں کو سامنے لا کر انہیں دور کیا جاتا ہے اور یہ ایک دورانیے کے مکمل خطے کی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے۔''

کمی وکوتاہی کی مثالیں:

۱: بالکل ہی حفظ نہ ہونا۔

۲: حفظ کچا ہونا۔

۳: حروف کے نطق میں کمزوری۔

۴: حرکات کے نطق میں کمزوری۔

۵: نون ساکنہ اور نون تنوین کے احکام لاگو نہ کرنا۔

۶: میم ساکنہ کے احکام لاگو نہ کرنا۔

۷: مد کے احکام لاگو نہ کرنا۔

۸: راء کے احکام لاگو نہ کرنا۔

۹: ادغام کے احکام لاگو نہ کرنا۔

۱۰: تفخیم وترقیق کے احکام لاگو نہ کرنا۔

۱۱: روایت کو ضبط نہ کرنا۔

۱۲: تسہیل کا نطق نہ کرنا۔

۱۳: حروف کو اچکنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثالثا: قرآن کریم میں مزید بہتری پیدا کرنے کا پروگرام

مزید بہتری پیدا کرنے کا پروگرام:

تعریف:

"هِيَ: بَرْنَامَجٌ تَهْدِفُ إِلَى تَطْوِيْرِ أَدَاءِ الطَّالِبِ مِنْ حُسْنٍ إِلَى أَحْسَنَ"

''یہ ایک ایسا پروگرام ہے جس کا مقصد طلبہ کی اداء کو بہتر سے بہترین کرنا ہوتا ہے۔''

مزید بہتری کی مثالیں:

۱: لحن جلی کے بغیر قراءت کرنا۔

۲: لحن خفی کے بغیر قراءت کرنا۔

۳: ہر قسم کی راء کو لحن کے بغیر پڑھنا۔

۴: تکلف اور تردد کے بغیر قراءت کرنا۔

۵: خوبصورت آواز سے قراءت کرنا۔

۶: وقف و ابتداء کا خیال رکھنا۔

۷: تاء مبسوطہ پر وقف کی کیفیت کی معرفت۔

۸: قطع و وصل کی معرفت۔

۹: یاء زائدہ پر فن وقف کی معرفت۔

۱۰: اختیاری جگہوں میں وقف کرنے کی صلاحیت۔

۱۱: سورتوں کے درمیان متشابہ آیات کی معرفت۔

۱۲: عمدہ تدبر کی مہارات سے آگاہی۔

۱۳: حروف ساکنہ پر وقف کی صورتوں سے آگاہی۔

۱۴: آخر پہ حروف علت والے الفاظ پر وقف سے آگاہی۔

۱۵: فن روم میں پختگی۔

۱۶: فن اشمام میں پختگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثامن عشر:

قرآن کریم کی تدریس کے دوران فنی مہارات کی چند صورتیں

پہلی مہارت
حروف کی اداء کی مہارت

دوسری مہارت
حرکات کی اداء کی مہارت

تیسری مہارت
معنی ومفہوم کے مطابق آیات کے ٹکڑے کرنے کی مہارت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی مہارت:

حروف کی ادا کی مہارت

اہمیت:

قرآن کریم کے معلم کے لیے حروف کی اداء بنیادی بیج کی حیثیت رکھتی ہے، خصوصا ایسے دور میں جس میں زبانیں بہت ٹیڑھی ہو چکی ہوں اور علاقائی لہجوں سے متاثر ہو چکی ہوں۔

جہاں (ض) کو (د) اور (ذ) کو (ظ)، (س) کو (ص) اور (ق) کو (ک) بولا جا رہا ہو۔[1]

تعریف:

"هِيَ: إِخْرَاجُ كُلِّ حَرْفٍ مِنْ مَخْرَجِهِ ، وَ إِعْطَاءُ حَقِّهِ مِنَ الصِّفَاتِ الْأَصْلِيَّةِ وَالْعَارِضِيَّةِ"

حروف کا صحیح نطق: ''ہر حرف کو اس کی اصلی اور عارضی صفات کے ساتھ اس کے مخرج سے اداء کرنا۔''

حروف کے بدلنے کے اسباب:

۱: علاقائی لہجے۔

۲: ہم مخرج یا قریب المخرج ہونا۔

۳: ہم صفت یا قریب الصفت ہونا۔

۴: التباس۔

حرف کی اداء میں کمی وبیشی کا نقصان:

حرف کی اداء میں کمی وبیشی سے کلمہ کی بناوٹ ہی بدل جاتی اور اس کا معنی بدل جاتا ہے۔

مثلاً: اگر ''المنذرین'' کو غلطی سے ''المنظرین'' پڑھ دیا جائے تو اس کا معنی بدل جائے گا۔

''المنذرین'' کا معنی ہے: ڈرائے ہوئے اور ''المنظرین'' کا معنی ہے: مہلت دیے ہوئے۔

دیکھیے! کس قدر فرق ہے دونوں کے معنی میں!!!

---

[1] کتاب زاد المقرئین (ج:1،ص:150).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: (س) اور (ص) کی اداء میں فرق کی مہارت

پہلی مثال:

((أَسَرُّوْا)) ، ((أَصَرُّوْا))۔

((أَسَرُّوْا)) اسرار سے ہے اور ((أَصَرُّوْا)) اصرار سے ہے۔

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ

اکثر ابتدائی طلبہ ((أَسَرُّوْا)) کی سین اور ((أَصَرُّوْا)) کے صاد میں فرق نہیں کرتے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: ہر طالب علم سین اور صاد میں فرق کرے۔

۲: ہر طالب علم ((أَسَرُّوْا)) اور ((أَصَرُّوْا)) میں اداء کے لحاظ سے فرق کرے۔

۳: ہر طالب علم ((أَسَرُّوْا)) اور ((أَصَرُّوْا)) میں معنی کے لحاظ سے فرق کرے۔

۴: ہر طالب علم (س) اور (ص) بولنے میں فرق کرے۔

۵: ہر طالب علم (س) اور (ص) بولتے وقت زبان رکھنے کی جگہ میں فرق کرے۔

۶: ہر طالب علم وہ صفت بیان کرے جو (ص) بولنے میں معاون ثابت ہو۔ [1]

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

۱: (س) اور (ص) کو لکھیں اور جو اس پہ حرکت ہو وہی حرکت لگا کر طلبہ سے کہیں کہ وہ اسے پڑھیں۔ مثلاً: ((أَسَرُّوْا)) اور ((أَصَرُّوْا)) سے: (سَ - صَ)۔

۲: پہلے ہر حرف کی الگ تصحیح کی جائے، جب طلبہ (سَ - صَ) کو الگ صحیح طریقے سے پڑھ لیں تو پھر انہیں کہا جائے کہ اب ((أَسَرُّوْا)) اور ((أَصَرُّوْا)) میں (س) اور (ص) کو بھی توجہ سے اسی طرح پڑھو۔

۳۔ دونوں میں اگر کوئی معنوی فرق ہو تو وہ بیان کریں، أَسَرُّوْا: انہوں نے چھپایا۔ أَصَرُّوْا: وہ ڈٹ گئے۔

۴۔ طلبہ سے سوال کریں کہ: (س) اور (ص) دونوں کا مخرج اور دونوں کی صفات بیان کرو))۔

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: ۔دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

---

[1] مذکورہ اہداف میں سے خواہ ایک ہدف سامنے رکھیں یا زیادہ، اس میں استاد کو اختیار ہے، سبھی اہداف کو سامنے رکھنا ضروری نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲: پھر غلطی والی جگہ کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

۳: دونوں کلموں کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۴: ایک صفحے پر (س) اور (ص) کی کئی مثالیں ذکر کریں۔

دوسری مثال:

((يُسْحَبُوْنَ)) ، ((يُصْحَبُوْنَ)).

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ:

اکثر ابتدائی طلبہ ((يُسْحَبُوْنَ)) کی سین اور ((يُصْحَبُوْنَ)) کے صاد میں فرق نہیں کرتے۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: اگر دونوں کے معنی میں کوئی فرق ہو تو وہ بیان کریں۔

يُسْحَبُوْنَ: وہ گھسیٹے جا رہے ہوں گے۔ **يُصْحَبُوْنَ:** ان کا ساتھ دیا جائے گا۔

۳: غلطی والی جگہ کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

۴: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۵: سلائیڈز دکھانے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ کا استعمال کریں۔

۶: طلبہ سے کہیں کہ دونوں کلمات میں بول کر فرق کریں۔[1]

۷: دونوں کلمات طلبہ کے سامنے اجتماعی اور انفرادی طور پر بار بار دہرائیں۔

۸: طلبہ سے سوال کریں: کون پڑھ کے سنائے گا؟ کون دونوں میں فرق کرے گا؟ صاد کو کیسے پڑھیں گے؟

مزید مثالیں:

(۱) **قَسَمْنَا**: ہم نے تقسیم کی۔ **قَصَمْنَا**: ہم نے توڑ دیں۔

(۲) **وَعَسَى**: اور ہو سکتا ہے۔ **وَعَصَى**: اور اس نے نافرمانی کی۔

(۳) **تَسِيْرُ**: وہ چلیں گے۔ **تَصِيْرُ**: وہ لوٹتے ہیں۔

(۴) **مُحْسِنِيْنَ**: نیکی کرنے والے۔ **مُحْصِنِيْنَ**: نکاح کرنے والے۔

---

[1] اگر دونوں حرف مکسور ہوں، جیسے: (**تَصِيْرُ، وَتَسِيْرُ**)، تو سین اور صاد کو یوں (سِ، صِ) لکھ کر سوال کریں کہ کون یہ دو حروف پڑھے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: (ذ) اور (ز) کی اداء میں فرق کی مہارت

مثال:

((الْمُنْذَرِيْنَ)) ، ((الْمُنْظَرِيْنَ))

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ:

اکثر ابتدائی طلبہ ((الْمُنْذَرِيْنَ)) کی ذال اور ((الْمُنْظَرِيْنَ)) کے ظاء میں فرق نہیں کرتے۔

الْمُنْذَرِيْنَ: ڈرائے ہوئے۔ **الْمُنْظَرِيْنَ:** مہلت دیے ہوئے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ذال اور ظاء میں فرق کریں۔

۲: طلبہ الْمُنْذَرِيْنَ ،الْمُنْظَرِيْنَ میں فرق کریں۔[1]

۳: طلبہ ذال اور ظاء کے نطق کی مشق کریں۔

۴: طلبہ ظاء بولتے وقت زبان کی جگہ بیان کریں۔

۵: طلبہ دونوں کے معنی میں فرق بیان کریں۔

۶: ذال اور ظاء میں فرق کرنے کے لیے مزید مثالیں ذکر کریں۔

۷: طلبہ وہ صفت بیان کرے جو ظاء بولنے میں معاون ثابت ہو۔

۸: طلبہ دونوں کا مخرج بیان کریں۔

۹: طلبہ دونوں کی صفات بیان کریں۔

۱۰: طلبہ وجہ بیان کریں کہ ذال ظاء کیوں بن جاتا ہے؟

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: اگر دونوں کے معنی میں کوئی فرق ہو تو وہ بیان کریں،

الْمُنْذَرِيْنَ: ڈرائے ہوئے۔ **الْمُنْظَرِيْنَ:** مہلت دیے ہوئے۔

---

[1]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳: غلطی والی جگہ کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

۴: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۵: سلائیڈز دیکھانے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ کا استعمال کریں۔

۶: طلبہ سے کہیں کہ دونوں کلمات میں بول کر فرق کریں۔[1]

۷: دونوں کلمات طلبہ کے سامنے اجتماعی اور انفرادی طور پر بار بار دہرائیں۔

۸: طلبہ سے سوال کریں: کون پڑھ کے سنائے گا؟ ذال اور ظاء میں کون فرق کرے گا؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: غلطی والی جگہ کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۴: سلائیڈز کے لیے کمپیوٹر وغیرہ کا استعمال کریں۔

۵: ایک صفحے کے اوپر ذال اور ظاء کی مزید کئی مثالیں لکھیں۔

[1] اگر دونوں حرف مکسور ہوں، جیسے: (تَصِيرُ، وَتَسِيرُ)، تو سین اور صاد کو یوں (سِ، صِ) لکھ کر سوال کریں کہ کون یہ دو حروف پڑھے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثالثا: (ض) اور (ظ) کی اداء میں فرق کی مہارت

مثال:

((نَاضِرَةٌ)) ، ((نَاظِرَةٌ))

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ

اکثر ابتدائی طلبہ ((نَاضِرَةٌ)) کی ضاد اور ((نَاظِرَةٌ)) کے ظاء میں فرق نہیں کرتے۔

نَاضِرَةٌ: تروتازہ۔ نَاظِرَةٌ: دیکھنے والی۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ضاد اور ظاء فرق کریں۔

۲: طلبہ نَاضِرَةٌ ، نَاظِرَةٌ میں فرق کریں۔

۳: طلبہ دونوں کے معنی میں فرق بیان کریں۔

۴: طلبہ ضاد اور ظاء کی عملی مشق کریں۔

۵: طلبہ ضاد میں زبان کی جگہ بیان کریں۔

۶: طلبہ وہ صفت بتائیں جو ظاء بولنے میں معاون ثابت ہو۔

۷: طلبہ دونوں کے مخرج میں فرق بیان کریں۔

۸: طلبہ دونوں کی صفات بیان کریں۔

۹: طلبہ وجہ بیان کریں کہ ضاد ظاء کیوں بن جاتا ہے؟

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

۱: طلبہ دونوں حرف بول کر فرق واضح کریں۔

۲: طلبہ دونوں کے معنی میں فرق بیان کریں، نَاضِرَةٌ: تروتازہ۔ نَاظِرَةٌ: دیکھنے والی۔

۳: دونوں کلمات طلبہ کے سامنے اجتماعی اور انفرادی طور پر بار بار دہرائیں۔

۴: طلبہ سے سوال کریں کہ یہ دونوں لفظ کون پڑھ کے سنائے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵: ضاد اور ظاء میں کون فرق کرے گا؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلموں کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: غلطی والی جگہ کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

۳: سلائیڈز دیکھانے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ کا استعمال کریں۔

۴: ایک صفحے پر بعض متشابہ کلمات لکھیں۔

۵: ایک صفحے کے اوپر ذال اور ظاء کی مزید کئی مثالیں لکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رابعا: (ت) اور (ط) کی اداء میں فرق کی مہارت

مثال:

((يَقْنُتْ)) ، ((يَقْنَطُ)).

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ

اکثر ابتدائی طلبہ ((يَقْنُتْ)) کی تاء اور ((يَقْنَطُ)) کے طاء میں فرق نہیں کرتے۔

يَقْنُتْ: جو فرمان برداری کرے گا۔ يَقْنَطُ: ناامید ہوتا ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ تاء اور طاء میں فرق کریں۔

۲: طلبہ يَقْنُتْ ، يَقْنَطُ میں فرق کریں۔

۳: طلبہ تاء اور طاء کی عملی مشق کریں۔[1]

۴: طلبہ ضاد میں زبان کی جگہ بیان کریں۔

۵: طلبہ وہ صفت بتائیں جو ظاء بولنے میں معاون ثابت ہو؟

۶: طلبہ دونوں کے مخرج میں فرق بیان کریں۔

۷: طلبہ دونوں کی صفات بیان کریں۔

۸: طلبہ وجہ بیان کریں کہ ضاد ظاء کیوں بن جاتا ہے؟

۹: طلبہ يَقْنُتْ ، يَقْنَطُ دونوں کے معنی میں فرق کریں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

۱: طلبہ دونوں حروف کے درمیان بول کر فرق واضح کریں۔

۲: طلبہ دونوں کلمات کے درمیان بول کر فرق واضح کریں۔

۳: طلبہ دونوں کے معنی میں فرق بیان کریں۔

---

[1] مزید مثالوں کے لیے دیکھیے: زادالمقرئين أثناء تلاوة الكتاب المبين (ص:122)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یَقْنُتْ: جو فرمان برداری کرے گا۔ **یَقْنَطُ:** ناامید ہوتا ہے۔

۴: دونوں کلمات طلبہ کے سامنے اجتماعی اور انفرادی طور پر بار بار دہرائیں۔

۵: طلبہ سے سوال کریں کہ یہ دونوں لفظ کون پڑھ کے سنائے گا؟

۶: تاء اور طاء میں کون فرق کرے گا؟

۷: طاء بولتے وقت زبان کی حالت بیان کریں۔

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں حروف کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں اور ان پہ وہی حرکت لگائیں، مثلاً: (تْ، طْ)۔

۲: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۳: غلطی والی جگہ کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

۴: ایک شیٹ یا دو شیٹوں پر دونوں کلمے لکھیں۔

۵: ایک صفحے کے اوپر (ت) اور (ط) کی مزید کئی مثالیں لکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خامسا: (ک) اور (ق) کی اداء میں فرق کی مہارت

مثال:

((مَرْكُوْمٌ)) ، ((مَرْقُوْمٌ)).

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ

اکثر ابتدائی طلبہ ((مَرْكُوْمٌ)) کی کاف اور ((مَرْقُوْمٌ)) کی قاف میں فرق نہیں کرتے۔

مَرْكُوْمٌ: تہ بہ تہ۔ **مَرْقُوْمٌ:** واضح لکھی ہوئی۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ (ت) اور (ط) میں فرق کریں۔

۲: طلبہ **مَرْكُوْمٌ ، مَرْقُوْمٌ** میں فرق کریں۔

۳: طلبہ (ت) اور (ط) کی عملی مشق کریں۔

۴: طلبہ ((كُ ، قُ)) کو واضح کر کے پڑھ کے سنائیں۔

۵: طلبہ (ک) میں زبان کی جگہ بیان کریں۔

۶: طلبہ وہ صفت بتائیں جو (ق) بولنے میں معاون ثابت ہو۔

۷: طلبہ دونوں کے مخرج میں فرق بیان کریں۔

۸: طلبہ دونوں کی صفات بیان کریں۔

۹: طلبہ وجہ بیان کریں کہ (ق) (ک) کیوں بن جاتا ہے۔

۱۰: طلبہ **مَرْكُوْمٌ ، مَرْقُوْمٌ** دونوں کے معنی میں فرق کریں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

۱: طلبہ دونوں حروف کے درمیان بول کر فرق واضح کریں۔

۲: طلبہ دونوں کلمات کے درمیان بول کر فرق واضح کریں۔

۳: طلبہ دونوں کے معنی میں فرق بیان کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴: دونوں کلمات طلبہ کے سامنے اجتماعی اور انفرادی طور پر بار بار دہرائیں۔

۵: طلبہ سے سوال کریں کہ یہ دونوں لفظ کون پڑھ کے سنائے گا؟

۶: (ق) اور (ک) میں کون فرق کرے گا؟

۶: (ق) بولتے وقت زبان کی حالت بیان کریں۔

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں حروف کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں اور ان پہ وہی حرکت لگائیں، مثلاً: (قُ،كُ)۔

۲: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۳: غلطی والی جگہ کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

۴: ایک شیٹ یا دو شیٹوں پر دونوں کلمے لکھیں۔

۵: ایک صفحے کے اوپر (ک) اور (ق) کی مزید کئی مثالیں لکھیں۔[1]

[1] المهارات الفنية لمعلم القرآن الكريم (ص:43) لم يطبع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا نمونہ
حرف کی اداء کی مہارت کا ٹیسٹ

نوٹ: جب طالب علم صحیح جواب دے تو استاد ڈبے میں صحیح (ٹک) کی علامت لگا دے۔

پہلی مشق:

وَعَسَى	وَعَصَى	سُوْرَةٌ	صُوْرَةٌ	وَأَسَرُّوْا	وَأَصَرُّوْا
.....	.....	.....	.....	.....	.....

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	6

دوسری مشق:

الْمُنْذَرِيْنَ	الْمُنْظَرِيْنَ	مَحْذُوْرًا	مَحْظُوْرًا	رِجْزٌ	رِجْسٌ
.....	.....	.....	.....	.....	.....

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	6

تیسری مشق:

نَاضِرَةٌ	نَاظِرَةٌ	يَقْنُتْ	يَقْنَطُ	مَرْكُوْمٌ	مَرْقُوْمٌ
.....	.....	.....	.....	.....	.....

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	6

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا نمونہ

الضُّحٰی سے النَّاس تک حروف کی ادا کی مہارت کا ٹیسٹ

نوٹ: جب طالب علم صحیح جواب دے تو استاد ڈبے میں صحیح (ٹک) کی علامت لگا دے۔

پہلی مشق:

الصَّمَدُ	سَيَصْلٰى	نَصْرُ	فَصَلِّ	طَعَامُ
.....	.....	.....	.....	.....

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	5

دوسری مشق:

تَضْلِيْل	كَعَصْفٍ	تَطَّلِعُ	الصَّالِحَاتِ	وَتَوَاصَوْا
.....	.....	.....	.....	.....

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	5

تیسری مشق:

فَوَسَطْنَ	صُبْحًا	نَاصِيَةٍ	أَنْقَضَ	ظَهْرَكَ
.....	.....	.....	.....	.....

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری مہارت:

حرکات کی اداء کی مہارت

حرکات کی اداء کی اہمیت:

قرآن کریم کے معلم کے لیے ''حروف کی اداء'' کے بعد ''حرکات کی اداء'' انتہائی اہمیت کی حامل ہے، کیونکہ جیسے حرف کی غلطی سے معنی بدل جاتا ہے ایسے ہی حرکت کی غلطی سے بھی معنی بدل جاتا ہے اور اس سے بڑھ کر بات یہ ہے کہ حرکت کی غلطی سے ''لفظی تحریف'' تو ہو ہی جاتی ہے خواہ معنی بدلے یا نہ بدلے!!!

تعریف:

''هِيَ: أَدَاءُ الْكَلِمَةِ بِحَرَكَاتِهَا وَسَكَنَاتِهَا: الضَّمَّةِ وَالْفَتْحَةِ وَالْكَسْرَةِ وَالسُّكُوْنِ وَالشِّدَّةِ وَالتَّنْوِيْنِ''

''کلمہ کو اس کی حرکات وسکنات (ضمہ، فتحہ، کسرہ، سکون اور تشدید وتنوین) کے ساتھ اداء کرنا۔''

اس مہارت کی اصل:

اس سے لفظ کی بناوٹ میں ہی خلل واقع ہو جاتا ہے اور یہ لحن جلی کی ایک صورت ہے۔

حرکت بدلنے کے اسباب:

۱: نئے الفاظ کو بولنے میں دشواری۔

۲: حروف میں متفق مگر حرکات میں مختلف کلمے کی پہچان میں کمی۔

۳: اکٹھی ایک جیسی حرکات کے نطق میں دشواری، مثلاً: دو ضمہ، دو فتحہ۔

۴: آخر میں مشدد یا مخفف کی پہچان کا نہ ہونا۔

۵: حروف میں متفق مگر حرکات میں مختلف کلمات کا التباس۔

۶: کلمے کے شروع میں مضموم حرف کی مشق میں کمی۔

۷: طلبہ کی لغت عربیہ میں کمزوری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرکات کی اداء کی مہارات کی چند صورتیں

اولا:..... نئے کلمات کی حرکات کی اداء کی مہارت۔

ثانیا:.....دو متفق الحروف مگر مختلف الحرکات الفاظ کی اداء میں فرق کی مہارت۔

ثالثا:.....آخر میں مشدد اور مخفف حرف کی اداء میں فرق کرنے کی مہارت۔

رابعا:.....مضموم حرف کی اداء کی مہارت۔

خامسا:.....حروف قلقلہ کی اداء کی مہارت۔

سادسا:.....مضموم یا مکسور حرف کی اداء کی مہارت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولا: نئے کلمات کی حرکات پڑھنے کی مہارت

پہلی مثال:

((كُفُوًا))

((وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ)) میں ((كُفُوًا)) ۔

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ اکثر ابتدائی طلبہ ((كُفُوًا)) میں (فُ) کی حرکت میں غلطی کر جاتے ہیں، فاء پر ضمہ کی بجائے سکون پڑھ جاتے ہیں؛ کیونکہ یہ لفظ ان کے لیے نیا ہوتا ہے، انہوں نے پہلے ایسا سنا نہیں ہوتا اور اس جیسے لفظ کی کوئی مشق نہیں کی ہوتی۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((كُفُوًا)) میں (فُ) کے ضمہ کی طرف اشارہ کر سکیں۔

۲: جب کوئی اور اس میں غلطی کرے تو یہ اس کی اصلاح کر سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((كُفُوًا)) میں (ف) پر کیا حرکت ہے؟

۲: ((كفوا)) پر کون حرکات لگائے گا؟

۳: کون اپنے ساتھی کا یہ لفظ ٹھیک کرائے گا؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: ((كُفُوًا)) کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: پھر غلطی والی جگہ (ف کے ضمہ) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

۳: ایک صفحے پر اس جیسے مزید کئی کلمات جمع کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری مثال:

((مِمَّ خُلِقَ))

((فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ)) میں ((مِمَّ خُلِقَ)) ۔

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ

اکثر ابتدائی طلبہ ((مِمَّ خُلِقَ)) کی میم بولنے میں غلطی کر جاتے ہیں، وہ میم کی حرکت کو اشباع کے ساتھ پڑھتے ہیں اور الف زائد لے آتے ہیں، جو کہ ایک طرح کی تحریف ہی ہو جاتی ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((مِمَّ خُلِقَ)) میں دوسری میم کی حرکت کی طرف اشارہ کر سکیں۔

۲: طلبہ دوسری میم کی حرکت کو بعد والے لفظ کے ساتھ ملا کر پڑھ سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((مِمَّ خُلِقَ)) میں دوسری میم پر کیا حرکت ہے؟

۲: دونوں کلمات کو کون ملا کر پڑھے گا؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: ((مِمَّ خُلِقَ)) کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: پھر غلطی والی جگہ (دوسری میم کے فتحہ) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

۳: ((مِمَّ خُلِقَ)) کو ایک کارڈ کے اوپر لکھیں۔

۴: ایک صفحے پر اس جیسے مزید کئی کلمات جمع کریں۔[1]

---

[1] المهارات الفنية لمعلم القرآن الكريم (ص:43)، غير مطبوع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیا: دو متفق الحروف مگر مختلف الحرکات الفاظ میں فرق کی مہارت

تعریف:

دو متفق الحروف مگر مختلف الحرکات لفظ:

''دو ایسے لفظ جن کے حروف تو ایک جیسے ہوں مگر ان کی حرکات مختلف ہوں، ان میں فرق کی مہارت۔''

مثال:

((اَلنَّعْمَةُ)) ، ((اَلنِّعْمَةُ)).

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ﴾ [المزمل:11]

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ اکثر ابتدائی طلبہ ((اَلنَّعْمَةِ)) کی نون کی حرکت میں غلطی کر جاتے ہیں، نون پر فتحہ کی بجائے کسرہ پڑھ جاتے ہیں؛ کیونکہ وہ پہلے اس لفظ کو پڑھنے کے عادی نہیں ہوتے، انہوں نے پہلے ((اَلنِّعْمَةُ)) نون کے کسرہ والا لفظ ہی زیادہ پڑھا، سنا ہوتا ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((اَلنَّعْمَةُ)) اور ((اَلنِّعْمَةُ)) میں فرق کر سکیں۔

۲: طلبہ دونوں کی حرکت کو ضبط کر لیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((اَلنَّعْمَةُ)) اور ((اَلنِّعْمَةُ)) دونوں حرکات میں کیا فرق ہے؟

۲: ((اَلنَّعْمَةُ)) اور ((اَلنِّعْمَةُ)) دونوں میں نون پر کیا حرکات ہیں؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: غلطی والی جگہ کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۴: ایک صفحے پر اس طرح کے نون کی مزید کئی مثالیں لکھیں۔

دوسری مثال:

((يَوْمَئِذٍ)) ، ((يَوْمِئِذٍ)).

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ۝﴾ [المعارج:11]

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ اکثر ابتدائی طلبہ ((يَوْمِئِذٍ)) کی میم کی حرکت میں غلطی کر جاتے ہیں، میم پر کسرہ کی بجائے فتحہ پڑھ جاتے ہیں؛ کیونکہ وہ اس لفظ کو پڑھنے کے پہلے سے عادی نہیں ہوتے، انہوں نے پہلے ((يَوْمَئِذٍ)) میم کے فتحہ والا لفظ ہی زیادہ پڑھا، سنا ہوتا ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((يَوْمَئِذٍ)) اور ((يَوْمِئِذٍ)) میں فرق کر سکیں۔

۲: طلبہ دونوں کو بول کر فرق کر سکیں۔

۳: طلبہ دونوں کی حرکت کی طرف اشارہ کر کے فرق کر سکیں۔ [1]

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((يَوْمَئِذٍ)) اور ((يَوْمِئِذٍ)) دونوں حرکات میں کیا فرق ہے؟

۲: ((يَوْمَئِذٍ)) اور ((يَوْمِئِذٍ)) دونوں میں میم پر کیا حرکات ہیں؟

۳: ((يومئذ)) اور ((يومئذ)) دونوں پر حرکات کون لگائے گا؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

---

[1] بشرطیکہ طلبہ اعرابی حکم سے واقف ہوں (یعنی: انہیں نحو میں مہارت ہو)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

۵: غلطی والی جگہ (میم کے کسرہ) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

تیسری مثال:

((سِخْرِيًّا))، ((سُخْرِيًّا)) اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا﴾ [ص:63]

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ اکثر ابتدائی طلبہ ((سِخْرِيًّا)) کی سین کی حرکت میں غلطی کر جاتے ہیں، سین پر کسرہ کی بجائے ضمہ پڑھ جاتے ہیں؛ کیونکہ وہ اس لفظ کو پڑھنے کے پہلے سے عادی نہیں ہوتے، انہوں نے پہلے ((سُخْرِيًّا)) سین کے ضمہ والا لفظ ہی زیادہ پڑھا، سنا ہوتا ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((سِخْرِيًّا)) اور ((سُخْرِيًّا)) میں فرق کر سکیں۔

۲: طلبہ دونوں کے بولنے میں فرق کر سکیں۔

۳: طلبہ دونوں کے معنی میں فرق کر سکیں۔[1]

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: دونوں میں کون فرق کرے گا؟ ۲: دونوں میں سین پر کیا حرکت ہے؟

۳: دونوں کے معنی میں کیا فرق ہے؟ ۴: دونوں کی سین پر کون حرکت لگائے گا؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

۵: غلطی والی جگہ (سین کے کسرہ) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

---

[1] سِخْرِيًّا: مذاق، سُخْرِيًّا: تابع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزید مثالیں:

ضَعْفٍ: بڑھاپا، **ضِعْفٍ:** دوگنا۔ **يَفْتَرُوْنَ:** جھوٹ بولتے ہیں، **يَفْتُرُوْنَ:** اکتا جاتے ہیں۔
خِيْفَةً: ڈر، **خُفْيَةً:** پوشیدہ۔ **يَصِدُّوْنَ:** ہنستے ہیں، **يَصُدُّوْنَ:** روکتے ہیں، منہ موڑ لیتے ہیں۔[1]

[1] مزید مثالوں کے لیے دیکھیے: زاد القرئین أثناء تلاوۃ الکتاب المبین (ص:135)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثالثا: آخر میں مشدد اور مخفف حرف کی اداء میں فرق کرنے کی مہارت

پہلی مثال: یاء مشدد اور غیر مشدد کی اداء میں فرق:

یاء مشدد: ((الْوَلِيُّ)) ، ((الْعَلِيُّ))

یاء غیر مشدد: ((الْهَدْيُ))

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ اکثر ابتدائی طلبہ ((الْوَلِيُّ)) ، ((الْعَلِيُّ)) کی یاء مشدد میں غلطی کر جاتے ہیں، اسے مشدد کی بجائے مخفف پڑھ جاتے ہیں۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((الْوَلِيُّ)) اور ((الْعَلِيُّ)) دونوں کے آخر میں یاء کی حرکت ضبط کر سکیں۔

۲: طلبہ ((الْوَلِيُّ)) ، ((الْعَلِيُّ)) اور ((الْهَدْيُ)) کی یاء میں فرق کر سکیں۔

۳: جب کوئی غلطی کرے تو اس کی اصلاح کر سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((الْوَلِيُّ)) ، ((الْعَلِيُّ)) اور ((الْهَدْيُ)) کی یاء میں فرق کون کرے گا؟

۲: ((الْوَلِيُّ)) ، ((الْعَلِيُّ)) اور ((الْهَدْيُ)) کی یاء کون پڑھ کر سنائے گا؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

۵: غلطی والی جگہ (یاء مشدد) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶: ایک صفحے کے اوپر اس طرح کی مزید مثالیں لکھ کر طلبہ کی مشق کروائیں۔

دوسری مثال۔ راء مشدد اور غیر مشدد کی ادا میں فرق:

راء مشدد: ((الْمُسْتَمِرُّ)) راء غیر مشدد: ((وَازْدُجِرَ))۔

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ اکثر ابتدائی طلبہ ((الْمُسْتَمِرُّ)) کی راء مشدد میں غلطی کر جاتے ہیں، اسے مشدد کی بجائے مخفف پڑھ جاتے ہیں۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((الْمُسْتَمِرُّ)) میں راء کی حرکت ضبط کر سکیں۔

۲: طلبہ ((الْمُسْتَمِرُّ)) اور ((وَازْدُجِرَ)) کی راء میں فرق کر سکیں۔

۳: ان میں جب کوئی غلطی کرے تو اس کی اصلاح کر سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((الْمُسْتَمِرُّ)) اور ((وَازْدُجِرَ)) کو کون پڑھ کر سنائے گا؟؟

۲: ((الْمُسْتَمِرُّ)) اور ((وَازْدُجِرَ)) کی راء میں کون فرق کرے گا؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

۵: غلطی والی جگہ (راء مشدد) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

مزید مثالیں:

۱۔ راء مشدد: ((مُسْتَقَرٌّ)) راء مخفف: ((مُدَّكِرٍ))

۲۔ راء مشدد: ((وَأَمَرُّ)) راء مخفف: ((مُحْتَضَرٌ))

۳۔ راء مشدد: ((الْبِرُّ)) راء مخفف: ((النُّذُرُ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔راء مشدد: ((لَاتُضَارَّ)) راء مخفف: ((النَّارَ))

تیسری مثال: حرف قلقلہ مشدد اور غیر مشدد کی ادا میں فرق:

حرف قلقلہ مشدد: ((الْحَقُّ)) حرف قلقلہ غیر مشدد: ((الْفَلَقِ))۔

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ اکثر ابتدائی طلبہ ((الْحَقُّ)) کی حرف قلقلہ قاف مشدد میں غلطی کر جاتے ہیں، اسے مشدد کی بجائے مخفف پڑھ جاتے ہیں۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((الْحَقُّ)) میں قاف کی حرکت ضبط کر سکیں۔

۲: طلبہ حرف قلقلہ مشدد اور حرف قلقلہ غیر مشدد میں فرق کر سکیں۔

۳: جب کوئی غلطی کرے تو اس کی اصلاح کر سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((الْحَقُّ)) اور ((الْفَلَقِ)) کو کون پڑھ کر سنائے گا؟؟

۲: ((الْحَقُّ)) اور ((الْفَلَقِ)) کے قاف میں کون فرق کرے گا؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

۵: غلطی والی جگہ (ق مشدد) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

مزید مثالیں:

۱۔باء مشدد: ((وَتَبَّ)) باء مخفف: ((كَسَبَ))۔

۲۔جیم مشدد: ((الْحَجِّ)) جیم مخفف: ((الْبُرُوْجِ))۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھی مثال۔ واؤ لین مدہ اور واؤ لین مدغم کی ادا میں فرق:

واؤ لین (مدہ): ﴿اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا﴾ [آل عمران:200]،

اس میں پہلی واؤ میں دو الف کے برابر مد کیا جائے گا۔

واؤ لین (مدغم): ﴿فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝﴾ [ص:3]

اس میں پہلی واؤ میں مد نہیں ہوگا؛ کیونکہ وہ لین مدغم ہے۔

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ اکثر ابتدائی طلبہ ﴿اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا﴾ کی پہلی واؤ میں غلطی کر جاتے ہیں، اسے دوسری واؤ میں ادغام کر دیتے ہیں؛ حالانکہ یہ واضح خطا اور لحن ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا)) میں پہلی واؤ کی حرکت ضبط کر سکیں۔

۲: طلبہ ﴿فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝﴾ میں پہلی واؤ کی حرکت ضبط کر سکیں۔

۳: طلبہ واؤ لین (مدہ) اور واؤ لین (مدغم) میں فرق کر سکیں۔

۴: اس میں جب کوئی غلطی کرے تو اس کی اصلاح کر سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ﴿اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا﴾ میں پہلی واؤ کا حکم بیان کریں۔

۲: ﴿فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ﴾ میں پہلی واؤ کا حکم بیان کریں۔

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

۵: غلطی والی جگہ (واؤ لین مدہ) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچویں مثال۔ یاء مخففہ کی اداء میں مہارت:

یاء مخفف: ﴿الَّذِیْ یُوَسْوِسُ﴾

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ اکثر ابتدائی طلبہ پہلی یاء میں غلطی کر جاتے ہیں، اسے دوسری یاء میں ادغام کر دیتے ہیں؛ حالانکہ یہ واضح خطا اور لحن ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ﴿الَّذِیْ یُوَسْوِسُ﴾ میں پہلی یاء کی حرکت ضبط کر سکیں۔
۲: طلبہ پہلی یاء کے نطق کے وقت متوقع غلطی کو ذہن میں رکھیں۔
۳: طلبہ پہلی یاء پڑھ کر سنا سکیں۔
۴: اس میں جب کوئی غلطی کرے تو اس کی اصلاح کر سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ﴿الَّذِیْ یُوَسْوِسُ﴾ کون پڑھے گا؟
۲: ﴿الَّذِیْ یُوَسْوِسُ﴾ میں پہلی یاء کی حرکت ضبط کریں۔
۳: ﴿الَّذِیْ یُوَسْوِسُ﴾ میں کیا غلطی ہو سکتی ہے؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔
۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔
۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔
۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔
۵: غلطی والی جگہ (یاء) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

چھٹی مثال۔ آخر میں ہمزہ مخفف کی اداء میں مہارت:

آخر میں ہمزہ مخفف: ((السَّمَاءُ))۔

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ اکثر ابتدائی طلبہ ((السَّمَاءُ)) کے ہمزہ میں غلطی کر جاتے ہیں، اسے مخفف کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجائے مشدد کر کے پڑھ جاتے ہیں؛ حالانکہ یہ واضح خطا اور لحن ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((السَّمَاءُ)) میں ہمزہ کی حرکت ضبط کر سکیں۔
۲: طلبہ ((السَّمَاءُ)) کے نطق کے وقت متوقع غلطی کو ذہن میں رکھیں۔[1]
۳: طلبہ ((السَّمَاءُ)) پڑھ کر سنا سکیں۔
۴: اس میں جب کوئی غلطی کرے تو اس کی اصلاح کر سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((السَّمَاءُ)) کون پڑھ کر سنائے گا؟
۲: ((السَّمَاءُ)) میں ہمزہ کی حرکت ضبط کریں۔
۳: ((السَّمَاءُ)) کے نطق کے وقت کون سی غلطی متوقع ہے؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔
۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔
۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔
۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔
۵: غلطی والی جگہ (ہمزہ) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

[1] النور الساطع لمعرفة الخطأ الشائع ، معد الكتاب،باب الهمزة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رابعا: مضموم حرف کی اداء کی مہارت

پہلی مثال: شروع یا درمیان میں واؤ مضموم کی اداء کی مہارت:

شروع میں واؤ مضموم: ((وُسْعَهَا، الْوُسْطٰى، مِنْ وُّجْدِكُمْ))

درمیان میں واؤ مضموم: ((تَفَاوُتٍ ، وَتَشَاوُرٍ)) ۔

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ:

اکثر ابتدائی طلبہ شروع یا درمیان میں واؤ مضموم میں غلطی کر جاتے ہیں، مثلاً: ((وُسْعَهَا،تَفَاوُتٍ)) ، ان میں واؤ پر ضمہ کی بجائے کسرہ پڑھ جاتے ہیں ،حالانکہ یہ واضح خطا اور لحن ہے؛ کیونکہ حرکت کی غلطی سے لفظ ہی غلط ہو جاتا ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((الْوُسْطٰى)) میں واؤ کی حرکت ضبط کر سکیں۔

۲: طلبہ ((الْوُسْطٰى)) میں واؤ کے نطق کے وقت متوقع غلطی کو ذہن میں رکھیں۔

۳: طلبہ ((الْوُسْطٰى)) لفظ پڑھ کر سنا سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((الْوُسْطٰى)) کون پڑھ کر سنائے گا؟

۲: ((الْوُسْطٰى)) کی واؤ پر کون حرکات لگائے گا؟

۳: ((الْوُسْطٰى)) پڑھتے وقت کون سی غلطی ہو سکتی ہے؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

۵: غلطی والی جگہ (واؤ مضموم) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

دوسری مثال: شروع یا درمیان میں باء مضموم کی اداء کی مہارت:

شروع میں باء مضموم: ((بُيُوْتِكُمْ، بُطُوْنِ أُمَّهَاتِكُمْ))۔

درمیان میں باء مضموم: ((صَاحِبُكُمْ))۔

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ:

اکثر ابتدائی طلبہ شروع یا درمیان میں باء مضموم میں غلطی کر جاتے ہیں، وہ ((بُيُوْتِكُمْ، بُطُوْنِ أُمَّهَاتِكُمْ، صَاحِبُكُمْ)) میں باء پر ضمہ کی بجائے کسرہ پڑھ جاتے ہیں، حالانکہ یہ واضح خطا اور لحن ہے؛ کیونکہ حرکت کی غلطی سے لفظ کی بناوٹ ہی غلط ہو جاتی ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((بُيُوْتِكُمْ)) میں باء کی حرکت ضبط کر سکیں۔

۲: طلبہ ((بُيُوْتِكُمْ)) میں باء کے نطق کے وقت متوقع غلطی کو ذہن میں رکھیں۔

۳: طلبہ ((بُيُوْتِكُمْ)) لفظ پڑھ کر سنا سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((بُيُوْتِكُمْ)) کون پڑھ کر سنائے گا؟

۲: ((بُيُوْتِكُمْ)) کی باء پر کون حرکات لگائے گا؟

۳: ((بُيُوْتِكُمْ)) پڑھتے وقت کون سی غلطی ہو سکتی ہے؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵: غلطی والی جگہ (باء کے ضمہ) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

تیسری مثال: شروع میں عین مضموم کی ادا کی مہارت:

شروع میں عین مضموم: ((عُيُوْنٍ، عُتُلٍّ))

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ:

اکثر ابتدائی طلبہ شروع یا درمیان میں عین مضموم میں غلطی کر جاتے ہیں، وہ ((عُيُوْنٍ، عُتُلٍّ)) میں عین پر ضمہ کی بجائے کسرہ پڑھ جاتے ہیں، حالانکہ یہ واضح خطا اور لحن ہے؛ کیونکہ حرکت کی غلطی سے لفظ کی بناوٹ ہی غلط ہو جاتی ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((عُيُوْنٍ)) میں عین کی حرکت ضبط کر سکیں۔

۲: طلبہ ((عُيُوْنٍ)) میں عین کے نطق کے وقت متوقع غلطی کو ذہن میں رکھیں۔

۳: طلبہ ((عُيُوْنٍ)) لفظ پڑھ کر سنا سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((عُيُوْنٍ)) کون پڑھ کر سنائے گا؟

۲: ((عُيُوْنٍ)) کی عین پر کون حرکت لگائے گا؟

۳: ((عُيُوْنٍ)) پڑھتے وقت کون سی غلطی ہو سکتی ہے؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

۵: غلطی والی جگہ (میم کے کسرہ) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

چوتھی مثال: دو اکٹھے مضموم حروف کی ادا کی مہارت:

شروع میں واؤ مضموم: ((الْجُمُعَةُ ، الْعُمُرِ، ظُفُرٍ ، هُزُوًا، كُفُوًا))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ:

اکثر ابتدائی طلبہ ان کے دوسرے حرف میں غلطی کر جاتے ہیں، وہ ((الْجُمُعَةُ ، الْعُمُرِ، ظُفُرٍ ، هُزُوًا، كُفُوًا)) میں دوسرے حرف پر ضمہ کی بجائے سکون پڑھ جاتے ہیں، حالانکہ یہ واضح خطا اور لحن ہے؛ کیونکہ حرکت کی غلطی سے لفظ کی بناوٹ ہی غلط ہو جاتی ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((الْجُمُعَةُ)) میں میم کی حرکت ضبط کر سکیں۔

۲: طلبہ ((الْجُمُعَةُ)) میں میم کے نطق کے وقت متوقع غلطی کو ذہن میں رکھیں۔

۳: طلبہ ((الْجُمُعَةُ)) لفظ پڑھ کر سنا سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((الْجُمُعَةُ)) کون پڑھ کر سنائے گا؟

۲: ((الْجُمُعَةُ)) کی میم پر کون حرکات لگائے گا؟

۳: ((الْجُمُعَةُ)) پڑھتے وقت کون سی غلطی ہو سکتی ہے؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

۵: غلطی والی جگہ (میم کے کسرہ) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خامسا: حروف قلقلہ کی اداء کی مہارت

پہلی مثال: ضمہ سے پہلے حرف قلقلہ کی اداء کی مہارت:

ضمہ سے پہلے حرف قلقلہ: ((اُدْخُلُوْا ، اُقْتُلُوْا))

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ:

اکثر ابتدائی طلبہ ضمہ سے پہلے حرفِ قلقلہ پر بھی ضمہ پڑھ جاتے ہیں، وہ ((اُدْخُلُوْا ، اُقْتُلُوْا)) میں حرفِ قلقلہ پر سکون کی بجائے ضمہ پڑھ جاتے ہیں؛ کیونکہ اس کے بعد ضمہ ہے، حالانکہ یہ واضح خطا اور لحن ہے؛ کیونکہ حرکت کی غلطی سے لفظ کی بناوٹ ہی غلط ہو جاتی ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((اُدْخُلُوْا)) میں دال کی حرکت ضبط کر سکیں۔

۲: طلبہ ((اُدْخُلُوْا)) میں دال کے نطق کے وقت متوقع غلطی کو ذہن میں رکھیں۔

۳: طلبہ ((اُدْخُلُوْا)) لفظ پڑھ کر سنا سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((اُدْخُلُوْا)) کون پڑھ کر سنائے گا؟

۲: ((اُدْخُلُوْا)) کی دال پر کون حرکات لگائے گا؟

۳: ((اُدْخُلُوْا)) پڑھتے وقت کون سی غلطی ہو سکتی ہے؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

۵: غلطی والی جگہ (میم کے کسرہ) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

دوسری مثال: فتحہ سے پہلے حرف قلقلہ کی ادا کی مہارت:

فتحہ سے پہلے حرفِ قلقلہ: ((قَدْ كَانَ))

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ: اکثر ابتدائی طلبہ فتحہ سے پہلے حرفِ قلقلہ حرف قلقلہ پر کسرہ پڑھ جاتے ہیں، وہ ((قَدْ كَانَ)) میں حرفِ قلقلہ پر سکون کی بجائے کسرہ پڑھ جاتے ہیں، حالانکہ یہ واضح خطا اور لحن ہے؛ کیونکہ حرکت کی غلطی سے لفظ کی بناوٹ ہی غلط ہو جاتی ہے۔

نوٹ:.....درست بات یہ ہے کہ راجح قول کے مطابق حرفِ قلقلہ ہمیشہ فتحہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ((قَدْ كَانَ)) میں دال کی حرکت ضبط کر سکیں۔[1]

۲: طلبہ ((قَدْ كَانَ)) میں دال کے نطق کے وقت متوقع غلطی کو ذہن میں رکھیں۔

۳: طلبہ ((قَدْ كَانَ)) لفظ پڑھ کر سنا سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ((قَدْ كَانَ)) کون پڑھ کر سنائے گا؟ ۲: ((قد كان)) پر کون حرکات لگائے گا؟

۳: ((قَدْ كَانَ)) پڑھتے وقت کون سی غلطی ہو سکتی ہے؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

۵: غلطی والی جگہ (دال کے سکون) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

---

[1] زاد المقرئین (ص:167)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتواں سبق: مضموم یا مکسور حرف کی اداء کی مہارت

پہلی مثال: واؤ متحرکہ سے پہلے مضموم حرف کی اداء کی مہارت:

واؤ متحرک سے پہلے مضموم حرف: ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ: اکثر ابتدائی طلبہ ﴿نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ﴾ کی دال میں غلطی کر جاتے ہیں، وہ اس میں ضمہ کی بجائے سکون پڑھ جاتے ہیں؛ کیونکہ دال کے بعد واؤ متحرک آ رہی ہے، بعض طلبہ دال کے ضمہ میں اشباع کرتے ہیں اور وہ واؤ بن جاتی ہے، حالانکہ یہ واضح خطا اور لحن ہے؛ کیونکہ حرکت کی غلطی سے لفظ کی بناوٹ غلط ہو جاتی ہے۔

نوٹ:.....درست بات یہ ہے کہ ضمہ کو افراط وتفریط کے بغیر صرف ضمہ ہی پڑھا جائے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ﴿نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ﴾ میں دال کی حرکت ضبط کر سکیں۔

۲: طلبہ ﴿نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ﴾ میں دال کے نطق کے وقت متوقع غلطی کو ذہن میں رکھیں۔

۳: طلبہ ﴿نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ﴾ لفظ پڑھ کر سنا سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ﴿نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ﴾ کون پڑھ کر سنائے گا؟

۲: ﴿نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ﴾ کی دال پر کون حرکات لگائے گا؟

۳: ﴿نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ﴾ پڑھتے وقت افراط وتفریط کی کون سی غلطی ہو سکتی ہے؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

۵: غلطی والی جگہ (میم کے کسرہ) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

دوسری مثال: یاءِ متحرک سے پہلے مکسور حرف کی اداء کی مہارت:

یاءِ متحرک سے پہلے مضموم حرف: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾

اساتذہ کرام جانتے ہیں کہ: اکثر ابتدائی طلبہ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ﴾ کی کاف میں غلطی کر جاتے ہیں، وہ اس میں کسرہ کی بجائے سکون پڑھ جاتے ہیں؛ کیونکہ کاف کے بعد یاءِ متحرک آ رہی ہے، بعض طلبہ کاف کے کسرہ میں اشباع کرتے ہیں اور وہ یاء بن جاتی ہے، حالانکہ یہ واضح خطا اور لحن ہے؛ کیونکہ حرکت کی غلطی سے لفظ کی بناوٹ غلط ہو جاتی ہے۔

نوٹ:..... درست بات یہ ہے کہ کسرہ کو افراط وتفریط کے بغیر صرف کسرہ ہی پڑھا جائے۔

مطلوبہ اہداف:

۱: طلبہ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ﴾ میں کاف کی حرکت ضبط کر سکیں۔

۲: طلبہ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ﴾ میں کاف کے نطق کے وقت متوقع غلطی کو ذہن میں رکھیں۔

۳: طلبہ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ﴾ لفظ پڑھ کر سنا سکیں۔

مہارت کے حصول کے لیے تجاویز:

طلبہ سے سوال کریں:

۱: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ﴾ کون پڑھ کر سنائے گا؟

۲: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ﴾ کی کاف پر کون حرکات لگائے گا؟

۳: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ﴾ پڑھتے وقت کون سی غلطی ہو سکتی ہے؟

مہارت کے حصول کے لیے مجوزہ وسائل:

۱: دونوں کلمات کو وائیٹ بورڈ پر لکھیں۔

۲: دونوں کلمات کو رنگین پینسلوں کے ساتھ لکھیں۔

۳: دونوں کلمات کو ایک شیٹ یا دو شیٹوں پہ لکھیں۔

۴: دونوں کلمات کو پروجیکٹر کے ذریعے دکھانا اور سمجھانا۔

۵: غلطی والی جگہ (کاف کے کسرہ) کی طرف رنگین لکیر کے ساتھ اشارہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرکات کی اداء کی مہارت کی مشق کے نمونے

پہلا نمونہ

حرکات کی اداء کی مہارت کا جائزہ

پہلی مشق:

إِنْ	أَنْ	أَلَا	إِلَى	أَنَا
إِنَّ	أَنَّ	أَلَّا	إِلَّا	إِنَّا

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	10

دوسری مشق:

مِنْ	الَّذِيْنَ	كَلَّا	كُلُّ	أَنَى
مَنْ	الَّذَيْنِ	كَلَّا	كُلِّ	أَنِيْ

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	10

تیسری مشق:

إِلَيَّ	ثُمَّ	عَلَى	لَمَّا	لٰكِنْ
إِلَى	ثَمَّ	عَلَيَّ	لَمَا	لٰكِنَّ

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا نمونہ

حرکات کی ادا کی مہارت کا جائزہ

پہلی مشق:

يَذْكُرُ	مُدَّكِرٍ	تَذْكُرُوْنَ	يَذَّكَّرُوْنَ	يَتَذَكَّرُوْنَ
يَذَّكَّرُ	مُذَكِّرٌ	تَذَكَّرُوْنَ	يَذْكُرُوْنَ	يَتَذَكَّرُ

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	10

دوسری مشق:

نَزَلَ	يَنْزِلُ	مُنْزِلُ	يُنَزِّلُ	مُنْزِلُوْنَ
نُزُلًا	يُنْزِلُ	مُنَزَّلٌ	يَتَنَزَّلُ	أَنْزَلَ

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	10

تیسری مشق:

قَدَرَ	بَيْنَنَا	قَبْلِهِ	الَّذَيْنِ	مُقْرِنِيْنَ	يَنْصُرُوْنَ
قَدَّرَ	بَيْنِنَا	قِبَلِهِ	الَّذِيْنَ	مُقَرَّنِيْنَ	يُنْصَرُوْنَ

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	12

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرا نمونہ
حرکات کی ادا کی مہارت کا جائزہ

پہلی مشق:

الْجَنَّةِ	يَوْمَئِذٍ	نِعْمَةٍ	وَأَلْقَوْا	يَفْتُرُوْنَ	الْمُنْذَرِيْنَ
الْجِنَّةِ	يَوْمِئِذٍ	وَنَعْمَةٍ	أَلْقَوْا	يَفْتَرُوْنَ	الْمُنْذِرِيْنَ

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	12

دوسری مشق:

جُنَّةً	تَقُوْلُ	وَسِعَتْ	تُدْعَوْنَ	مَوْتَتُنَا
جِنَّةً	تَقَوَّلَ	وَسِعْتَ	تَدْعُوْنَ	مَوْتَتَنَا

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	10

تیسری مشق:

أَتَى	النَّعْمَةِ	تَدَّعُوْنَ	خَلْقِكُمْ	أَتَاكُمْ
أُتِى	النِّعْمَةِ	تَدْعُوْنَ	خَلَقَكُمْ	أُتَاكُمْ

حاصل کردہ نمبر:	.....
ٹوٹل نمبر:	10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری مہارت:

معنی ومفہوم کے مطابق آیات کے ٹکڑے کرنے کی مہارت

تعریف:

"تَجْزِئَةُ الْآيَاتِ الْمُقَرَّرَةِ بِحَسَبِ الْمَعْنٰى أَوْ بِحَسَبِ الْوَحْدَةِ الْمَوْضُوْعِيَّةِ ، أَوْ بِحَسَبِ الْفِكْرَةِ"

''چند متعین آیات کو معنی یا موضوع یا نظریے کے لحاظ سے مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کرنا''۔

اس مہارت کی اصل:

اس مہارت میں اصل بنیادی امور چار ہیں:

۱۔ وقف وابتداء اور ان کے قواعد ۲۔ جنت وجہنم کا ذکر

۳۔ دو مختلف واقعات ۴۔ دو متضاد صفات

دلیل:

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ جِبْرِيلَ علیہ السلام قَالَ :

((يَا مُحَمَّدُ! اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ. قَالَ مِيكَائِيلُ علیہ السلام : اسْتَزِدْهُ، فَاسْتَزَادَهُ. قَالَ: فَاقْرَأْ عَلَى حَرْفَيْنِ. قَالَ مِيكَائِيلُ علیہ السلام : اسْتَزِدْهُ، فَاسْتَزَادَهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ. قَالَ : كُلٌّ شَافٍ كَافٍ مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ، أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ)).[1]

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: ''اے محمد! قرآن کو ایک حرف پر پڑھیں۔ میکائیل علیہ السلام نے فرمایا: ان سے زیادہ کا مطالبہ کرو، تو آپ ﷺ نے ان سے زیادہ کا مطالبہ کیا، تو انہوں نے فرمایا: دو حرف پر پڑھ لو۔ میکائیل علیہ السلام نے فرمایا: ان سے زیادہ کا مطالبہ کرو، تو آپ ﷺ نے ان سے زیادہ کا مطالبہ کیا حتی کہ سات حروف تک پہنچ گئے، انہوں نے فرمایا: یہ سب کافی شافی ہیں، بشرطیکہ عذاب والی

[1] مسند احمد (20514)، صحیح لغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت کو رحمت کے ساتھ ختم نہ کرو اور رحمت والی آیت کو عذاب کے ساتھ ختم نہ کرو۔''

قَالَ الْحَافِظُ أَبُوْ عَمْرٍو الدَّانِيُّ رحمہ اللہ: ((فَهَذَا تَعْلِيْمُ التَّامِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام ؛ إِذْ ظَاهِرُهُ دَالٌّ عَلَى: أَنَّهُ يَنْبَغِيْ أَنْ يُقْطَعَ عَلَى الْآيَةِ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُ النَّارِ وَالْعِقَابِ وَتُفْصَلَ مِمَّا بَعْدَهَا إِذَا كَانَ بَعْدَهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالثَّوَابِ، وَكَذَلِكَ يَلْزَمُ أَنْ يُقْطَعَ عَلَى الْآيَةِ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالثَّوَابِ وَتُفْصَلَ مِمَّا بَعْدَهَا أَيْضًا إِنْ كَانَ بَعْدَهَا ذِكْرُ النَّارِ وَالْعِقَابِ وَذَلِكَ نَحْوُ قَوْلِهِ: ﴿فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ﴾ هُنَا الْوَقْفُ وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُوْصَلَ ذَلِكَ بِقَوْلِهِ: {وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ}، وَيُقْطَعَ عَلَى ذَلِكَ وَتُخْتَمَ بِهِ الْآيَةُ)).[1]

حافظ ابوعمرو الدانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ اللہ کے نبی ﷺ کے واسطے سے جبریل امین کی طرف سے ''وقف تام'' کا طریقہ سکھایا گیا ہے؛ کیونکہ یہ بالکل واضح انداز میں اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ: جس آیت میں آگ اور سزا کا ذکر ہو اس پر رکا جائے اور اسے بعد والی اس آیت سے جدا کیا جائے جس میں جنت اور ثواب کا ذکر ہو، اسی طرح جس آیت میں جنت اور ثواب کا ذکر ہو اس پر رکا جائے اور اسے بعد والی اس آیت سے جدا کیا جائے جس میں آگ اور سزا کا ذکر ہو، مثلاً: فرمان الٰہی ہے:

﴿فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ [البقرة:81]

یہاں وقف ہوگا، اسے بعد والے فرمان الٰہی:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ [البقرة:82]

سے ملانا جائز نہیں ہوگا، بلکہ قطع کیا جائے، رکا جائے اور اسی پہ ہی آیت کا اختتام کیا جائے۔''

وَقَالَ ابْنُ الْأَنْبَارِيُّ رحمہ اللہ: ((مِنْ تَمَامِ مَعْرِفَةِ الْقُرْآنِ مَعْرِفَةُ الْوَقْفِ وَالِابْتِدَاءِ ؛ إِذْ لَا يَتَأَتَّى لِأَحَدٍ مَعْرِفَةُ الْمَعْنَى لِلْقُرْآنِ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ الْفَوَاصِلِ. فَهَذَا أَدَلُّ دَلِيْلٍ عَلَى وُجُوْبِ تَعَلُّمِهِ وَتَعْلِيْمِهِ)).[2]

اور ابن الانباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وقف و ابتداء کی معرفت قرآن کی معرفت کی تکمیل میں سے ہے؛ کیونکہ فواصل کی معرفت کے بغیر قرآن کے معانی کو سمجھنا ممکن ہی نہیں؛ لہذا یہ اس کے سیکھنے سکھانے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔''

---

[1] المکتفی (ص:133-134)۔

[2] منار الهدی (ص:5-6)۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آیات کے ٹکڑوں کی تطبیق کی مہارت میں پختگی کی اہمیت:

۱: طلبہ کے سامنے ایک ٹکڑے سے مطلوبہ ہدف کو نمایاں کرنا۔
۲: آیات پر تدبر کرنے میں طلبہ کی مدد کرنا۔
۳: ایک ٹکڑے کی بات سمجھنے کے ذریعے حفظ میں طلبہ کی مدد کرنا۔
۴: معانی میں خلل نہ آئے۔
۵: ایک ٹکڑے سے دوسرے ٹکڑے کی طرف منتقل ہونے کی ترتیب و انتظام کرنا۔

تنبیہ:

جب آیات کے ٹکڑے بنانے کا کہا جائے تو بعض اساتذہ کرام کلاس کے دنوں کے حساب سے برابر برابر آیات کے ٹکڑے بنا دیتے ہیں، مثلاً:

پہلا:	1	تا	5	آیات
دوسرا:	6	تا	10	آیات
تیسرا:	11	تا	15	آیات
چوتھا:	16	تا	20	آیات

یہ تو واضح نظر آ رہا ہے کہ یہ طریقہ بالکل غلط ہے؛ کیونکہ اس کی بنیاد صرف آیات کی تعداد پر ہے، اس میں آیات کے مضمون کو دیکھا ہی نہیں گیا؛ حالانکہ اصل مقصود تو طلبہ کو آیات کے مضمون سے آگاہ کرنا تھا!

اس سے تو معانی ہی خلط ملط ہو جائیں گے، اور جو پڑھا جا رہا ہے اس کا پس منظر اور مضمون واضح ہی نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبہ کے ذہن بھی منتشر ہو جائیں اور قرآن کریم کی آیات پر تدبر کی کوئی ترتیب نہیں رہے گی؛ حالانکہ تدبر تو تلاوت کے اہداف میں سے سب سے بڑا اور سب سے عظیم ہدف ہے، اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾

''یہ ایک کتاب ہے، ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے، بہت بابرکت ہے، تاکہ وہ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور تاکہ عقلوں والے نصیحت حاصل کریں۔''[1]

تو لیجیے! ایک موضوع کے حساب سے آیات کے ٹکڑے کرنے کی مہارت کی عملی مشق کے چند نمونے۔

(نمونے آگے آ رہے ہیں۔)

---

[1] (سورۃ ص:29)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الغاشیہ سے تطبیقی نمونہ (1)

آپ کوشش کر کے معنی یا موضوع کے اعتبار سے مندرجہ ذیل آیات کے ٹکڑے کریں۔

سورۃ الغاشیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ ۘ﴿۱﴾ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ﴿۲﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ﴿۳﴾ تَصۡلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ﴿۴﴾ تُسۡقٰى مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ ؕ﴿۵﴾ لَيۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِيۡعٍ ۙ﴿۶﴾ لَّا يُسۡمِنُ وَلَا يُغۡنِىۡ مِنۡ جُوۡعٍ ؕ﴿۷﴾ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ﴿۸﴾ لِّسَعۡيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ﴿۹﴾ فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۱۰﴾ لَّا تَسۡمَعُ فِيۡهَا لَاغِيَةً ؕ﴿۱۱﴾ فِيۡهَا عَيۡنٌ جَارِيَةٌ ۙ﴿۱۲﴾ فِيۡهَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّاَكۡوَابٌ مَّوۡضُوۡعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾ وَّنَمَارِقُ مَصۡفُوۡفَةٌ ۙ﴿۱۵﴾ وَّزَرَابِىُّ مَبۡثُوۡثَةٌ ؕ﴿۱۶﴾ اَفَلَا يَنۡظُرُوۡنَ اِلَى الۡاِبِلِ كَيۡفَ خُلِقَتۡ ۙ﴿۱۷﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيۡفَ رُفِعَتۡ ۙ﴿۱۸﴾ وَاِلَى الۡجِبَالِ كَيۡفَ نُصِبَتۡ ۙ﴿۱۹﴾ وَاِلَى الۡاَرۡضِ كَيۡفَ سُطِحَتۡ ۙ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرۡ ۟ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَكِّرٌ ۙ﴿۲۱﴾﴾ سورۃ الغاشیۃ (21-1)

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔

''کیا تیرے پاس ڈھانپ لینے والی کی خبر پہنچی؟ اس دن کئی چہرے ذلیل ہوں گے۔ محنت کرنے والے، تھک جانے والے۔ گرم آگ میں داخل ہوں گے۔ وہ ایک کھولتے ہوئے چشمے سے پلائے جائیں گے۔ ان کے لیے کوئی کھانا نہیں ہوگا مگر ضریع سے۔ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے کچھ فائدہ دے گا۔ کئی چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے۔ اپنی کوشش پر خوش۔ بلند جنت میں ہوں گے۔ وہ اس میں بے ہودگی والی کوئی بات نہیں سنیں گے۔ اس میں ایک بہنے والا چشمہ ہے۔ اس میں اونچے اونچے تخت ہیں۔ اور رکھے ہوئے آبخورے ہیں۔ اور قطاروں میں لگے ہوئے گاؤ تکیے ہیں۔ اور بچھائے ہوئے مخملی قالین ہیں۔ تو کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیے گئے۔ اور آسمان کی طرف کہ وہ کیسے بلند کیا گیا۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیسے نصب کیے گئے۔ اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے بچھائی گئی۔ پس تو نصیحت کر، تو صرف نصیحت کرنے والا ہے۔ تو ہرگز ان پر کوئی مسلط کیا ہوا نہیں ہے۔ مگر جس نے منہ موڑا اور انکار کیا۔ تو اسے اللہ عذاب دے گا، سب سے بڑا عذاب۔ یقیناً ہماری ہی طرف ان کا لوٹ کر آنا ہے۔ پھر بے شک ہمارے ہی ذمے ان کا حساب ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ان آیات میں غور وفکر کریں، آپ سمجھ جائیں گے کہ ان میں چار ٹکڑوں میں چار باتیں ہوئی ہیں۔

نمبر 1:

پہلے ٹکڑے میں جہنمیوں کی حالت کا تذکرہ ہو رہا ہے، آپ دیکھیں کہ یہ ٹکڑا کہاں سے کہاں تک ہے؟ آپ سمجھ جائیں گے کہ یہ شروع سے آیت نمبر (7) تک ہے جس میں اہل جہنم کی حالت بیان کی گئی ہے۔

لہٰذا پہلا ٹکڑا یہ بنا:

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧﴾

''کیا تیرے پاس ڈھانپ لینے والی کی خبر پہنچی؟ اس دن کئی چہرے ذلیل ہوں گے۔ محنت کرنے والے، تھک جانے والے۔ گرم آگ میں داخل ہوں گے۔ وہ ایک کھولتے ہوئے چشمے سے پلائے جائیں گے۔ ان کے لیے کوئی کھانا نہیں ہوگا مگر ضریع سے۔ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے کچھ فائدہ دے گا۔''

نمبر 2:

اب آپ آیت نمبر (7) سے آگے غور وفکر کریں آپ سمجھ جائیں گے کہ اس ٹکڑے میں جنتیوں کی بات ہو رہی ہے، اور یہ آیت نمبر (8) سے شروع ہوتی ہے اور آیت نمبر (16) تک جا رہی ہے، یہ دوسرا ٹکڑا بن جائے گا؛ لہٰذا دوسرا ٹکڑا یہ ہوا:

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦﴾

''کئی چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے۔ اپنی کوشش پر خوش۔ بلند جنت میں ہوں گے۔ وہ اس میں بے ہودگی والی کوئی بات نہیں سنیں گے۔ اس میں ایک بہنے والا چشمہ ہے۔ اس میں اونچے اونچے تخت ہیں۔ اور رکھے ہوئے آبخورے ہیں۔ اور قطاروں میں لگے ہوئے گاؤ تکیے ہیں۔ اور بچھائے ہوئے مخملی قالین ہیں۔''

نمبر 3:

اب آپ آیت نمبر (16) سے آگے غور وفکر کریں آپ سمجھ جائیں گے کہ اس ٹکڑے میں ''اللہ کی تخلیق میں غور فکر کرنے'' کی بات ہو رہی ہے، اور یہ آیت نمبر (17) سے شروع ہوتی ہے اور آیت نمبر (20) تک ہے، یہ تیسرا ٹکڑا بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا؛ لہٰذا تیسرا ٹکڑا یہ ہوا:

﴿ اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ۝ وَ اِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ۝ وَ اِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ ۝ وَ اِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ ۝ ﴾

''تو کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیے گئے۔ اور آسمان کی طرف کہ وہ کیسے بلند کیا گیا۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیسے نصب کیے گئے۔ اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے بچھائی گئی۔''

نمبر 4:

اب آپ آیت نمبر (20) سے آگے غور و فکر کریں آپ سمجھ جائیں گے کہ اس ٹکڑے میں ''نصیحت اور نصیحت سے اعراض کرنے والی کے انجام'' کی بات ہو رہی ہے، اور یہ آیت نمبر (21) سے شروع ہوتی ہے اور آیت نمبر (26) تک ہے، یہ چوتھا ٹکڑا بن جائے گا؛ لہٰذا چوتھا ٹکڑا یہ ہوگا:

﴿ فَذَکِّرْ ۫ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ ۝ لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ ۝ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی وَ کَفَرَ ۝ فَیُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَکْبَرَ ۝ اِنَّ اِلَیْنَاۤ اِیَابَهُمْ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ ۝ ﴾ [سورة الغاشية]

''پس تو نصیحت کر، تو صرف نصیحت کرنے والا ہے۔ تو ہرگز ان پر کوئی مسلط کیا ہوا نہیں ہے۔ مگر جس نے منہ موڑا اور انکار کیا۔ تو اسے اللہ عذاب دے گا، سب سے بڑا عذاب۔ یقیناً ہماری ہی طرف ان کا لوٹ کر آنا ہے۔ پھر بے شک ہمارے ہی ذمے ان کا حساب ہے۔''

سوالات کے ذریعے مشق کروانے کی تجاویز:

سوالات طلبہ کے لیول اور ان کی عمر کے حساب سے کیے جائیں۔

اگر ان کے پاس بذات خود ایک ٹکڑے کے افکار و نظریات کو سمجھنے کی صلاحیت ہو تو بہتر یہی ہے کہ وہ خود ہی سمجھیں، مثلاً: ان سے یوں سوال کریں:

۱: کون پہلا ٹکڑا الگ کرے گا جس میں ایک خاص بات کی گئی ہے؟

۲: کون آیت نمبر 1 سے 7 تک ٹکڑے کا موضع بیان کرے گا؟

اور اگر ان کے پاس بذات خود ایک ٹکڑے کے افکار و نظریات کو سمجھنے کی صلاحیت نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ ان افکار کی توضیح کے لیے تمہید قائم کریں، پہلے چند بنیادی سوال رکھیں پھر انہیں کسی ایک کے انتخاب کا کہیں۔

مثلاً: ان سے یوں سوال کریں:

سوال نمبر ا: آپ آیت نمبر 1 سے 7 تک غور و فکر کریں، آپ سمجھ جائیں گے کہ ان میں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱: جنتیوں کا ذکر ہو رہا ہے۔

۲: جہنمیوں کا ذکر ہو رہا ہے۔

سوال نمبر ۲: آپ آیات کو دیکھیں ان میں قیامت کے دن جہنمیوں کی حالت کا تذکرہ ہو رہا ہے، یہ تذکرہ آیت نمبر (1) سے شروع ہو رہا ہے، کیا آپ بتا سکتا ہیں کہ جہنمیوں کا یہ تذکرہ کون سی آیت پہ ختم ہو رہا ہے؟

اگر بعض طلبہ جواب دیں:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨﴾

تو انہیں کہیں کہ: جہنم میں نعمتیں کہاں سے ہوں گی!؟ تاکہ طلبہ خود ہی سمجھیں کہ جہنمیوں کی بات آیت نمبر (7) پہ ہی ختم ہوگئی ہے۔

سورت شمس کی آیات کے ٹکڑوں کا جدول

ٹکڑا نمبر	شروع	آخر	ٹکڑے کا موضوع
1	1	7	جہنمیوں کی حالت
2	8	16	جنتیوں کی بہاریں
3	17	20	اللہ کی تخلیق میں غور و فکر
4	21	26	نصیحت اور نصیحت سے اعراض کرنے والے کا انجام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تطبیقی نمونہ (2)

آپ کوشش کر کے معنی یا موضوع کے اعتبار سے مندرجہ ذیل آیات کے ٹکڑے کریں۔

سورۃ الشّمس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿وَالشَّمۡسِ وَضُحٰىهَا ۝١ وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝٣ وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰىهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝٥ وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝٦ وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝٧ فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰىهَا ۝٨ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ۝٩ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ۝١٠ كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰىهَاۤ ۝١١ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰىهَا ۝١٢ فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقۡيٰهَا ۝١٣ فَكَذَّبُوۡهُ فَعَقَرُوۡهَا ۝١٤ فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِذَنۡۢبِهِمۡ فَسَوّٰىهَا ۝١٥ وَلَا يَخَافُ عُقۡبٰهَا ۝١٦﴾ سورۃ الشمس (1-15)

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔

''قسم ہے سورج کی! اور اس کی دھوپ کی! اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے! اور دن کی جب وہ اس (سورج) کو ظاہر کر دے! اور رات کی جب وہ اس (سورج) کو ڈھانپ لے! اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا! اور زمین کی اور اس ذات کی جس نے اسے بچھایا! اور نفس کی اور اس ذات کی جس نے اسے ٹھیک بنایا! پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری (کی پہچان) اس کے دل میں ڈال دی۔ یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے اسے پاک کر لیا۔ اور یقیناً وہ نامراد ہو گیا جس نے اسے مٹی میں دبا دیا۔ (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے جھٹلا دیا۔ جب اس کا سب سے بڑا بدبخت اٹھا۔ تو ان سے اللہ کے رسول نے کہا اللہ کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری (کا خیال رکھو)۔ تو انھوں نے اسے جھٹلا دیا، پس اس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ دیں، تو ان کے رب نے انھیں ان کے گناہ کی وجہ سے پیس کر ہلاک کر دیا، پھر اس (بستی) کو برابر کر دیا۔ اور وہ اس (سزا) کے انجام سے نہیں ڈرتا۔''

آپ سورۃ الشّمس کے بنیادی افکار پر غور و فکر کریں، آپ سمجھ جائیں گے کہ اس میں دو باتیں ہوئی ہیں۔

نمبر 1:

پہلے ٹکڑے میں ''تزکیہ نفس کی جزا'' کا تذکرہ ہو رہا ہے، آپ دیکھیں کہ یہ ٹکڑا کہاں سے کہاں تک ہے؟ آپ سمجھ جائیں گے کہ یہ شروع سے آیت نمبر (10) تک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا پہلا ٹکڑا یہ ہوگا:

﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝٥ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝٦ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝٨ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝١٠﴾

''قسم ہے سورج کی! اور اس کی دھوپ کی! اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے! اور دن کی جب وہ اس (سورج) کو ظاہر کر دے! اور رات کی جب وہ اس (سورج) کو ڈھانپ لے! اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا! اور زمین کی اور اس ذات کی جس نے اسے بچھایا! اور نفس کی اور اس ذات کی جس نے اسے ٹھیک بنایا! پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری (کی پہچان) اس کے دل میں ڈال دی۔ یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جس نے اسے پاک کرلیا۔ اور یقیناً وہ نامراد ہوگیا جس نے اسے مٹی میں دبا دیا۔''

نمبر 2:

اب آپ آیت نمبر (10) سے آگے غور و فکر کریں آپ سمجھ جائیں گے کہ اس ٹکڑے میں ''رسولوں کی مخالفت کرنے والوں کی'' یا یہ کہہ لیں کہ ''قوم ثمود کے انجام'' کی بات ہو رہی ہے، اور یہ بات آیت نمبر (11) سے شروع ہوتی ہے اور آیت نمبر (15) تک جا رہی ہے، یہ دوسرا ٹکڑا بن جائے گا۔

لہٰذا دوسرا ٹکڑا یہ ہوا:

﴿كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝١١ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝١٢ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝١٣ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝١٤ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝١٥ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝١٦﴾

''(قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے جھٹلا دیا۔ جب اس کا سب سے بڑا بدبخت اٹھا۔ تو ان سے اللہ کے رسول نے کہا اللہ کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری (کا خیال رکھو)۔ تو انھوں نے اسے جھٹلا دیا، پس اس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ دیں، تو ان کے رب نے انھیں ان کے گناہ کی وجہ سے پیس کر ہلاک کر دیا، پھر اس (بستی) کو برابر کر دیا۔ اور وہ اس (سزا) کے انجام سے نہیں ڈرتا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت شمس کی آیات کے ٹکڑوں کا جدول

ٹکڑا نمبر	شروع	آخر	ٹکڑے کا موضوع
1	1	10	تزکیہ نفس کی جزاء
2	11	15	قوم ثمود کا انجام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کا مختصر تعارف

۱: نام: جمال بن ابراہیم بن محمد بن القرش ﷾۔

۲: پیدائش: 1965ء کو مصر کے ساحلی علاقے (شبرا) میں پیدا ہوئے۔

۳: 1987ء میں لغۃ العربیہ کے شعبہ ''آداب وتربیت'' کے نگران مقرر ہوئے۔

۴: ریاض میں مركزالأول للتطوير التربوي کے شعبہ القرآن الکریم وعلومہ کے مشرف رہے۔

۵: قراءت حفص عن عاصم کے ''پڑھنے اور پڑھانے کے دو اجازہ'' حاصل کیے۔

۶: 1998ء کو دمام میں كلية المعلمين (ٹیچر کالج) میں تلاوت کے دورہ جات کے مشرف رہے۔

۷: 1418 سے 1421ھ تک دمام میں ''اعداد المعلمین کے دورہ جات'' کے مشرف عام رہے۔

۸: مشرقی ممالک میں ''لغۃ عربیہ کے دورہ جات'' کے مشرف عام رہے۔

۹: 1999ء کو ''غیر الناطقین باللغۃ العربیہ کے دورہ جات'' کے مشرف عام رہے۔

۱۰: ریاض میں " المهارات العليا للقرآن الكريم کے دورہ جات'' کے مشرف عام رہے۔

۱۱: 1423 اور 1424ھ کو مركزالأول للتطوير التربوي میں ''الصفوف الاولیہ'' کے مشرف رہے۔

۱۲: مركزالأول للتطوير التربوي میں متعدد دورہ جات میں حصہ لیا۔

۱۳: ریاض میں الصفوف الاولیہ کے مشرفین کے لیے ''دورۃ المھارات الإثرائیہ'' کے مشرف رہے۔

۱۴: دمام میں مرکز ال إشراف التربوی کے کئی دارہ جات میں حصہ لیا۔

۱۵: ریاض میں مرکز ال إشراف التربوی کے کئی دارہ جات میں حصہ لیا۔

۱۶: سعودی عرب کی وزارت دفاع کے طرف سے ' دورة مهارات الإشراف الفعال' کے مشرف رہے۔

۱۷: ریاض میں مرکز آسیہ کی طرف سے "دورة مهارات الإثرائية للمشرفات المتميزات" کے مشرف رہے۔

۱۸: مرك رالأول للتطوير التربوي میں لجنه التقويم التكاملي بالمنشئا ت التعليمية کے ممبر رہے۔

۱۹: ادارہ عامہ نسائیہ میں شعبہ اشراف التربوی کے رئیس رہے۔

۲۰: مدارس الوسط میں تعلیمی امور کے مدیر رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی دیگر تصنیفات

اولا: عقائد

١۔خلاصة عقيدة المسلم، ٢۔توحيد العبادة، ٣۔عقيدتي۔

ثانیا: تجوید

1۔ابتدائی طلبہ کے لیے:

١۔ التمهيد لدراسة علم التجويد للمبتدئين۔

٢۔شرح تحفة الأطفال للمبتدئين۔

٣۔شرح المقدمة الجزرية للمبتدئين۔

٤۔ علم التجويد المستوى الأول والثاني۔

2۔متقدمین کے لیے:

١۔ دراسة علم التجويد للمتقدمين، ثلاثة مستويات۔

٢۔الأسئلة الموضوعيةفي علم التجويد للمتقدمين۔

3۔متخصصین کے لیے:

١۔سلسلة زاد المقرئين أثناء تلاوة الكتاب المبين، سبع رسائل:

الف: نور البيان في فضل القرآن وآداب حملته۔

ب: مختصر عقيدة التوحيد۔

ج: لحن القراءة۔

د: النور الساطع في معرفة الخطأ الشائع حسب ترتيب المخارج۔

ہ: أضواء البيان في الوقف والابتداء"مع شريطين"۔

و: فيض المنان في لطائف القرآن"مع شريط"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ز: الخلاصة في ضبط التحفة والجزرية "مع شريط".

٢۔دراسة المخارج والصفات.

٣۔ تاج الوقار لحملة القرآن.

ثالثا: لغت:

سلسلة النحو التطبيقي:

ابتدائی طلبہ کے لیے:

التمهيد لدراسة النحو العربي.

متقدمین کے لیے:

النحو التطبيقي من القرآن والسنة ،المستوى الأول.

رابعا: وقف وابتداء:

سلسلة دراسة الوقف والابتداء:

١۔الوقف الاختياري.

٢۔الوقف اللازم.

٣۔الوقف على " كلّا و بلى".

٤۔الأثر العقدي في الوقف والابتداء.

٥۔أضواء البيان في معرفة الوقف والابتداء.

خامسا: تربیت:

١۔براعم الإسلام في العلوم الشرعية،ثلاثة مستويات.

٢۔طرائق التدريس العامة.

٣۔طرائق تدريس القرآن الكريم.

٤۔معالم الإشراف القرآني الفعال.

٥۔القيادة التربوية للمشرف التربوي.

٦۔مهارات تدريس القرآن الكريم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سادسا: ذکر واذکار اور دعائیں:

زاد الذاكرين في الأذكار والأدعية الصحيحة.

سابعا: قصص الأنبياء:

١۔ قصة يوسف عليه السلام.

ثامنا: تفسیر:

١۔فيض الرحمن في تفسير جزء عمّ.

٢۔فيض الرحمن في تفسير جزءتبارك.

تاسعا: متفرق:

١۔ الرقية الشرعية.

٢۔ 25 خطوات في حفظ القرآن.

٣۔ نسك العمرة.

٤۔ فادع اللّٰه.

٥۔ لوح مختصر فضائل الأعمال والمنهيات والمستحبات.

عاشرا: موبائل دعوت:

١۔ جوال نفائس القرآن:

للاستفسار: رسالة فارغة ل800253@! جوال شفيع 86242@!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری نوٹس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

قرآن کریم اور تجوید کی
تدریس میں مہارت

یہ کتاب آپ کو بتائے گی:

1. قرآن کریم کی تدریس کے فضائل۔
2. معلم قرآن کے لیے چوبیس ہدایات۔
3. کلاس کی کامیاب مینجمنٹ، کلاس کی مشکلات کے اسباب اور ان کا حل۔
4. سبق کی تمہید اور طلبہ کو ترغیب دینے کے مختلف طریقے۔
5. دوران کلاس سوال کرنے کی مہارت اور مختلف تعلیمی وسائل کا استعمال۔
6. طلبہ کے انفرادی فرق کو ملحوظ خاطر رکھنے اور طلبہ کے تعلیمی ذوق وشوق کو بڑھانے کے مختلف اسالیب۔
7. تعلیم وتربیت کے اہداف اور حفظ وتدریس کے نیز اسباق کا خطہ بنانے کے متعدد طریقے۔
8. امتحان کی مختلف اقسام نیز معروضی پیپر کی کئی صورتیں۔
9. پیپر بنانے اور قرآن کریم کا تشخیصی جائزہ لینے کے متعدد طریقے۔
10. آخر میں قرآن کریم کی تدریس کے دوران فنی مہارات کی کئی صورتیں۔

نوٹ

جو مدرس اپنے آپ کو ماہر سمجھتا ہے یا تدریسی میدان میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اسے ضرور پڑھے، ایک بار نہیں؛ بلکہ بار بار پڑھے۔ یہ کتاب اس لائق ہے کہ اسے شامل نصاب کیا جائے تاکہ طلبہ تعلیمی دورانیے میں تدریسی نکات اچھی طرح ازبر کرلیں، بلکہ اس کتاب کے مندرجات سے ان کی اپنی تعلیمی سرگرمیوں کو بھی چار چاند لگ جائیں گے اور وہ ایک کامیاب مدرس بن کر انسانیت کو علم وعمل کی دولت سے روشناس کرائیں گے، ان شاء اللہ عزوجل۔

ناشر: فاعل خیر